DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224626
UNIVERSAL
LIBRARY

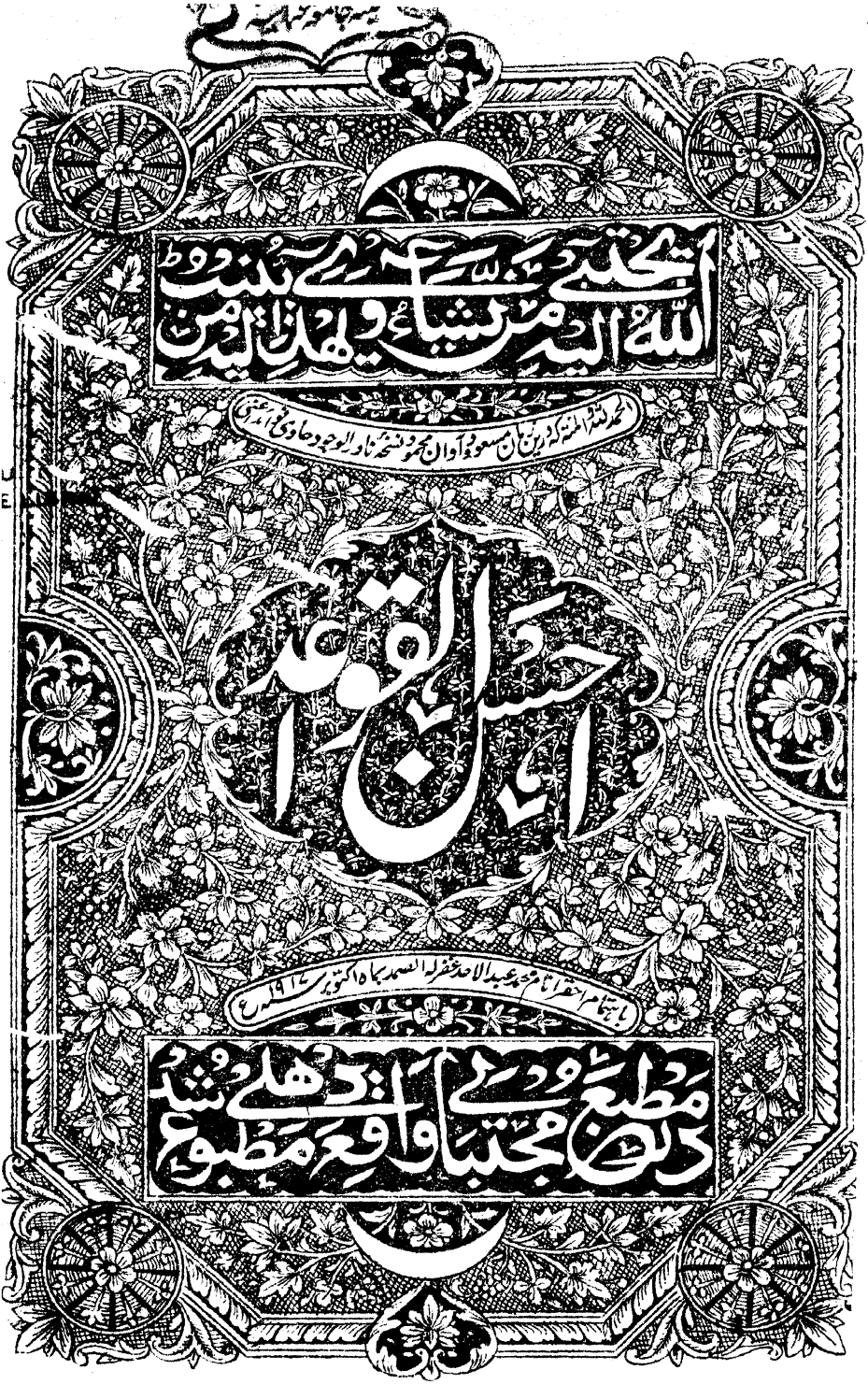
جامعہ ملیہ
اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب
الحمد للہ الذی کان مسعود آوان محمود نشحۃ نار الوجود حامدی احمدی
احسن القواعد
باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ عیسوی
در مطبع مجتبائی واقع دھلی شد مطبوع

۴۷۶

یہ کتابین اور ان کے علاوہ جملہ علوم و فنون کی کتابین مطبع مجتبائی دہلی سے ملسکتی ہین

احسن القواعد اسمین جملہ قواعد صرف ونحو فارسی کے معہ عروض و استعارہ وغیرہ بطور سوال و جواب کے لکھے گئے ہین ضروریات فارسی کے واسطے اس کتاب کا پڑھنا نہایت مفید ہی۔ مجتبائی

جواہر الترکیب مجتبائی

چہار گلزار واضح و صحیح مجتبائی

چہل سبق فارسی " "

چہار باغ ترجمۂ اردو چہار گلزار کشوری

دستور نامہ فارسی بیشمار قواعد عجیبہ صرفی و نحوی و بے حساب نکات غریبہ معنوی کو شامل ہی جدت مضامین و متانت قوانین کے لحاظ سے عجیب کتاب ہی اس کتاب کو بہت سے علما اور اہل لسان فضلا نے دیکھا اور اس کی خوبی اور مفید ہونیکی تصدیق کی ہی چنانچہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نانوتوی و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی و آغا سید علی شوستری جزائری اور ملا عبدالقیوم حیدرآبادی وغیرہ نے بڑے زور کی تقریظین لکھی ہین نقاد فن اسکو دیکھ کر پرکھ لین گے اور ضرور کہدینگے کہ ایسی نادر کتاب اس فن مین دوسری نہین دیکھی گئی حسب فرمایش مصنف جناب مولوی حکیم حسین شریف صاحب ۲۲۵ صفحے تقطیع فلس کیپ نفیس کاغذ پر نہایت صاف وصحیح اس مطبع مین طبع ہوئی۔

رسالہ عبدالواسع محشی مجتبائی۔

صرف صغیر جسکو شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب نے مرتب کیا اور بہت آسان طریقے کے ساتھ فارسی قاعدے اس مین درج کئے ہین۔

مفید نامہ مجتبائی

مصدر فیوض معہ ضمیمہ عروض مجتبائی

نجم الغنی اس رسالہ مین قواعد فارسی زبان کے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہین

بہارستان جامی بطرز گلستان سعدی مجتبائی۔

گلستان محشی محررہ شمس الدین مجتبائی کاغذ ولایتی۔

تعلیم الانتظام انتظام خانہ داری اور کفایت شعاری مین۔ مجتبائی

تعلیم الاخلاق مجتبائی اسمین اخلاقی اصول زمانہ کے موافق ہین۔

تہذیب الاخلاق جسمین ایکسو ۱۱۷ سترہ مضامین اخلاق اور اکیس مضامین متفرق کل ایکسو اڑتیس مضامین ہندوؤن کی اعلی درجہ کی کتابون سے انتخاب کرکے لکھے گئے ہین مجتبائی۔

مبادی الانشا حصۂ چہارم اس کتاب مین عجیب و غریب حکایتین اور مفید مضامین مندرج ہین جن مین۔ اخلاق۔ تمدن طرز معاشرت طبیعات کے متعلق فلسفیانہ طور پر بحث کی گئی ہی۔ طلبا و مدارس کیواسطے علی الخصوص نہایت مفید ہی مجتبائی

اردوے معلی ہر دو حصہ یہ کتاب مرزا نوشہ غالب دہلوی کی ہی۔ اس مین اُن کے وہ رقعے ہین جو کہ انھون نے اپنے دوستون کو لکھے ہین زبان اس کی پاکیزہ اور بلا تصنع کہ گویا ایک دوسرے سے باتین کر رہے ہین اور رحالات اکثر ایسے ہین جن سے تاریخی واقعات دہلی کے معلوم ہوتے ہین اردو مین یہ کتاب باعتبار زبان دانی و محاورات مستند سمجھی جاتی ہی اس ایڈیشن مین دوسرا حصہ بھی ان رقعون کا شامل کیا گیا ہے جس مین مرزا صاحب نے لوگون کو اصلاحین دی ہین یا شاعری کے متعلق کوئی ہدایت کی ہی یا کوئی نکتہ بتایا ہی اور یہ حصہ آجتک طبع نہین ہوا تھا اس دفعہ پر یہ کتاب نہایت اہتمام اور صفائی کے ساتھ مطبع مجتبائی دہلی مین چھاپی گئی ہی۔

چند پند معہ فرہنگ مجتبائی۔

عود ہندی از مرزا نوشہ غالب

کارنامہ ترک اردو حصہ اول مجتبائی یہ دولت عثمانیہ کی تاریخ کا پہلا حصہ ہی جس کا آغاز امیر اعظم الشان عثمان پر اور

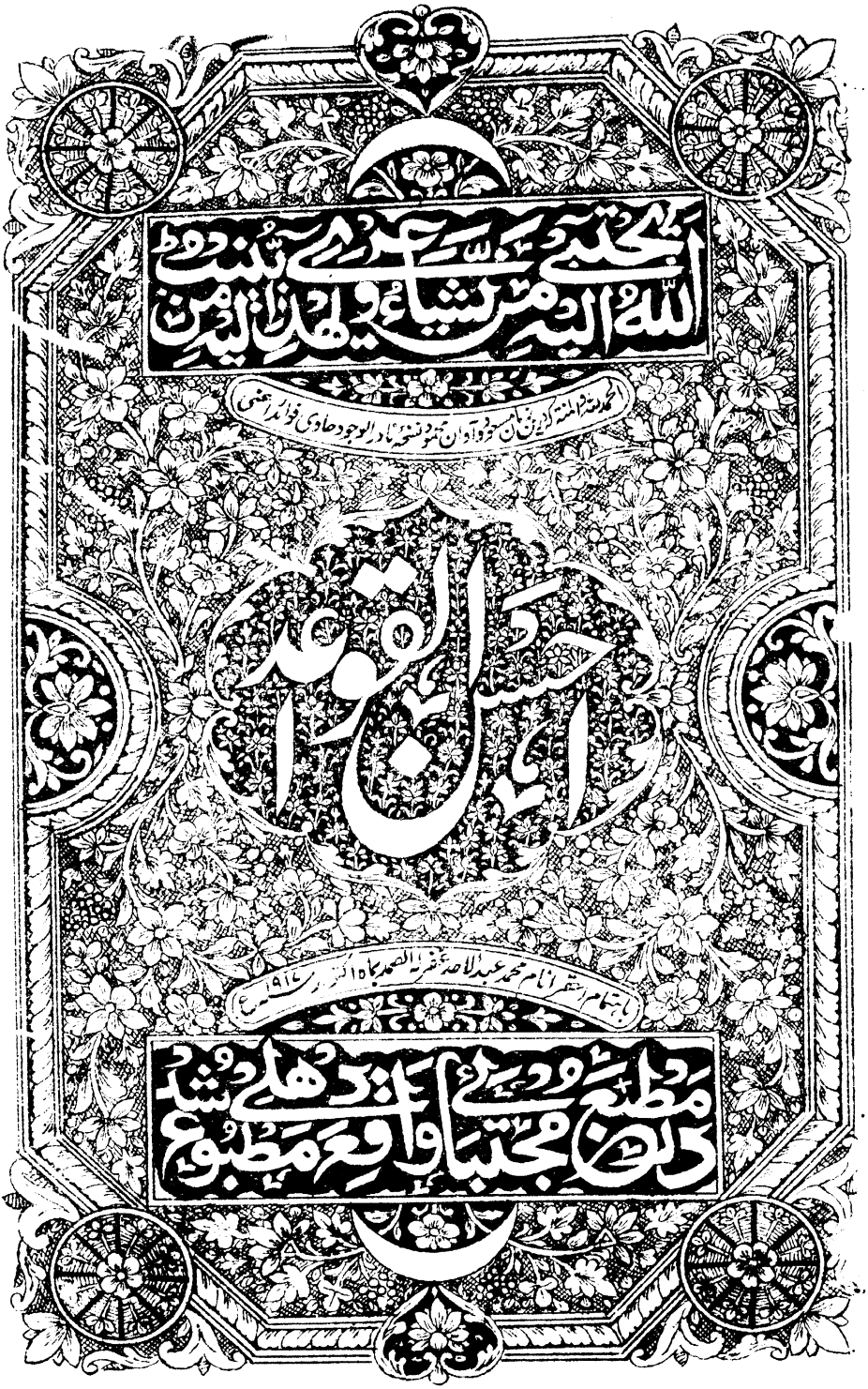
انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء وھو اعلم بالمھتدین
الحمد للہ المنۃ کہ ایں نسخہ نادر الوجود حاوی فوائد جمۃ
احسن القواعد
بہتمام اقل انام محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ عیسوی
در مطبع مجتبائی واقع مطبوع شد

فہرست مضامین کتاب احسن القواعد

صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ
۲	بعض اصطلاحات
۳	باب۱ صرف کے بیانمیں
〃	فصل اول اسم کے بیانمیں
۵	معرفہ
〃	علم
〃	ضمیر
۷	اسم اشارہ
〃	اسم موصول
۸	معہود
〃	معرفہ مضاف
〃	منادی
〃	مصدر
〃	اسم مشتق
۹	اسم فاعل
〃	اسم مفعول
〃	حالیہ
〃	ظرف
〃	آلہ
۱۰	فصل دوم فعل کے بیانمیں
۱۱	اقسام ماضی
۱۲	ماضی کے چھ صیغے
〃	مضارع کا قاعدہ اور جو مصدر اُس سے مستثنے ہیں
۱۴	مضارع کے بنانے کا قاعدہ عام-
۱۵	حال
〃	مستقبل
〃	امر و نہی
〃	لازم و متعدی
۱۶	فعل مجہول بنانیکا قاعدہ
〃	فصل سوم حروف کے بیان میں
۱۷	اقسام حروف تہجی
۱۸	معانی حروف مفردہ
〃	ا- ب
۱۹	ت
۲۰	ث - ج - چ
۲۱	ح - خ - د - ذ
〃	ر - ز - س - ش - ص - ض
۲۳	ط سے ک تک
۲۴	گ - ل
〃	م - ن
۲۵	و ہائے ہوز
۲۶	یائے تحتانی
۲۸	حروف مرکبہ کا بیان
〃	از با تا-
〃	را-
〃	حروف عاطفہ
۳۲	باب۲ نحو کا بیان
〃	فصل اول مفرد اور مرکب کے بیانمیں
۳۳	اقسام مجاز مرسل
۳۴	اقسام مرکب
〃	مرکب اضافی
۳۵	مرکب توصیفی
۳۶	مرکب امتزاجی
〃	مرکب غیر امتزاجی-
۳۷	فصل دوم جملہ کے بیانمیں
۳۸	جملہ فعلیہ
۳۹	فاعل
〃	مفعول
〃	مفاعیل سہ گانہ
〃	متعلقات فعل
〃	جملہ اسمیہ-
۴۱	جملہ خبریہ و انشائیہ
۴۲	اقسام جملہ بلحاظ ترکیب
۴۳	فصل سوم حل ترکیب کے بیانمیں
۴۴	قواعد ترکیب
〃	بدل اور مبدل منہ
۴۶	وہ اسماء کہ ترکیب میں دوسرے اسماء کے برابر ہوتے ہیں
۴۷	
۵۶	ترکیب صفۂ گلستان
۶۵	ترکیب اشعار بوستان
۷۰	باب۳ محققات و مقدرات وغیرہ
〃	نقشہ محققات الفاظ فارسی
۷۲	محققات عربی مردجہ فارسی
〃	مقدرات کا ذکر
۷۳	ضمیمۂ فوائد عجیبہ
۷۴	ب کا تلفظ
〃	اشباع و امالہ
۷۶	اقسام استفہام
۷۷	فرق نا اور بے مین
۷۸	باب۴ اوزان مصادر عربی مشتقات وغیرہ-
۷۹	اوزان مصادر ثلاثی مجرد
۸۱	اسماء مشتقہ
〃	اسم فاعل
〃	اسم مفعول
۸۲	اسم آلہ
〃	اسم ظرف
۸۳	اسم تفضیل
〃	صفت مشبہ
۸۴	مصادر ثلاثی مزید
۸۸	اوزان رباعی
۸۹	اسماء مشتقہ ثلاثی مزید و رباعی
۹۰	جمع الفاظ عربیہ
۹۴	بیان تثنیہ
۹۵	بیان تصغیر
〃	باب۵ ضرب الامثال کے بیان مین-
〃	امثال الف
۹۹	امثال با موحدہ
۱۰۱	باء فارسی
۱۰۰	امثال تاء فوقانی
۱۰۴	〃 ثاء مثلثہ
〃	〃 جیم
〃	〃 جیم فارسی
۱۰۶	〃 حاء حطی
۱۰۷	〃 خاء معجمہ
۱۰۸	〃 دال مہملہ
۱۱۱	〃 ذال معجمہ
〃	〃 راء مہملہ
۱۱۲	〃 زاء معجمہ
۱۱۳	〃 سین مہملہ
۱۱۴	〃 شین معجمہ
۱۱۵	〃 صاد مہملہ
۱۱۶	〃 ضاد معجمہ
〃	〃 طاء مہملہ
〃	〃 ظاء منقوطہ
〃	〃 عین مہملہ
۱۱۷	〃 غین منقوطہ
۱۱۸	〃 فاء
〃	〃 قاف
۱۱۹	〃 کاف تازی
۱۲۰	〃 کاف فارسی
۱۲۱	〃 لام
〃	〃 میم
۱۲۳	〃 ن
۱۲۴	〃 واو
۱۲۵	〃 ہاء ہوز
۱۲۷	〃 یاء تحتانی
۱۲۸	باب۶ تشبیہات و مناسبات وغیرہ
〃	تشبیہات
۱۳۲	مناسبات
۱۳۳	استعارہ
۱۳۴	مبالغات
۱۳۵	شعرو شعرا کا ذکر
〃	ابتداء شعر گوئی

صفحہ	مضمون
۱۳۶	باب محاورات و اصطلاحات
	اہل زبان بترتیب حروف تہجی-
۱۳۷	محاورات حرف الف
۱۳۹	〃 باء موحدہ
۱۴۳	〃 بار فارسی
۱۴۴	〃 تاء فوقانی
۱۴۵	〃 ثاء مثلثہ
〃	〃 جیم
۱۴۶	〃 جیم فارسی
۱۴۷	〃 حاء حطی
۱۴۸	〃 خاء معجمہ
۱۵۰	〃 دال مہملہ
۱۵۳	〃 ذال معجمہ
〃	〃 راء مہملہ
۱۵۴	〃 زاء معجمہ
۱۵۵	〃 سین مہملہ
۱۵۸	〃 شین معجمہ
۱۵۹	〃 صاد مہملہ
〃	〃 طاء مہملہ
〃	〃 عین مہملہ
۱۶۰	〃 غین منقوطہ
〃	〃 فاء
۱۶۱	〃 قاف
〃	〃 کاف تازی
۱۶۲	〃 کاف فارسی
۱۶۳	〃 لام
۱۶۴	〃 م
۱۶۶	〃 ن
۱۶۷	〃 واو
۱۶۸	〃 ہاء ہوز
۱۶۹	〃 یاء تحتانی
〃	فائدہ جلیلہ کارآمد
۱۷۰	باب اقسام نظم و نثر و عیوب شعر وغیرہ کے بیان میں
۱۷۱	فصل اول اقسام نظم و نثر-
〃	اقسام نثر-

صفحہ	مضمون
۱۷۲	اقسام نظم
〃	قصیدہ
۱۷۳	تشبیب
۱۷۴	غزل-
〃	مثنوی
۱۷۵	رباعی
〃	مستزاد
〃	فرد
۱۷۶	قطع
〃	ترجیع بند
〃	مسمط
۱۷۷	فصل ۲ عیوب شعر کے بیان میں
〃	مناقضہ
۱۷۸	تقدیم و تاخیر
〃	تعقید
۱۷۹	تضمین
۱۸۰	تخلیع
〃	تخالف
〃	تنافر
〃	غرابت
〃	ضعف تالیف
۱۸۱	عدول
〃	تصرفات نگارۂ فارسیان
۱۸۳	فصل سوم- اغلاط کے بیان میں
〃	اغلاط لفظی
〃	اغلاط معنوی
〃	اغلاط ترکیبی
۱۸۵	توارد
۱۸۶	باب ۹ صنائع کے بیان میں
۱۸۷	فصل اول صنائع معنوی
〃	طباق
〃	مراعات النظیر
〃	ایہام تناسب
۱۸۸	تشبیہ
〃	اقسام تشبیہ

صفحہ	مضمون
۱۸۸	مشاکلت
۱۸۹	مزاوجت
〃	ارصاد
〃	عکس
〃	رجوع
〃	توریہ
۱۹۰	استخدام
〃	لف و نشر
۱۹۱	جمع
〃	تفریق
〃	تقسیم
۱۹۲	تجرید
〃	مبالغہ
۱۹۳	مذہب کلامی
〃	حسن تعلیل
〃	تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم
〃	تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح
〃	استتباع
۱۹۴	ادماج
〃	توجیہ
〃	ہزل بمعنے جد
〃	تجاہل عارف
〃	قول بالموجب
۱۹۵	اطراد
〃	تعجب
〃	اعتراض
۱۹۶	تلمیح
〃	براعت استہلال
〃	التفات
〃	فصل دوم صنائع لفظی
۱۹۷	تجنیس تام
〃	تجنیس مرکب و مشابہ و مفروق و مرفو
〃	تجنیس محرف
〃	تجنیس زائد
۱۹۸	تجنیس مضارع
〃	تجنیس مکرر
〃	تصحیف

صفحہ	مضمون
۱۹۸	قلب
۱۹۹	اشتقاق
〃	رد العجز علی الصدر
۲۰۰	لزوم مالایلزم
〃	معاد
۲۰۱	قطع الحروف
〃	منقوطہ
〃	مہملہ
〃	رقطاء
〃	خیفاء
〃	فوق النقاط
〃	تحت النقاط
〃	مقطع
۲۰۲	موصل
〃	واسع الشفتین
〃	واصل الشفتین
〃	ذوالقافیتین
〃	متلون
۲۰۳	منقوض
〃	مخروف
〃	سیاق الاعداد
〃	تنسیق الصفات
〃	توشیح
۲۰۴	باب عروض و قوافی اصطلاحات
۲۰۵	فصل اول عروض کے بیان میں
۲۰۶	زحافات
۲۰۹	قواعد تقطیع
۲۱۳	نقشۂ بحر معہ مثال دوزن-
۲۲۰	فصل دوم قافیہ کے بیان میں
〃	حروف قافیہ
۲۲۲	حرکات قافیہ
۲۲۳	عیوب قافیہ
〃	اقسام قافیہ
۲۲۴	تمت

تقریظ ریختۂ قلم بلاغت رقم حضرت استاذی جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب دام فیضہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اب تک فارسی قواعد کے مؤلفون کا دستور تھا کہ پہلے مؤلفونکی تقلید کے سبب سے بہت باتین غیر ضروری بلکہ بعض غلط بھی اپنی تالیفون میں لکھدیتے تھے چنانچہ بیان حروف مین ہر حرف کے معنے لغوی لکھتے تھے مثلاً الف کے بیان میں لکھتے تھے کہ اسکے معنے لغت میں مرد مجرد کے ہین پھر اُس کے معنی استعمالی لکھتے تھے اور یہ سمجھا کہ لغوی معنی کا موضوع لہ الف یعنی نام حرف اول کا ہی اور معنی مستعملہ مین اسکا مسمّٰی یعنی (ا) آتا ہی اسیطرح اور حروف کو سمجھنا چاہیئے اور بعض امور ضروری کو ترک کرتے تھے مثلاً بڑے جملونکی ترکیب اور مضارع بنانیکا قاعدہ اور عروض و قوافی کہ حقیقت مین قواعد ہی کا ایک جزو ہی اور مشہور امثال و محاورات جنکے جاننے سے فارسی لکھنے اور سمجھنے دونون مین مدد ملتی ہی اُن چیزونکا ذکر نہ کرتے تھے اسیوجہ سے مین مدت سے چاہتا تھا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی مین ایسی ہو جسکے پڑھنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے کی استعداد ہو سکے اور جسقدر سوالات یونیورسٹی مین متعلق بقواعد کالج کے بڑے درجون مین پوچھے جاتے ہین اُن سب کا جواب دے سکین پس یہ کتاب مسمّٰی بہ **احسن القواعد** جو مولوی **نجف علیخان** نے تالیف کرکے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کے لئے پیش کی اسکو مین نے خاطر خواہ پایا اور مؤلف کی خاطر اسمین محو و اثبات جسقدر مناسب جانا کردیا میری دانست مین طلبہ کے حق مین کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید اور اب تک طبع نہین ہوئی چنانچہ فہرست مضامین سے یہ معلوم ہو سکتا ہی کہ اس کتاب مین کیسے کیسے مضامین کارآمد درج کئے گئے ہین مجھکو یقین ہی کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہون یا دیسی مکاتب کے اس کتاب کو جو نعمت غیر مترقبہ سمجھینگے اور سہو و خطا کو جو خاصۂ انسان ہی معاف فرمائینگے

کتبہ

محمد احسن مدرس اول عربی و فارسی بریلی کالج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد و صلوۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد **نجف علیخان** متوطن مرادآباد ساکن بریلی اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب نوشیروان معدلت خاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صبح نفس بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن **جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے** ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے بریلی کالج مین مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُن کے جواب دفعتہً بدون مدد کتاب بینی کے نہ بتا سکین اس لیے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال و جواب کے لکھکر طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اُن کو قواعد کا یاد کرنا اور سوالاتِ امتحان کا سمجھ کر جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مؤلفین قواعد فارسی نے بیان قواعد

مین سوائے چھوٹی چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی
اس سبب سے اکثر ذی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال سے
مین نے کچھ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون کی
ترکیب بھی لکھ کر طلبہ کو سمجھائی جس سے اُن کو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر
عربی اور اُن کے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کے تثنیہ و
جمع وغیرہ کا بیان لکھ کر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمانہ حال کہ عربی سے مخلوط ہی بدون
ان امور کے یاد کرنے کے نہین آتی پھر تو طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم
کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس
بھی بے نیل نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کی صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان
ہوگیا۔ جب نومبر ۱۸۷۰ء مین مین اپنے عہدے سے مستعفی ہوا جب ہی سے تنزل
کی ابتدا پڑگئی چنانچہ دونون زمانون کے طلبہ کے نمبرون کے مقابلہ
سے یہ امر ظاہر ہوسکتا ہی۔

آب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھ سے استدعا
کی کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی **مولوی محمد منیر صاحب** کا
اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اُن مسودات پریشان کو جمع کر کے چند
محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر
تشبیہات و مناسبات اور کچھ صنائع اور عروض و قوافی کو اُن پر اضافہ کر کے یہ رسالہ
ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی و مخدومی
جناب مولانا مولوی **محمد احسن صاحب** کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب ممدوح نے
رسالہ کو تمام و کمال بنظر توجہ ملاحظہ فرما کر محو و اثبات بجا سے مُزیّن فرمایا اور
ایک تقریظ اس پر تحریر فرمائی جو اول رسالہ مین مندرج ہی۔ اور واضح ہو کہ پہلے

اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف ونحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے ۱۸۶۸ء مین چھپوایا بھی تھا جو اُنھین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا تھا ٭

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کی قسم ہی اور اُن مین سے کی زبانین بہت بولی جاتی ہین ج ساتا قسم سغدی - سکزی - زابلی - ہروی - فارسی - پہلوی - دری - اور اُن مین سے پچھلی تین زیادہ مستعمل ہین - س حروف علت کیا کیا ہین اور اُن کے نام کیا ہین ج واؤ الف - یا - اور اُن کو اخوات اعراب اور حروف مدہ - اور لین بھی کہتے ہین - س اعراب کسے کہتے ہین اور اُس کے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُس کا نام کیا ہوتا ہی ج اعراب حرکت کو کہتے ہین اور وہ تین قسم ہی - فتحہ یا نصب زبر کو - کسرہ یا جر زیر کو - ضمہ یا رفع پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُس کو متحرک کہتے ہین - پس فتحہ والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کاغ مضموم ہی اور لام مفتوح اور میم مکسور س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جس پر یہ آتے ہین اُس کا کیا نام ہوتا ہی ج حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اس کا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہی اُسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شد کی دال س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہی ج سکون کے بعد اعراب کے نہونے کو وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہی جس کے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ - س مشدد کس کو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ

پڑھا جاوے جیسے فرخ اور خرم کی ر۔ س الف ممدودہ اور مقصورہ کس کو کہتے ہین۔ ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آب مین وہ ممدودہ ہی اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین۔ س نون نوین کس کو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر ایک سی دو حرکتین ہوتی ہین۔ تلفظ مین اُس کے آخر نون پڑھا جاتا ہے اور زبر کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخر تاء مدوّر ہو تو الف نہین لکھتے جیسے تذکرۃً

باب اوّل صرف کے بیان مین

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہی ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہی۔ اور غرض اس سے یہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے۔

س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین۔ ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہی جسکو آدمی بولے اور اُس کے تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور ان کو تین فصلون مین بیان کرتے ہین

فصل اوّل اسم کے بیان مین

س اسم کس کو کہتے ہین اور وہ کی قسم ہی۔ ج اسم وہ ہی جو نام ہو کسی شئی کا اور اُس کی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت پس اسم ذات وہ ہی جو نام ہو ذات کسی شئی کا جیسے شیراز۔ درخت۔ نیکی۔ بدی۔ اور اسم صفت وہ ہی جس مین کوئی معنے وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ۔ س ازروئے تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔ س اسم جامد کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور غیر مصدر کو کہتے ہین اور اُس کی دو قسمین ہین۔ نکرہ اور معرفہ۔ جیسے مرد۔ شتر۔ زید۔ خوب۔ س نکرہ کس کو کہتے ہین۔ ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین س معرفہ کی تعریف اور اقسام اور

خاصیت کیا ہی ج معرفہ وہ ہی جو شئی معین پر دلالت کرے اور اُس کی سات قسمین ہین علم۔ ضمیر۔ اسم اشارہ۔ موصول۔ معہود ذہنی یا خارجی۔ مضاف پانچون قسمون مذکورہ کی طرف۔ منادی۔ اور خاصیت معرفہ کی یہ ہی کہ وہ صفت نہین ہوتا ہے۔ س علم کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج علم وہ ہی جو کسی شئی معین کا نام ہو جیسے زید۔ اور اس کو اسم خاص یا جزئی حقیقی بھی کہتے ہین اور سوائے اس کے پانچ قسمین اور ہین۔

اوّل۔ کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابو القاسم۔ ابن عباس۔

دوم۔ خطاب جو بڑون کی طرف سے کسی کو دیا جاوے۔ جیسے شرف الدولہ۔

سوم۔ عرف جیسے کالے خان سے کلن۔ اور حافظ شیرازی وغیرہ۔

چہارم۔ تخلص جیسے سعدی اور عرفی۔

پنجم۔ لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا۔ س ضمیر کس کو کہتے ہین اور مرجع کیا ہی۔ ج ضمیر وہ لفظ ہی کہ بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے جس کو اُس کا مرجع کہتے ہین لایا جاوے س اضمار قبل الذکر کسکو کہتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کہتے ہین جیسے ؎ دگر نماند ستایش درد کان نرگس ۔ مین ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہی س ضمیر کی قسم ہی اور ہر ایک کی تعریف کیا ہی ج اول ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل۔ متصل وہ جو کلمہ سے ملی ہوئی آوے جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین۔ اور منفصل وہ ہی جو علحدہ کلمہ سے ہو جیسے من اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین۔ اوّل مرفوع جسکو فاعلی بھی کہتے ہین وہ ہی جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر است۔ دوم منصوب جسکو مفعولی بھی کہتے ہین وہ ہی جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدندش۔ سوم مجرور جس کو اضافی کہتے ہین جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور پتو توکل ضمیر ہین چھ قسم ہوئین۔ مرفوع متصل۔ مرفوع منفصل۔ منصوب متصل۔ منصوب منفصل۔ مجرور متصل۔ مجرور منفصل

س ضمیر متصل کی کتنی قسمین ہین مع تعریف بتلاؤ ج دو قسمین ہین مستتر اور بارز مستتر وہ ہی جس کے لیے کوئی لفظ فعل مین نہو اور معنی اُس کے لیے جاوین جیسے کرد مین ضمیر غائب مستتر ہی۔ اور یہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہی اور صرف اہ و نہی کے واحد حاضر مین بھی مستتر ہوتی ہی۔ اور بارز وہ ہی جس کے لیے کوئی لفظ فعل مین لگایا جاوے جیسے آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج دس ہین۔ م یم ی ید ند مان ت تان ش شان۔ ان مین سے اول کی پانچ متصل فاعلی ہین۔ یعنی جب اُن کے پہلے فعل آتا ہی تو وہ ضمیر ہین متصل فاعل مذکور کا ہوتی ہین جیسے۔ رفتم۔ رفتیم۔ اور آخر کی پانچ مع م کے متصل مفعولی ہین بشرطیکہ اُن کے پہلے فعل متعدی واقع نہو جیسے کُندم اور زدندمان۔ اور بَرندت وغیرہ۔ اور یہی چھون متصل اضافی ہون گی۔ اگر ان سے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم اور غلامت اور نامش وغیرہ۔ اور ان ضمیرون پر حرف جر نہین آتا س کل ضمائر منفصل کی ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج چھ من ما تو شما او یا وے اور شان یا ایشان۔ جب یہ فعل سے پہلے آتی ہین یا مبتدا ہوتی ہین تو فائدہ منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے من نوشتم یا من حاضرم۔ اور جب را ان کے آگے آتا ہی تو منفصل مفعولی کا۔ اور اس وقت نون لفظ من کا اور واو لفظ تو کا گر جاتا ہی۔ مرا اور ترا بولتے ہین۔ اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ منفصل اضافی کا دیتی ہین جیسے کتاب تو از من۔ س ضمائر متصل مین کچھ اور بھی تغیر ہوتا ہے۔ ج ہان ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق ہون جس کے آخر ہا مختفی ساکن ہو تو اُنسے پہلے الف بڑھا دیتے ہین۔ جیسے ساختہ ات۔ اور گفتہ ام وغیرہ۔ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہو جاتی ہی اور بعد ساکن کے آتی ہی تب بھی الف بڑھاتے ہین جیسے ؎ چو نامِ تو ام جان نوازی کند۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جس کے آخر مین الف ہو یا واو

تو صرف اضافی مین ضمیر سے پہلے ہی بڑھادی جائے گی جیسے پایم اور خدایم اور رویش اور بویت۔ س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجاے ضمیر کے استعمال کیے جاتے ہین ج جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین اول مبتدا یا فاعل واقع ہوکر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت مین بجائے پچھلے اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ مستعمل ہوتے ہین جیسے۔ زید بخانۂ خود موجود است یا زید عمرو را بخانۂ خویشتن بُرد۔ س لفظ خود و خویشتن کسی اور معنے کا بھی فائدہ دیتے ہین۔ ج کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لیے بھی آیا کرتے ہین جیسے ؎ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند + س سوائے لفظ خویش وغیرہ کے اور الفاظ بھی بجاے ضمائر استعمال کیے جاتے ہین ج ہان چنانچہ بجاے ضمیر متکلم بندہ۔ مخلص وغیرہ اور بجاے ضمیر مخاطب خداوند۔ قبلہ وغیرہ اور بجاے ضمیر غائب جناب مومی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت موجود ہین

اسم اشارہ

س اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ ج اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز محسوس کی طرف اشارہ کرین۔ اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہین۔ اور اشارہ کے لیے دو لفظ ہین۔ آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے اشارہ قریب کے آتا ہی اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین بہت مستعمل ہی۔ اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونون کی طرف ہو سکتا ہی

اسم موصول

س اسم موصول کسے کہتے ہین اور اُس کے واسطے کیا کیا لفظ ہین ج اسم موصول وہ اسم ہی جس کے آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اُس جملہ کو صلہ کہتے ہین۔ اور صلہ اور موصول کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین۔ اور لفظ آن تنہا یا کسی اسم سے مل کر فائدہ اسم موصول کا دیتا ہی۔ اور ایسے ہی یاے مجہول کسی اسم کے آخر مل کر موصول کا فائدہ دیتی ہی اور لفظ آنکہ اور آنانکہ ہرکہ ہرآنکہ آنچہ ہرآنچہ اسماے موصول

ہین جیسے ؎ آنکس کہ مرا بگشت باز آمد پیش ٭ لفظ آنکس اسم موصول ہے۔ اور
؎ کسانے کہ زین راہ برگشتہ اند ٭ مین لفظ کسانے اسم موصول ہے۔

معہود — س معہود ذہنی اور خارجی کس کو کہتے ہین ج معہود ذہنی وہ اسم نکرہ ہی جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو تو اُس وقت مین اسے معہود ذہنی کہین گے اور معہود خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہی۔

معرفہ مضاف — س ایسے اسمار نکرہ کی مثالین دو جن مین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو ج غلام زید اور برادر او اور رہبر و آن طرف اور ہمراہی شخصے کہ دیروز آمدہ بود اور پسر خلیل

منادی — س ساتوین قسم معرفہ کی معہ تعریف بتاؤ ج ساتوین قسم منادی ہے اور منادی اُسے کہتے ہین جو پکارا جاوے جیسے ای زن۔ س منادی مین اور کون اسم داخل ہی۔ ج مندوب بھی منادی مین داخل ہی اور مندوب وہ ہی جسے بوجہ حزن یا تاسف یاد کرتے ہین جیسے وائے نصیب۔

مصدر — س مصدر کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج مصدر وہ اسم ہی جو کسی شئے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُسکے آخر دن یا تن ہو اور اُس کی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب۔ وضعی اور غیر وضعی یا جعلی۔

اقسام مصدر — س اقسام مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ ج متصرف وہ جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہین جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے سُختن بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ جسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ۔ اور غیر وضعی یا جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ مین علامت مصدر دن یا تن بڑھا دین جیسے طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ

اسم مشتق — س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہی جو مصدر سے بنایا جاوے اور اُسکی چھ قسمین ہین

۱ اسم فاعل - ۲ اسم مفعول - ۳ اسم حالیہ - ۴ اسم ظرف - ۵ اسم آلہ - ۶ حاصل مصدر س

اسم فاعل

اسم فاعل کی تعریف بیان کرو ج - اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو - جیسے زننده - اور میرنده - س اسم فاعل کے اقسام اور اُن کے بنانے کا قاعدہ کیا ہی - ج اُس کی دو قسمین ہین اوّل قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہی جیسے گوئی سے گوینده - دوم سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہی جیسے بین سے بینا اور آمرزگار - پروردگار - نموودار وغیرہ - اور عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر ہوتا ہی وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہی - جیسے کاتب اور عالم وغیرہ - س اسم مفعول کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی - ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہی جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو - اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہی - جیسے کشت سے کشتہ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر ہو وہ بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہی جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ کیا ہی اور کیونکر بنتا ہی ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہی جس سے فاعل یا مفعول کی کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر الف نون زیادہ کرنے سے بن جاتا ہی جیسے خندان - س اسم ظرف و اسم آلہ کیا ہی اور کیسے بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہی جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاوے اور طریقہ ظرف مکان کے بنانیکا یہ ہی کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنے سے بنتا ہی جیسے زرخیز بمعنے جاے خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہی جیسے آرام گاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہی جیسے سحرگاہ - اور اسم آلہ وہ ہی جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو - اور وہ بھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہی جیسے فتیلہ سوز یعنے آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مِفْعَل اور مِفْعَال کے وزن پر جیسے

مجمر اور میزان بھی فارسی مین مستعمل ہین **س** حاصل مصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی **ج** حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہی جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اُس کے بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اُس کے معنی مین آتا ہی اور اکثر اُس کے آخر ش کبھی اک کبھی اُس کے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش۔ پوشاک قدمبوس۔ اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اُس کے معنی دیتا ہی۔ کبھی اُس کے آخر اریانی بڑھا دیتے ہین جیسے گفتار و رفتار و آمدنی۔ کبھی ماضی اور امر دونون ملکر اُسی کا فائدہ دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو۔ اور کبھی اسم مفعول کے آخری معروف بڑھا دیتے ہین اور اُس وقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدل جاتی ہی جیسے انسردگی **س** اسما کے جمع بنانے کا کیا قاعدہ ہی۔ **ج** جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر ان۔ اور غیر ذی روح کے آخر ہا بڑھاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع آجاتی ہی جیسے درختان اور اژدرہا۔ اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واو ہوتا ہی اُس کے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جس کے آخر ہ ہی اُس کو گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان۔ خوشخویان۔ بندگان۔ اور جمع غیر ذی روح مین ی نہین لاتے اور ہ گر جاتی ہی جیسے ثنا ہا اور بوہا اور خانہا۔

فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سے کتنے فعل مشتق ہوتے ہین **ج** چھ فعل نکلتے ہین ماضی۔ مضارع۔ حال مستقبل امر۔ نہی **س** ماضی کی کتنی قسمین ہین **ج** چھ قسمین ہین مطلق۔ قریب۔ بعید۔ شکیہ۔ استمراری تمنائی۔ **س** ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے **ج** ماضی مطلق وہ فعل ہی جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر سے نون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بن جاتی ہی جیسے گفتن سے گفت

ماضی مطلق

ماضی قریب

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہی اور کیونکر بنتی ہی ج ماضی قریب وہ ہی جس مین زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے - اور اُسے گزرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ است بڑھانے سے بن جاتی ہی جیسے گفتہ است اور کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین س - ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو

ماضی بعید

ج ماضی بعید وہ ہی کہ جس کے زمانہ کو گزرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہی جیسے گفتہ بود - س ماضی شکیہ کے بنانے کا قاعدہ اور تعریف بتاؤ

ماضی شکیہ

ج ماضی شکیہ وہ ہی جس مین زمانہ گزشتہ اور ایک قسم کا شک پایا جاوے - اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ باشد بڑھا دینے سے بنتی ہی جیسے گفتہ باشد اور اُس کو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین - س ماضی استمراری کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ کیا ہی

ماضی استمراری

ج ماضی استمراری وہ فعل ہی جس مین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہو چکنا نہ سمجھا جاوے - اسی جہت سے اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ مے یا ہمی بڑھانے سے بن جاتی ہی جیسے میگفت یا ہمیگفت

ماضی تمنائی

س ماضی تمنائی کسے کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہی

ج ماضی تمنائی وہ ہی جس مین فعل کی آرزو پائی جاوے اور اُس کو ماضی شرطیہ کہتے ہین - اسوجہ سے کہ معنی آرزو بعد حرف شرط کے پیدا ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یا مجہول بڑھانے سے بن جاتی ہی جیسے گفتے اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین د و غائب کے ایک واحد متکلم کا

س کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہی

ج ہان ماضی استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہی

س پھر تمنائی اور استمراری مین کیا فرق رہا -

ج فرق یہی ہی کہ یہ دونون اگر بعد حرف شرط کے واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہون گے ورنہ استمراری کے ہونگے س یہانتک سب ماضیون

ماضی وغیرہ کے چھ صیغے

سے واحد غائب کے بنانے کا قاعدہ مذکور ہوا۔ باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین۔ ج ہر فعل سے چھ چھ صیغے آتے ہین۔ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر واحد متکلم۔ جمع متکلم۔ اوران مین ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اُسکے آخر چار ماضیون مین ضمائر متصل فاعلی بڑھانے سے بن جاتے ہین جیسے گفت۔ گفتند۔ گفتی۔ گفتید۔ گفتم۔ گفتیم ماضی مطلق مین اور گفتہ است۔ گفتہ اند۔ گفتہ۔ گفتہ اید۔ گفتہ ام۔ گفتہ ایم۔ ماضی قریب مین اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین۔ اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد۔ گفتہ باشند گفتہ باشی الخ۔ اور ماضی تمنائی مین ضمائر ی مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین۔ جیسے گفتے۔ گفتندے۔ گفتے۔ س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا مجموعہ یہ ہی (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہی س مضارع کسے کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی ج مضارع وہ فعل ہی جس مین دو زمانے حال و استقبال پائے جاوین اور اُس کے بنانے کا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہی کہ علامت مصدر دن یا تن گراکر دال ساکن آخر مین ملاوین اور اُس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پرورد ن سے پرورد۔ مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی ان گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہی اوران حرفون مین سوائے ن کے کچھ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہی لہذا ہر ایک حرف کا بیان جداگانہ بہ ترتیب لکھا جاتا ہے۔

مضارع

الف

اگر علامت گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہوجائے گا جیسے نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد۔ مگر صرف ایک مصدر مین الف مذکور ہا ہوز سے بدل جاتا ہی جیسے دادن سے دہد۔ اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہوجاتی ہی جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید

ح اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے ریختن سے بیزد اور آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہی اور شناختن مین س سے اور گسیختن مین ی اور خ دونون کی جگہ ل مضارع مین آتا ہی۔ اور ریختن مین ہرچند ز سے بدلتی ہی مگر مضارع مین پزد بفتح اول کہتے ہین۔

ر اور صرف مصدر کردن مین ر ن سے بدلتی ہی اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتا ہے اور بردن کے مضارع مین ب کو فتحہ ہوجاتا ہے۔

م اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد زصرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہی مضارع مین اُسکے بعد ن بڑھاکر زند بولتے ہین۔

س اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اس مین ہوتا ہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہوجاتا ہی جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہی جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہے جیسے کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین و۔ ی سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن د سے جیسے بستن سے بندد اور ایک مصدر مین ن سے جیسے شکستن سے شکند بالکسر۔ اور ایک مصدر مین ی۔ ن سے جیسے نشستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد با مالہ الف۔ اور ایک مین ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اُسکے ماقبل ی زائد ہوتی ہی جیسے رستن سے ریسد اور ایک مین بعد کو ت زائد ہی جیسے خستن سے خستد۔

ش اور اگر ش رہے تو وہ ر سے بدل جاتا ہی جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل نہین ہوتا جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین شین کے بعد ز زائد ہوتی ہی جیسے شدن سے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہی افراشتن سے افراز د اور ایک مین ی سے

برشتن سے برید اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک مین ی س سے نوشتن سے نویسد اور ایک مین ر- د سے جیسے نوشتن بمعنے طی کردن سے نورود-

ف اور اگر ف رہے تو ب سے بدل جائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین د سے بدلتی ہی یعنی رفتن اور کافتن اور شفتن کا مضارع رود اور کارد اور شنود آتا ہے اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہی مضارع پذیرد ہی اور گرفتن مین حذف کے ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہی گیرد بولتے ہین- اور ایک مین د- ی سے بدلتی ہی جیسے گفتن سے گوید- اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہی جیسے سفتن سے سفتد اور ایک مین س پ سے بدلتی ہی جیسے خفتن سے خپد-

و اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہی اور مضارع مین ی سے بدل جاتا ہی اور آید بولتے ہین اور اگر د- ر رہے تو اُسکو ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید اور پیمودن سے پیماید اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی- یعنی بودن اور شنودن اور غنودن کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدے کے بموجب آتا ہی-

ی اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گر جائیگی جیسے ارزیدن سے ارزد اور بریدن سے برد اور دو مصدرون آفریدن اور گزیدن مین حذف نہین ہوتی بلکہ اُس کے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفریند اور گزیند کہتے ہین- اور ایک مصدر مین مضارع خلاف قیاس دوسرے حرف سے آتا ہی یعنے دیدن سے بیند غرضکہ مضارع بنانے کا

مضارع بنانے کا قاعدہ

اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہی یہ ہوا کہ مصدر سے دن یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اُسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اُس کو الف ی سے بدل دو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدل لو- پھر دال ساکن آخر مین ملاؤ- اور اُس کے ماقبل کو فتحہ دو

صیغہ واحد غائب بن جائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو دال کو حذف کرکے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پروریدپرورم پروریم س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہی ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ مے بڑھانے سے بن جاتا ہی جیسے می گفتہ باشد وغیرہ۔ س فعل حال کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ کیا ہی۔ ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بن جاتا ہے جیسے میگوید۔ میگویند۔ میگوئی الخر یا ہمیگوید ہمیگویند الخر س فعل مستقبل کس کو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی ج فعل مستقبل وہ ہی جس مین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اُسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض اوقات تواند بڑھاکر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد۔ مگر یاد رہے کہ مستقبل مین صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہی اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑھائی جاتی ہین جیسے خواہد گفت۔ خواہند گفت۔ خواہی گفت۔ خواہید گفت۔ خواہم گفت۔ خواہیم گفت اسیطرح تواند گفت۔ تواند گفت الخر س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہی جیسے باید کہ گوید اور لازم کہ خوانم۔ اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد رہ جاتا ہی جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہی اور نہی غائب متکلم بنانے مین امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نکویم اور نہی حاضر کے لیئے امر حاضر پر میم بڑھا دیتے ہین جیسے مکن۔ س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج لازم وہ فعل ہی جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو فاعل سے گزر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمر و را زد۔ اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی بطور لازم اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہان را سوخت س مصدر

حال

مستقبل

امر و نہی

لازم و متعدی

لازم سے متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف ونون یا الف ونون ویاے معروف بڑھاکر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہی جیسے ترسیدن سے ترساندن - اور ترسانیدن - اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا تو متعدی بدو مفعول ہو جائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانے کا قاعدہ کیا ہی ج فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہو - اور مجہول وہ ہی جسکا فاعل معلوم نہو اور بنانے کا یہ قاعدہ ہی کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بناکر ماضی مطلق کے آخر ہا مختفی بڑھاکر اُس کے بعد رکھدینا چاہیئے - مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائین گے تو شدن کے ماضی مطلق کے صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کے لیے اور گفتہ شدند جمع غائب کے لیے - اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو - اور مضارع مجہول مین شدن کے مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود - گفتہ شوند وغیرہ - اور حال مین حال کے صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین - ج مثبت وہ جس مین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور مے کند وغیرہ اور منفی وہ جس مین نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمیکند - اور منفی بنانے کے لیے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہی جیسے گفتہ نہ شود

فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہی جسکے معنے مستقل نہون یعنی بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اسکے معنے سمجھ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے

کیا معنی ہین اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے ہین ج حروف تہجی کے یہ معنی ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۲۴ ہین جن مین سے چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لیے خاص ہین اور اُن کو اُن کے ہم شکلون سے متمیز کرنے کے لیے باے فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے ب اور ج اور ز اور ک کو تازی بولتے ہین۔ باقی بیس حرف عربی و فارسی مین مشترک ہین۔ اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق۔ اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا کہ فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس حروف سے ترکیب پاتے ہین س اسمار حروف تہجی کے اقسام مع تعریف و مثال بتاؤ ج جن حروف کے نام دو حرفی ہین اُن کو مسدوری کہتے ہین اور وہ بارہ ہین با تا ثا حا خا دا زا طا ظا فا ہا یا۔ اور جن حروف کا سہ حرفی نام ہو اس طرح کہ اوّل و آخر کا حرف ایک نہ ہو اُن کو ملفوظی کہتے ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام۔ اور جن کا اوّل و آخر ایک ہی حرف ہو اُنکو مکتوبی کہتے ہین وہ تین حرف ہین میم نون واو س حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی دو ترتیبین ہین۔ ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنی ا ب ت ث وغیرہ اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین۔ اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کے اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ۔ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین۔ اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین الف کا ایک ب کے دو یہان تک کہ ط کے نو ہین اوری سے دہائیان ہین ص تک۔ اور قاف سے سیکڑے ہین غ تک۔ موت تولد و جنگ وغیرہ

امور عظام کے سن یاد رکھنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے حروف
کے اعداد مل کر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام
جس کی پیدایش ۱۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی۔ اور غم اکبر سال وفات اکبر خان پسر
دوست محمد خان والی کابل۔ س حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے
اور بھی کسی معنی یا غرض کے لیے آتے ہین ج ہر ایک حرف سے معنی اور غرض
جداگانہ ہی جس کی کیفیت سوالات ذیل سے جس مین سب کا ترتیب وار بیان ہی معلوم
ہوگی س (الف) کتنے معنون مین مستعمل ہی مع امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخر مین
آتا ہی تو گیارہ معنے مین مستعمل ہوتا ہے اور اول اور وسط مین سات معنی کے لیے
پس کل اٹھارہ معنی ہوئے بین تفصیل۔ ۱۔ کثرت۔ ۲ مصدر ۳ قسم ۴ متکلم۔
۵ تحسین ۶ ندا۔ ۷ ندبہ ۸ فاعلی ۹ مفعولیت ۱۰ لیاقت ۱۱ تعظیم ۱۲ زائد
۱۳۔ اتصال۔ ۱۴ عطفت۔ ۱۵ ابدل و آوری۔ ۱۶ رفع اجتماع ساکنین
۱۷ محذوف۔ ۱۸ ابدل دال۔ س حرف ب کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہی
اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہ زائد آتا ہی اور ایسے وقت مین اس کا
اعراب کیا ہوتا ہی مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واو نیم ف سے تبدیل ہو جاتا ہی
جیسے سیب و سیو اور غرب غرم اور تپ تف۔ اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین
بائے ظرفیت و قسم و استعانت کو حذف کر دیتے ہین جیسے خانہ میروم
جان تو بہ چہ چین خواہم کرد۔ و این کتاب دست خود نوشتہ ام۔ یعنے بخانہ اور
بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے
حذف کر دیتے ہین جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ را رفت و رو کنند۔ یعنی رفت و روب
اور زائد۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہی جیسے بگفتا۔ بزند۔ بین۔ بفہم۔ اور ایسی
ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہی تب مضموم ہوتی ہی جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور

ا معانی حروف مفردہ ب

جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخدا س ب کتنے معنے مین مستعمل ہی مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنے مین۔ ۱۔ الصاق ۲۔ علیت بمعنی آدمی بہتر ست دمبدم

۳۔ ظرف مکانی ۴۔ ظرف زمانی ۵۔ قریب ۶۔ قسم

بشہرے درآمد بعہد تو مے بینم آرام خلق چون بدرخت گل بسم بینردان

۷۔ صحبت ۸۔ برائے ۹۔ استعانت

کتاب با وراق بوسید و حوالہ او کردم۔ رفت و منزل بدیگرے پرداخت۔ بہ لشکر توان کرد این کار زار

۱۰۔ عوض ۱۱۔ مقدار ۱۲۔ توسل

بفرمود بفروختندش بسیم بنیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳۔ ابتدا ۱۴۔ مثل ۱۵۔ بمعنے بر

بنام جہاندار جان آفرین بہ بالائے او در جہان مرد نیست زہے چشم و دولت برو تو باز

۱۶۔ مقابلہ ۱۷۔ ظرف ۱۸۔ مطابق

بدست کرم آب دریا ببرد وزانجا بصحرائے محشر برد بخلق جہان آفرین کار کن

۱۹۔ معنے مفعول ۲۰۔ بزیر ۲۱۔ اضافی

بخواہند گان بخشم از مال و گنج بہ تیغ آمد از رد میان در نبرد در زر داری بزور محتاج نہ

۲۲۔ لیاقت

صائب کنون کہ درد بدرمان نمانده دست

س۔ ب کا کوئی خاصہ بیان کرو۔ ج اُس کے خواص میں سے ہی کہ اسم اشارہ اور ضمیر کے الف کو اُس کے بعد دال سے بدلنا جائز ہی جیسے باین اور بدین س ت کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور اُس کو کسی کلمہ کے شروع مین کون سی حرکت دیجاتی ہی اور آخر مین کون سی ج دال و جیم سے بدل جاتی ہی جیسے توت تود۔ اور تارات و تاراج۔ اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہی تو مضموم ہوتی ہی جیسے تست و ترا۔ اور آخر مین ساکن جیسے خدایت و کتابت س کیات

ب
ت

شروع مین بدون ملاے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہی ج نہین اور ایسی حالتین
واؤ مجہول اتمام لفظ کے واسطے اُس کے آخر زیادہ کیا جاتا ہی - اور یہ واؤ کبھی تلفظ
مین آتا ہی اور کبھی نہین جیسے ع توکہ بادشمنان نظرداری ع تو اصل وجود آمدی از نخست
س ت کتنے معنی مین مستعمل ہی ج چار معنی مین ۱ بمعنی ضمیر مفعولی آخر فعل کے
گفتمت - اور ۲ بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت بمعنی خود ع گیرم کہ غمت نیست غم
ما ہم نیست ۳ بمعنی زائد - فرامش - فرامشت س ث کس زبان سے مخصوص ہی اور
اعزیرث ۱ اور گیومرث ۲ کس زبان کے لفظ ہین ج یہ حرف عربی سے مخصوص ہے
فارسی مین نہین آتا اور لفظ اعزیرث فارسی نہین ترکی ہی - اور گیومرث مین کاف فارسی
اور تاء مثناۃ فوقانی ہی نہ ثاے مثلثہ - س جیم کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہی مع
امثلہ بیان کرو ج تبدیل ہو جاتا ہی زاء معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے
جیسے کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تاء مثناۃ فوقانیہ سے
جیسے تاراج سے تارات س جیم فارسی کس کس حرف سے بدل جاتا ہی ج کاف
تازی سے جیسے زاچ - زاک اور زاء معجمہ سے جیسے بچشک پزشک اور شین منقوطہ
سے جیسے کاچی کاشی س جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہے ج آخر
مین تصغیر کے لیے آتا ہی جیسے باغچہ - اور کبھی یاے تحتانی اُسکے ماقبل بھی زیادہ
کر دیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہ حرف
تصغیر مین مفتوح ہوتا ہی - اور سات معنی ذیل کے لیے بھی مستعمل ہے اُن سب
مین مکسور ہوتا ہی - اور ہاء مختفی اُس کے آخر مین بہرحال لازم ہے -

۱- تعظیم
چیتیے نگرتا چہ شاہی گرفت

۲- حقارت
ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی

۳- بمعنے بسیار
چہ خورم کسے کو بہنگام وے

۴- بمعنے علت
مجو از شعلہ رخساران وفائے ۔ چہ آتش ہا نباشد بہتر از آب ۔

۵- بمعنے استفہام
از عدم می جوشم انجام چہ آغاز کو

---

۱ یہ لفظ سوم نام بادشاہ ہوا در زمان فراسیاب ۱۲

۲ یہ لفظ ہم نام بادشاہ ہے کہ اول در جہان بادشاہی نمود ۱۲

۶- بمعنے حسرت ۷- بمعنے تسویہ یعنے برابری

گر فلک یارمن بودی چہ خوش بودی چہ برتخت مردن چہ بر روے خاک

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہے ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ س جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہی تو کیا بات لازم آتی ہی ج ایسے وقت مین استثناء لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہی استثناء لفظی جیسے ؎ گرچہ جہان جملہ بدیدی چو رو لیک جہان دیدہ نہ گشتی ہنوز ٭ استثناء تقدیری جیسے ؎ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب ست ٭ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ٭ یعنی الا بوقت مصلحت

س۔ حرف ح فارسی مین آتا ہی یا نہین ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا ہی اور چیز و حال جو لفظ فارسی کے مشہور ہین یہ اصل مین ہا ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہی ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ۔ اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق۔ اور ہاے ہوز سے جیسے خچیر و ہچیر۔ اور زاے معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہی جیسے سوخت سوزد س حرف دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہی ج تا، فوقانی سے جیسے دراج تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے۔ اور جب دو دالین یا دال اور ت متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہین جیسے سپیدیو اور زوتر کہ اصل مین سپید دیو اور زود تر تھے۔ اور کبھی تخفیفاً اوسط کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کر دیتے ہین جیسے شاباش اور ہرمز کہ اصل مین شادباش اور ہرمزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہے اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعدہ سے ج کلمات فارسی کے اول مین نہین آتی آخر مین واقع ہوتی ہے۔ اور دال مہملہ سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاغد۔ اور اس کا قاعدہ اس

رباعی سے ظاہر ہی رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند ٭ درمعرض دال ذال رابنشانند ٭ ماقبل وے ارساکن جزواے بود ٭ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند ٭ س ر کہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہی ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کردیتے ہین جیسے دختر سے دخت

ر اور ل سے بدل جاتی ہی جیسے نیلوفر سے نیلوفل س ز کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ

ز ج جیم تازی سے جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک پچشک اور س مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور عین معجمہ سے جیسے گریز گریغ تبدیل ہوتی ہے - اور کہین حذف ہوتی ہی جیسے آواز کو آوا کہتے ہین - اور اس کے معنے

س حروف مرکبہ مین معلوم ہون گے س س کس کس حرف سے تبدیل اور کہان سے محذوف ہوتا ہی ج اسمار مین زار معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے جیسے فرستہ سے فرشتہ - اور ص سے جیسے قفس قفص - اور ہا ر ہوز سے جیسے آماس آماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس - خروچ - بدل ہوتا ہی - اور مضارع مین اس کی تبدیل کا حال بحث فصل مین مشرح گذرا - س ش کس کس حرف سے

ش تبدیل ہوتا ہی ج اسمار فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہی جیسے کاش کاج - مشک - مسک س ش کتنے معنے مین مستعمل ہے - ج بمعنے ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود بفروختندش لیم ٭ ضمیر مضاف الیہ سرش بمعنے خود ع نہد خود ہر طرف دامے زتارش ٭ افادہ حاصل مصدر درآخر امر آمیزش زائد ع کلاہ سعادت یکے برسرش س ش حرف صاد کی

ص نسبت کچھ بیان کرو ج یہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہی اور صاد کرنا صحیح کرنے سے کنایہ ہی - اور صاد سے آنکھ کو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ فارسی

ض ایسا بتاؤ جس مین ضاد ہو ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے

خصوصیت رکھتا ہی س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہی اور ان مین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زا معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے لغام لگام گریغ گریز اور ف بار موحدہ و بار فارسی سے جیسے زبان زفان وگشتاسف وگشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے جیسے تریاق تریاک قالیچہ غالیچہ اور ط ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین س ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہی اور کیا خاصیت رکھتا ہی ج ہا مہملہ اور خا معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے خواجگک وشاماکچھ شاماخچہ اور اس کا خلاصہ یہ ہی کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اُن کا الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کاے مین اور ضمیر کے اوپر آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونون مین الف گرجاتا ہی جیسے ع کورا خبرے نیست کہ از بام و در افتد ٭ اور حرکت الف کی ان سب صورتون مین ک پر آجاتی ہی س ک کتنے معنے مین مستعمل ہی ج اُنیس معنون مین شرطیہ جیسے ٥ چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ ز قدر رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشد کہ مشتے گدایان خیل ٭ بمہمان دار السلامت طفیل ٭ بیانیہ ع صد شکر کہ برو نا تمام رنگ قبول ٭ بمعنے ہر کس ٥ گزند کسانش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند ٭ علت ٥ ز لشکر کہ بود زور شاہنشہان ٭ کہ یک تن بہ تنہا نگیرد جہان ٭ بمعنے مثل نیست در دہر جفا کار کیل او ٭ بمعنے از بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ ٭ بمعنے بلکہ ٥ مکافات دشمن بمالش مکن ٭ کہ بخشش برآوردہ باید زبن جواب قسم حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ٭ کدامیہ یا استفہامیہ اے دل بہ تیش رفتہ آخر بگو کہ رامی ٭ عطف اے بسا سپہ تیز رو کہ بماند

ک
بفتح اول نام کوہ و شہر و دیہ اسفندیار روئین تن

کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد ٭ دعائیہ۔ بہ فضلت کہ باران رحمت بیارصلہ
ع ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر درآید مفاجات گر مرغ کباب ست کہ
بابال وپر آید ٭ تردید یارب اینجا باشم کہ روم زائد۔ اور اگفتم کہ بیا
تصغیر دخترک فاعلیت گوزک مفعولیت پیچک مصدری خوراک

گ س گ یعنی ک فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غ سے
جیسے گلولہ غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند۔ جیم تازی سے جیسے گلنار
جلنار۔ اور اہالی ماوراء النہر۔ کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے جنگ

ل جنگ س لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہین۔ اور کس حرف سے تبدیل
کرتے ہین۔ ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین۔ اور ر سے تبدیل کرتے
ہین جیسے چنال چنار س م سے اعضائے انسان مین کس کو تشبیہ دیتے ہین۔

م ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنون مین آتا ہی مع
امثلہ بتاؤ ج نو معنون مین۔ ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکے دیدم ازعرصہ
رود بار ٭ ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان دارو ے تلخ بیش کنم ٭ ضمیر اضافی
ع گر ترا وداز زبانم لیس فی قلبی سواہ بمعنے ہستم ع دورم ازحسن عمل
چون روسپیدی ازگناہ۔ بمعنے خود ع نگویم بجز غیبت مادرم بمعنے نون
نفی کمن۔ مرساد۔ تعین محل۔ یکم۔ دوم۔ زائد ع نے برسر راہشم مغیلان

ن علامت تانیث۔ خانم۔ س میم کس جگہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو ایک
حذف کر دیتے ہین جیسے نیمن کہ اصل مین نیم من تھا اور نون اور خاء معجمہ اور
عین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم کجین برم بمخ پیمانہ پیغانہ
مخبر۔ فخبر۔ س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین

ج چاہ زنخدان اور ابرو کو اُس سے تشبیہ دیتے ہین س نون کس کس معنے کا فائدہ دیتا ہی ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہا رمختفی اور یا رمجہول سے مل کر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے - او کلام مکرر آنے سے مفید بمعنی اثبات ہوتا ہے ؎ تا کون ترا اصلِ مہمات نخواندند ۔ نشنید قضا ترجمۂ لفظ اہم را یعنے ہرگاہ ترا اصل مہمات خواندند قضا معنی اہم شنید س نون آخر کلمہ مین بعد حروف علت یعنی مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہی اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہی ج غنہ پڑھا جاتا ہی جیسے زبان زبون زمین - اور میم سے تبدیل ہوتا ہی جیسے پان پام اور زائد بھی آتا ہی جیسے پاداش و پاداشن س واو کی قسم کا ہوتا ہی و
ج تین قسم کا ہوتا ہی معروف و مجہول و معدولہ - معروف جیسے نور مین - مجہول جیسے شور مین اور معدولہ جو پڑھنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین - اسکے بعد ان حروف مین سے ایک ہوتا ہی ا و ر س ش ن ہ ی جیسے خواب - خود - خور - خوست - خوش (کرخفتہ ۱۲) اخوند - خویلہ - خویش اور واؤ سے پہلے اکثر خا معجمہ آتی ہی جیسے مثالون سے ظاہر ہی س واؤ کتنے معنون مین مستعمل ہی (استادہ ۱۲ گنج ۱۲) ج آٹھ معنون مین - بیان ضمہ تو واو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ ؎ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ۔ تصغیر جیسے پسرو ملازمت ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند تفسیر ضعف و ناتوانائی رہا ندی ۔ بمعنی بعید جیسے ع من و انکار شراب این چہ حکایت باشد ۔ یعنی ازمن بعید ست زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند ولیکن
اور با رموحدہ اور با رفارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت بنشت وام پام یا وہ یا فہ طاووس طاؤس - محذوف جیسے ہوش - ہش س ہ کی قسم ہی ہر ایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہی - ایک اصلی جس کو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو مخفی کہتے ہین س ہا ر اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہا ر اصلی حالت جمع مین بحال رہتی ہی جیسے گرہ گرہ ہا - اور حالتِ تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی ۵

ہی جیسے زرہک زرہ من اور ہار وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور حرف چار جگہ اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہی یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہار وصلی کتنے معنے مین آتی ہی ج بارہ معنون مین آتی ہی زائد گفتہ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی گفتہ شد۔ مفعولی بستہ درنجہ تعین۔ مدت یک روزہ۔ لیاقت بعد الف ونون شاہانہ تشبیہ دندانہ تخصیص۔ پشمینہ۔ فاعلی۔ زنندہ اور یہ ہا بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہی جیسے زندگان۔ ہار صفت پیادہ سوارہ عطفی واتصالی۔ آمدہ رفت۔ س ہار کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہی ج کاف فارسی۔ یار تحتانی۔ کاف تازی سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ سے شرمندگی۔ اور شاہگان سے شاگان۔ خامکک۔ تصغیر خامہ اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زرس ی کے اقسام مع تعریف وامثلہ بتاؤ ج اُس کی دو قسمین ہین۔ معروف جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو جیسے کردی ہین۔ اور مجہول۔ جس کے ماقبل کسرہ خالص نہو جیسے آمدے صیغۂ تمنائی مین۔ س یار معروف کتنے معنے مین آتی ہی ج پانچ معنون مین۔ اول مصدری جیسے پارسائی۔ دوم خطابی جیسے ع میا موز جز علم گر عاقلی ۔ سوم نسبت جیسے ہندی۔ چہارم متکلم جیسے ملاذی۔ پنجم۔ لیاقت جیسے رفتنی۔ س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہی ج اس کا قاعدہ اکثر تو یہی ہی کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہی جیسے۔ ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہی۔ اُس کو واؤ سے بدل لیتے ہین جیسے مرتضے سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے عیسائی۔ اور اگر آخر اسم مین ی یا ہ مختفی ہوتی ہی تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہی جیسے دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کردیتے ہین جیسے مکہ سے مکی اور کبھی

ی

ہ پر ہمزہ لکھ دیتے ہین اور ی تلفظ مین رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ اور نقرہ سے نقرۂ - اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے پردگی اور کبھی ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانی اور بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی اور مدینہ سے مدنی - اور مرکب اسمار مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لیے ین بھی آتا ہی جیسے آہنین پس اُس مین اور صرف ی مین کیا فرق ہی ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین - اور ی صرف نسبت کے لیے مستعمل ہی - اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اُس موصوف کے لیے بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرۂ اور سیخ آہنی - س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہی ج اصل مین کچھ فرق نہین مگر اصطلاح مین پیروانِ عیسےٰ کو عیسائی کہتے ہین - اور دوسری چیزین جو آپ کی طرف منسوب ہین اُن کو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یاءِ مجہول کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہی ج آٹھ معنون کا - اوّل وحدت جیسے ے خردمند مردے در اقصاے شام ٭ دوّم - ایمائی یا توصیفی جیسے ے عزیزے کہ از درگہش سر بتافت ٭ سوّم تنکیر جیسے ے برون زانکہ یاری گری خواستی ٭ چہارم استمراری جیسے گفتندے - پنجم تعظیم جیسے زید مردیست - ششم زائد جیسے یکے بسے وغیرہ ہفتم - یاءِ امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب - ہشتم مفید معنے امر جیسے ع فرد اصمد ا بندہ نوازا رحمے - اے رحم کن س یاءِ مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور یاءِ مہملہ سے آرام بیارام شاہجہان شایگان -

یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا۔ اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہی۔

حروف مرکبہ کا بیان

از س۔ حروف جار کیا ہین اور اُن سے کیا غرض ہی ج وہ حرف یہ ہین از باب تا برائے بہر پئے۔ اور کبھی ان تین پچھلون پر از زیادہ کر کے از برائے وغیرہ کہتے ہین در اندر بر اور جو اُن کے معنی مین ہو اور اُن سے غرض یہ ہوتی ہی کہ فعل اور مشابہ فعل[۱] کے معنے اسم پر پہنچاتے ہین یا دو کلمون کے ربط کے لیے آتے ہین اور کاف تشبیہ اور من اور علے اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے۔ ج آٹھ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہی اوّل تبعیض جیسے مردے از رومیان دوّم علت جیسے از خوف دشمنان۔ سوّم بیانیہ جیسے تخت از طلا۔ چہارم ابتدا جیسے از ہند تا سندھ۔ پنجم بمعنی بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند۔ ششم استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت۔ ہفتم بمعنے در جیسے ع کادیم از چہل روز گردد تمام ۔ ہشتم بمعنے را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے۔ اور یہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہ حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہی تو اُن کا الف گرا کر اُسکی حرکت ز کو دینی جائز ہی جیسے ازو اور ازان کو زو اور زان کہتے ہین۔

با س بار کتنے معنون مین مستعمل ہے ج۔ جو معانی بار موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اُسیقدر بار کے معنے سمجھو۔

تا س تا کتنے معنون مین آتا ہی ج نو معنون مین۔ اوّل ابتدا جیسے ع تا تو رفتی ز برم اے گلِ بستان پدر ۔ دوّم انتہا جیسے ع کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ۔ سوّم شرط جیسے ع تا مجمع امکان و وجوبت نہ نوشتند۔ چہارم علت جیسے ع بیا دکس نیایم تا نباشم

[۱] مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ اور حاصل مصدر کو مشابہ فعل کہتے ہین ۱۲

بار خاطر ہا پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع زصاحب غرض تا سخن نشنوی پششم
بمعنے عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود ہفتم - بیانیہ جیسے
ع عمر گرانمایہ درین صرف شد ٭ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا ہشتم
تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور - نہم جلدی سے ایک امر کا
دوسرے کے بعد ہونا یعنے بمعنے ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش
من ٭ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنون مین آتا ہے ج
یہ حرف جار اُسی صورت مین ہوتا ہی کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے ع خدارا
بکن یک نظر سوے ما ٭ اور علامت مفعول کے لیے اکثر آتا ہی جیسے ع دوستانرا
کجا کنی محروم ٭ اور اس صورت مین کبھی محذوف کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت
لب بآمین باز کن ٭ اور کبھی علامت اضافت کے لیے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر
دل از غم خال تو لالہ را ٭ یعنی بر دل لالہ - اور بعد از اور برائے اور از پے کے
زائد آتا ہی جیسے ع کس نمے بینم ز خاص و عام را س حروف عاطفہ مع
تعریف بتاؤ ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان آکر اُن کو
ایک حکم مین شامل کر دین اور وہ واو پس پس دگر دیگر ہم نیز ہین - جیسے زید و
عمرو آمد - اور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت اور کلمات
اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لیے مستعمل
ہین - س تردید کس کو کہتے ہین اور اس کے لیے کون سا حرف مستعمل ہے -
ج حرف تردید وہ ہی جس کے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین سے
ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لیے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہی اور کبھی کبھی جیسے
زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم - اور کبھی اگر بھی تردید کے لیے
آتا ہی س اضراب کے معنے اور اُس کے حرف کیا ہین ج اضراب کے معنے

اصطلاح مین ایک حکم سے اعراض کرکے دوسرے کی طرف انتقال کرنا ہی اور اس کے لیے بل اور بلکہ مستعمل ہین - س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون چو - اور بعض اوقات اسمار موصولہ مثل ہرکہ اور ہرچہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا دیتے ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیراکہ زیرا چہ چرا کہ ازین ممر ازین سبب بنابر لہذا - س زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے - ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین - س حروف استثناء کیا ہین مع تعریف واقسام استثناء بتاؤ ج الا مگر غیر سوائے جز بجز دون بدون ورائے ماورائے ماسوائے بغیر اور استثناء جماعت مین سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہین - پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین اُس کو مستثنےٰ منہ - اور چیز کو مستثنےٰ کہتے ہین - اور استثناء کی دو قسمین ہین ایک متصل جس مین مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید دوسری منقطع یا منفصل جس مین دونون ایک جنس نہون جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر - س حروف استدراک مع تعریف وامثلہ بتاؤ ج حروف استدراک وہ ہین جن سے کلام سابق کا شبہہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک ولیکن ولے ہین - س حروف ندا کیا ہین ج اے یا آیا شروع مین اور الف آخر اسمار مین - اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اُسے منادیٰ کہتے ہین - س حروف استفہام بیان کرو ج چیز کے لیے چہ اور چیست اور شخص کے لیے کہ اور کیست اور کدام - اور مقام کے لیے کجا اور کو - اور وقت کے لیے کے اور کیفیت کے لیے چون اور چگونہ اور سبب کے لیے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ اور اُسکے معنی کیا ہین ج چو ہمچنان ہمچنین چنانچہ مثل ہمچو - مانند - پنداری - گویا - گوئی - وار - آسا - مان کردار - آنہ - سان - وان - دیس - دش - فش - دند - آوند - اور تشبیہ کے معنے ہین

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا۔ پس جس کو مانند کرتے ہین اُسے
مشبہ۔ اور جس کے ساتھ مانند کرتے ہین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین جیسے رویش
ہمچو ماہ است۔ مین رویش مشبہ ہی اور ماہ مشبہ بہ س شک کے لیے کون
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا شاید باشد بود س حروف نسبت کیا ہین
ج ین ہ ی معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ
اور کبھی ان اورن اور اک اور دیہ نسبت کے لیے آتے ہین جیسے ایران
اور جوشن اور مغاک اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الاہان
ہین۔ جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین بتاؤ ج زہے خے مرحبا
جذا شاباش داہ وا آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لیے
واشروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا س حروف نفی کیا
ہین ج نے نہ نا بے س حروف تمنا بیان کرو ج کاش۔ کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحبی کے
معنی مین کون سے حروف آتے ہین ج گار در مند آخر اسمار مین جیسے ستمگار۔ بہرہ ور
خردمند۔ س حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہین ج گران ار آخر
اسمار مین س ظرفیت کے لیے کون سے حروف ہین ج بار زار سار ستان دان
کدہ وند آخر اسمار مین س کثرت کے لیے کون سے حروف ہین ج لاخ زار سار
آخر اسمار مین س محافظت کے لیے کون سے حروف ہین ج وار وان گیر آخر اسمار مین
س لیاقت کے کون سے حروف ہین ج ی وار آنہ گان آخر اسمار مین س
حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کون سے ہین ج ناگ گیں آگین سار
آخر اسمار مین س کون سے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک چہ ویزہ آخر اسمار
مین س رنگ کے لیے کون سے حروف مستعمل ہین ج وام فام پام گون گونہ آخر

اسمار مین اور جردہ اور چرتہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کون سا حرف ہی ج ہم اسماء کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہی جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ۔

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انھین نحو کہتے ہین س غرض نحو سے کیا ہی اور اُس کا موضوع کیا ہی ج غرض اُس سے یہ ہی کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجھ لیا جاوے اور اُسکا موضوع کلام ہی۔

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اُس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے مُنھ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہی تو موضوع جیسے کتاب اور بے معنی ہی تو مہمل کہلاویگا جیسے دیز س علم اور اسم جنس کس کو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کے ایک معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اُسکو عَلَم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اُس کو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل۔ بوجہ دخل کے معنی مین آتا ہی س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ مفرد ہی جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہو گئے ہون جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین۔ اور منقول اصطلاحی وہ ہی جسے کسی جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنیکے معنے ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ بامعنے جس مین کوئی زمانہ ہو س معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے

کسی معنی کے لیے موضوع کیا ہی اگر استعمال اُسکا اُنھین معنون مین ہو تو حقیقی کہین گے جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسرے معنے پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس دوسرے معنی کو مجازی کہین گے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مراد لین پس مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہی تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین۔ اور اگر سوائے تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اُس کو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اس مین نہر سے پانی مراد ہی باعتبار ظرفیت کے۔ اور اس طرح کے علاقے بہت ہین۔ بعضون نے پچیس شمار کیے ہین۔ ہم بعض کو یہان نقل کیے دیتے ہین۔

اقسام مجاز مرسل

اوّل ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اُوپر گذری۔ دوم اُسکا عکس جیسے مغز او خواہم شکست یعنی سرش۔ سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باران۔ چہارم اس کا عکس جیسے نشہ خوردہ یعنی شراب پنجم جزو بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برآ جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع برآ انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہین امروز سخاوت بمرد۔ ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر۔ نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا کہین اور فردائے قیامت مراد لین۔ دہم اسکا عکس جیسے غصہ مین کہین روے زشت خود را دور دار یعنی چہرہ روبرو مکن۔ یازدہم۔ خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے را موسی۔ دوازدہم اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است۔ سیزدہم۔ مضاف الیہ پر سے مضاف کا حذف کرنا جیسے تمام شہر ازو در خروش ست یعنی اہل شہر۔ چہاردہم۔ باعتبار آیندہ کے بول دینا جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہین۔ پانزدہم۔ بلحاظ گزشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹو نکو لڑکا کہدیتے ہین۔ شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہ بولنا جیسے اندھے کو بصیر کہتے ہین ہفتدہم مصدر کو بمعنے فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچھ علاقہ نہو تو اُس کو مجاز مرتجل کہتے ہین

جیسے خر کہین احمق مرادلین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنی ہون جیسے
خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید
اور اسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہین۔ دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین۔ پس اگر سننے والے
کو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہی جیسے سبق بخوان اور نہین تو ناقص جیسے کتاب من
س مرکب ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین ہین۔ اول اضافی دوم توصیفی سوم امتزاجی
چہارم غیر امتزاجی س۔ مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اسکی کی قسمین ہین ج مرکب اضافی
وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے
جاننا ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنیکو کہتے ہین اور مضاف وہ جو
نسبت کیا جاوے اور مضاف الیہ وہ جس کی طرف نسبت کرین۔ اور اضافت کی نو قسمین ہین
تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی۔ تشبیہی۔ مجازی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ نہم۔ اضافت بادنی
ملابست س ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و مثال بتاؤ ج تملیکی اضافت ملک کی ہی
مالک کی طرف جیسے اسپ زید تخصیصی مخصص کی اضافت ہی جانب مخصص کے جیسے پوست
انار۔ توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہی جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جس مین مضاف الیہ حقیقت
اور مادہ مضاف کا ہووے جیسے دیوار گل۔ تشبیہی یہ اضافت مشبہ بہ کی ہی جانب مشبہ کے
جیسے نرگس چشم۔ مجازی۔ اس اضافت مین اثبات مضاف کا بہ نسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی
ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش۔ ظرفی۔ اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف
مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی۔ اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھ اقتران
معنوی رکھتا ہی۔ جیسے نامۂ عنایت۔ اضافت بادنے ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کے
ساتھ تھوڑی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ما تنبیہ۔ یہ بیان بموجب قواعد فارسی
مروجہ حال کے لکھا گیا۔ بلکہ بعض کتابون مین ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہی
یعنے اضافت ابنی جس مین مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ

اقسام مرکب

مرکب اضافی

ابن مقدر رہتا ہی جیسے بوعلی سینا یعنے بوعلی بن سینا۔ اس صورت مین قسمین دس ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی۔ دوم تخصیصی سوم بیانی۔ چہارم ظرفی۔ ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور ساتوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین۔ اور بیانی وہ ہی کہ اُس مین مضاف سے کچھ غرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہان عروس فلک اور زیور ستارگان مین اضافت بیانی ہی یعنے مقصود یہ ہی کہ فلک ستارون سے مزین ہوا یہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہے یا مجازی اور واقع مین بیانی ہی س فک اضافت کسکو کہتے ہین اور وہ کن الفاظ مین جائز ہی ج فک اضافت کسرہ مضاف کے دور کرنیکو کہتے ہین اور وہ الفاظ جنمین فک اضافت واقع ہوا ہی یہ ہین۔ سر۔ صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن مگر پہلے دونون لفظون مین فصیح ترک کسرہ ہی۔ اور باقیون مین سوائے الفاظ مسموعہ کے کسرہ کا لانا فصیح ہی اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہین یا ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو یا را علامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ نہین لاتے ہین۔ س کیسے اسمار کے آخر وقت اضافت ی زیادہ کر دیتے ہین ج جس اسم کے آخر الف یا واؤ آتا ہی اُس مین وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہین جیسے دانائے روزگار۔ اور خوے دوست س جس اسم کے آخر ہا ہوز ہو اُس کا وقت اضافت کیا حال ہی ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور س اضافت سے کیا فائدہ ہی ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہی تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے جیسے غلام زید غلام اس صورت مین معرفہ ہی اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف مین تخصیص آجاتی ہی جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہی عورت کا نہین پس غلام نرہا۔ خاص ہو گیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہین ج مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور

مرکب توصیفی

موصوف سے مل کر بنے اور صفت وہ ہی جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی معلوم ہو اور موصوف وہ جس کی برائی یا بھلائی بیان کی جاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا ہی تو اُسکے آخر کسرہ لاتے ہین اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہین لاتے جیسے مرد نیک اور نیک مرد س صفت کے کئی درجے ہین ج ایک ادنی جیسے شیرین دوم اوسط جیسے شیرین تر۔ سوم اعلی جیسے شیرین ترین س کیسے اسماء صفت کا فائدہ دیتے ہین ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہر و خوشخوی۔ گلفشان۔ کم عقل۔ دانا۔ س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہی اور اُسکی کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اُس کو کہتے ہین جس مین دو کلمے ملکر ایک ہوجائین جُدا جُدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اُس کا دوسرا جزو علحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو اور اُسکی دو قسمین ہین۔ اوّل وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش۔ دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتے ہین اوّل فاعلیت جیسے آہنگر۔ دوم نسبت جیسے زرین۔ سوم لیاقت جیسے دادنی۔ چہارم تشبیہ جیسے آسمان۔ پنجم محافظت جیسے ساربان۔ ششم بمعنے صاحب جیسے خردمند۔ ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ۔ ہشتم۔ تصغیر جیسے طفلک۔ نہم۔ اتصال جیسے خوابناک دہم ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہی کہ اُسکے کلمات جدا جدا معلوم اور با معنے ہون۔ اور اُسکی کئی قسمین ہین ایک وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنے رنگ کے ساتھ مرکب ہون جیسے سبز رنگ گلگون لالہ فام سیہ جردہ۔ دوم مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو چمچہ دوغ وغیرہ۔ سوم۔ وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے

مرکب امتزاجی ۵ لفظ جردہ ہشت بعد سیاہ کے آتا ہی ۱۲

مرکب غیر امتزاجی

این جہان وغیرہ۔ چہارم۔ جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن۔ یا کوئی اسم جامد کسی عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے جیسے یکسر تمام لشکر۔ پنجم۔ ترکیب عطفی جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید۔ اور اس مین مرکب تعدادی بھی داخل ہی جیسے بست و یک وغیرہ۔ ششم۔ ترکیب اتصالی جس مین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جائین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت۔ ہشتم۔ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاردان

س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنے کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت جیسے روح افزا۔ دوم۔ مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدر جیسے قدبوس چہارم۔ اسم آلہ جیسے قطرزن۔ پنجم۔ ظرف جیسے زمین زرخیز س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتاؤ ج پسر زید۔ سلیم الطبع۔ مرادخان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف۔

فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کے بیان مین

س۔ کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونیکی صلاحیت رکھتے ہین اور اُسکی کی قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہی خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً۔ اور اُس کی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ۔

س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہی۔ اور اُن کے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین۔

ج جملہ میں ہمیشہ دو جزو ضرور ہین۔ ایک مسند دوسرا مسند الیہ۔ یعنے اسکے اجزا مین سے جو کسی چیز کیطرف نسبت کیا جاوے اُسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کیطرف نسبت کرین اُسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور اُن کے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہی س اسناد کس کو کہتے ہین
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہی اور کون مسندالیہ ج اسناد ایک کلمہ کا
دوسرے کی طرف ایسی طرح نسبت کرنا ہی کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو۔ اور
اسم مسند اور مسندالیہ دونون ہو سکتا ہی جیسے زید دانا ست۔ اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی
مسندالیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد۔ خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہی نہ
مسندالیہ س بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ ہی
مگر تقدیراً دو ہین۔ کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس مین مستتر ہے اور ایسے ہی
ای زید کے معنی ہین۔ میخوانم زید را۔ پس۔ بیا جملہ فعلیہ ہی اور ای زید بھی قائم مقام
جملہ فعلیہ کے ہی س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف بتاؤ۔
ج جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل مسند ہوتا ہے
اور فاعل مسندالیہ۔ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف
فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست۔ اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہے گا
جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اُس کے
فاعل کا کیا نام ہی ج جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی
محتاج ہو اُس کو ناقص کہتے ہین۔ اور اس کے فاعل کو فعل ناقص کا اسم
اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہی شد کا اور عالم
خبر س سوائے افعال ناقصہ کے اورون کو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام
کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ رہے تو اس صورت
مین وہ بھی تام کہلائین گے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی س جملہ فعلیہ مین اگر فعل
مجہول ہو تو اُس کا فاعل نہین ہوگا پھر جملہ کیسے بنے گا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو متعدی
ضرور ہوگا۔ پس اُس کے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہین اور اُس کو مفعول

مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہین - اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسی کو کرکے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُس کا مفعول مالم یسم فاعلہ دونون مل کر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل

اس فاعل کی تعریف کیا ہی اور اُس مین اور اسم فاعل مین کیا فرق ہی ج فاعل وہ ذات ہی جس سے کوئی فعل صادر ہو یا اُسکے ساتھ قائم یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو - اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین بس فاعل بجاے مسمےٰ کے ہی اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہی - ج وحدت وجمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سے ہونے چاہئین جیسے او مے آید - ما مے آئیم - مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہی تو جمع مین بھی فعل واحد لاسکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد - بجاے آمدند س مفعول بہ کسکو کہتے ہین - اور اُس مین کیا کیا چیز داخل ہے

مفعول

ج مفعول بہ وہ اسم ذات ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین کتاب مفعول بہ ہے اور منادی اور مندوب اور محذر منہ - مفعول بہ مین داخل ہین یعنی یہ بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے ای زید اصل مین ہے مے خوانم زید را لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اُس کے قائم مقام کر دیا - اسی طرح آہ زید اور وزد وزد مین سے فعل حذف ہوگیا - اور اول مین حرف ندبہ اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہے

س مفعول بہ کے سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتے ہین اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اُس کا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربے میزند - اور اس طرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہی اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول

مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہی جیسے نشست امیر مے نشینم یعنی امیرون کی سی بیٹھک
دوّم مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونے کی جگہ یا وقت اول کو ظرف مکان۔ اور دوّم کو
ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہی۔ اور کجا ظرف مکان
سوّم مفعول لہ جس کے سبب سے فعل کیا جائے اُسکی بھی دو قسمین ہین۔ ایک یہ کہ
اُس کے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانۃً راست گفتم
یعنے بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو جیسے
زید را تادیباً زدم۔ یعنے برائے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام
ہی ج اُن کو فضلہ اور زوائد اور متعلق فعل کہتے ہین س سوا ان مفعولونکے اور کون
سے فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع اُن اسمار کے جن پر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنی مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی صلاحیت
نہین رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم۔ اسمین از ہند اور تا چین دونون جار اور مجرور ہین اور
متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین
جیسے ع بنام ایزد دانائے اکبر کہ جار اور مجرور ابتدائے کنم محذوف کے متعلق
ہے۔ دوّم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے اور
جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اُس کو ذوالحال کہین گے۔ اور ذوالحال
اور حال مل کر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا مثلاً زید خندان مے آمد مین زید ذوالحال ہی
اور خندان اُس کا حال اور دونون ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب آتابان دیدم
مین آفتاب ذوالحال ہی اور تابان اُس کا حال اور دونون مل کر مفعول ہین دیدم
کے۔ اور عربی مین تمیز اور مستثنےٰ بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ ہمیشہ
فضلہ نہین پڑتے۔ چنانچہ آگے معلوم ہوگا۔ س جملہ فعلیہ مین کس کس

بمقام پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سے فعل کو حذف کردیتے ہین جیسے کوئی کہے کہ آمد آسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہی اور کبھی فعل و فاعل دونون محذوف ہوتے ہین - جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد - اور اُس کے جواب مین کہا جاوے بکرا را تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کردیا ہی دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنی قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے ع بنام جہاندار جان آفرین - کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہی اور بخدا کے پہلے قسم مے خورم - سوم ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اُسکی مثال مذکور ہوچکی س جملہ اسمیہ اور اُس کے اجزا کے نام مع تعریف بتلاؤ ج جملہ اسمیہ وہ ہی جو دو اسمون سے بنے ان مین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی پہچان یہ ہی کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہی جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات مبتدا ہی س رابطہ کسے کہتے ہین اور اُس کا کیا حال ہے ج وہ لفظ جس سے مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہوجاتا ہے - اُسے رابطہ کہتے ہین اور وہ فارسی مین چھ ہین ست ند ی ید م یم اور اکثر خبر کے بعد آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است و مردمان عاقل اند - اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہی تو روابط سے پہلے الف زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند - س کیا مبتدا کبھی محذوف بھی ہوجاتا ہی ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ - کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست - اور اُس کے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ اُسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنی جو جملہ اُس نے زبان سے

نکالا ہی اُس کو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین - پس جملہ خبریہ کے لیے
ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہی جس کے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جائے اور جملہ
انشائیہ وہ ہی کہ اُس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اُس مین
کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اُسکو سچا اور غیر مطابقت سے جھوٹا
کہا جائے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی
کیفیت بیان نہین کرتے - اور جملہ انشائیہ کی نو۹ قسمین ہین اوّل۱ امر جیسے بزن دوم۲ نہی
مزن سوم۳ تمنی کاش عالم شدمے - چہارم۴ ندا ای کریم کرم کن - پنجم۵ قسم - بخدا کہ دیدت نبینم
ششم۶ تعجب - چہ گویاست - ہفتم۷ استفہام - چہ مے کنی - ہشتم۸ عرض - یعنی کسی کام کا
شوق دلانا جیسے - مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید - نہم۹
عقود یعنی معاملات دادستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش
میفروشم - اور مشتری کہے بہ پنج خریدم س کون کون جملہ بغیر دوسرے
جملہ کے تمام نہین ہوتا ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا
کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے ای رحیم رحم کن - اسمین دوسرا جملہ یعنی رحم کن جواب
ندا ہی - دوم قسم - کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد - سوم
شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر رفتے جان بسلامت
بردے - اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع ترا گر با قضا یارا ے
جنگ است - یعنی بجنگ محذوف ہی - س ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کی قسمین ہین
مع تعریف و مثال بتاؤ - ج اوّل۱ مستانفہ جو ابتدا کلام مین واقع ہو جیسے علم
خزینہ ایست مقفل - دوم۲ معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین آجاوے
اور اُن سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو جیسے دوست من خدایش بیامرزد خوب بود اسمین
خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے سوم۳ مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے

واقع ہو اور اس جملہ کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہی جس کو بیانیہ کہتے ہین پس یہ جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کر دیتے ہین جیسے زید کہ فاضل است کجاست اصل اسکی ہی - زید کہ او فاضل ست کجا است اور اگر متعلق مبین کا بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے - دوست من این طالب علم ست کہ کتابش خوب ست - کتابش مبتدا مذکور ہی اور طالب علم مبین کا متعلق اور یا در ہے کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہی جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت چہارم قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہی جیسے ع بخدا کہ واجب آمد تو احتراز کردن - پنجم شرطیہ یہ دو جملون سے بنتا ہی - اول کو شرط کہتے ہین جس پر حرف شرط ہوتا ہی اور دوسرے کو جزا جیسے - فردا گرمے آئی اکرام خواہم کرد - ششم معللہ جو سبب کلام سابق ہو جیسے ازانجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود - ہفتم منتجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر ست و ہر متغیر حادث است - یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہی اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کر کے جملہ بنائین تو عالم حادث است بنتا ہی پس عالم حادث است جملہ نتیجہ ہی ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد و خالد رفت اس مین خالد رفت جملہ معطوفہ ہی نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے ای کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم درانجا سود اگرے دیدم - یازدہم - دعائیہ - جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل التراکیب کے بیان مین

جو کہ قواعد فارسی کے سب مؤلفون نے سوائے اسکے کہ چند مثالون کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہی زیادہ نہین لکھی اس لیے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے بہت سی نظم و نثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہی تاکہ طلبہ کو سب طرح کے جملون کی ترکیب کہنا آسان ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مدد کرین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیے کہ جملہ

فعلیہ ہی یا اسمیہ یعنی جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اُسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہی تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہی یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل تلاش کرین اور متعدی مین فاعل اور مفعول بہ دونون کو تلاش کرین اور اُسکے اجزا کو جُدا جُدا کہین کہ یہ فعل ہی اور اُسکا فاعل یہ ہی اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اُس کو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملا کر جملہ فعلیہ کہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اُسکے اجزا کو علحدہ کہو کہ مبتدا کون ہی اور خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اُس کا بھی نام لو اور سب کو ملا کر جملہ اسمیہ کہو پھر جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُس کو جملہ خبریہ کہو ورنہ انشائیہ۔ اور جس جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُس کو معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہی یا محض بیان ہی اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سب کو ملا کر ترکیب کہنا چاہیئے۔ اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہاے مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیئے (۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ملا دین تو اُس کے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت کے معنے گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملا دین تو زید جواب مین واقع ہو گا۔ اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھ کس نے لگا دین تو اُس کے جواب مین عمرو کہا جاوے گا۔ پس عمرو فاعل ہی اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملا دین تو اُس کے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہو گا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی افعال کے ساتھ الفاظ مذکور ملا کر سمجھ لینا چاہیئے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول ہین

جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مالم یسم فاعلہ جانو۔ اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہی۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھ کس کو یا کیا ملاوین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جب فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہی۔ جیسے زید را دانا دانستم۔ اس مین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہی۔

(۴) جب فعل کے معنے کے ساتھ کب یا کہان ملاوین تو اُسکے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا۔ اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہی اُسے ظرف زمان کہتے ہین۔ اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحر گاہ زید را بالاے بام کشتم اس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سے یا کیون ملاوین تو اُس کے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیباً زدم۔ اس مثال مین تادیباً مفعول لہ ہی۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملاوین تو اُس کے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی۔ اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہی اور ان مین سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہی۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت مین یا کیونکر

ملاوین تو اُس کے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم۔ اس مین تشنہ حال ہی اور زید ذوالحال۔

(۸) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کسکے یا کسکی ملاکر سوال کرین تو اسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلام زید۔ نزد عمرو۔ کتاب بکر۔ ان مثالون مین سمجھ لینا چاہیئے۔

(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کیسا کیسے کیسی ملاوین تو اسکے جواب مین صفت واقع ہوگی۔ اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل زن خوش خو۔

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہی ملاکر سوال کرین تو اُس کے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا است مین جب کہین کہ زید کیا ہی تو دانا اُسکے جواب مین واقع ہوگا۔ پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے

(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملاکر سوال کرین تو اُس کے جواب مین تمیز واقع ہوگی اور اس وقت مین پہلے اسم کو ممیز کہین گے جیسے یک مشت خاک پس یک مشت بترکیب تعدادی ممیز ہی اور خاک تمیز اور علے ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور ایک رطل جو وغیرہ۔

(۱۲) جب دو یا کئی اسمون کے بعد کون ہے ملاکر سوال کرین تو اُسکے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اُس کے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب مشفق مہربان نورخان مین نورخان بدل اور اول کے اسمار بترتیب توصیفی مبدل منہ ہین۔

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین **ج** دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسری کو بدل کہتے ہین

اقسام بدل

اور بدل کی چار قسمین ہین - اوّل بدل کل جس مین معنی بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر - دوّم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پایش بشکست مین پایش بدل بعض ہے سوّم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اس کو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہی - چہارم - بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاوے جیسے بمشہد میرومم بشیراز - اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین - اور بدل غلط نثر اور نظم دونون مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اُس کے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے ع بمشہد مے رود نے نے بشیراز ؛

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسمار اس طرح کے ہین کہ وہ بدون دوسری چیزون کے ملے جزو جملے کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر فاعل نہ مفعول تو اب اس کا احوال مفصل سننا چاہیئے **اول** مضاف ہی کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونون مل کر ہوتے ہین مثلاً اُنکے مبتدا ہونے کی مثال ؎ ترک احسان خواجہ اولے تر ؛ کا احتمال جفاے بوّابان ترکیب اسکی یہ ہی ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ - یہ دونون مضاف اور مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوئے - ترک مضاف کے یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور اولے تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفاے بوّابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور مل کر متعلق ہوئے اولے تر خبر کے - است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا -

خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضاے خداست ؛ ترکیب راستی مبتدا

دو اسمار کہ ترکیب مین دو سرے اسمار کے ساتھ ہوتے ہین

موجب مضاف رضاے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع سوزِ جگر گداز دلِ من زحد گذشت ۔ ترکیب گزشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دلِ من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گزشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع بعہدِ تو مے بینم آرامِ خلق ۔ ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف۔ خلق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوم ۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال ؎ در بیابان فقیر سوختہ را ۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام ترکیب۔ شلغم موصوف۔ پختہ صفت۔ یہ مل کر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت۔ موصوف وصفت مل کر مجرور ہوئے جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہی اور ایسے ہی پہلے مصرعہ مین بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار جار مجرور مل کر متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوالِ ما برقِ جہان ست ۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اس میں جو پیر کیطرف پھرتی ہی وہ اسکا فاعل۔ احوال ما بترکیب اضافی مبتدا برق موصوف۔ جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہوا بگفت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکشِ تندخو ۔ ترکیب ۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف ۔ تندخو ترکیب توصیفی صفت ۔ موصوف وصفت مل کر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور ۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

مفعول ہونے کی مثال ؎ باد در سایہ درختانش بگستر انید فرش بوقلمون ترکیب ۔ گسترانید فعل ۔ باد اسکا فاعل فرش موصوف ۔ بوقلمون صفت ۔ موصوف وصفت مل کر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف ۔ درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے ۔ پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

سوم ۔ موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا ۔

مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست ۔ ترکیب ۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس میں پھرتی ہی موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۔

خبر ہونے کی مثال ۔ این مرد کسے کہ دیشب دیدہ بودی ۔ ترکیب ۔ این مرد مبتدا کسے اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور اورا مفعول بہ محذوف اور دیشب مفعول فیہ ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مل کر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول اور صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسے کہ تشنہ لب نازنیست میداند ۔ کہ موج آب حیات است

چینِ پیشانی ٭ ترکیب مے داند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا۔ اور او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف نا مضاف تو مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی۔ پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف مبین کاف بیانیہ موج آب حیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی مبتدا مؤخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع ہر آنچہ کہ مے بایدت پیش گیر ٭ ترکیب ہر آنچہ اسم موصول کاف صلہ کا مے باید فعل ضمیر اس مین مستتر وہ اسکا فاعل ت مجرور حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا۔ پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (راجع بہ موصول ۱۲)

چہارم چہارم۔ معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم ست بیدائے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف علیہ واو حرف عطف۔ حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف مل کر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ این ست تاج و کلاہ۔ ترکیب این مبتدا تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونون ملکر خبر است۔ رابطہ مبتدا

اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اُس کا ضمیر مستتر ہی۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید زجور ÷ ترکیب آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں مل کر فاعل ہوئے فعل کے زجار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل وفیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف مل کر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچوان عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہی۔ پنجم

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو کس موجود اند۔ ترکیب دو عدد کس معدود معدود وعدد مل کر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ مادہ جوانیم۔ ترکیب۔ ما مبتدا۔ عدد معدود مل کر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ صد درہم نزدم فراہم آمد۔ ترکیب۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود مل کر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال۔ ہزار دینار فراہم آوردم۔ ترکیب فراہم آوردم فعل مرکب با فاعل ہزار دینار۔ عدد معدود مل کر مفعول بہ ہوا پس فعل وفاعل ومفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہی۔ ششم

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو پیمانہ شراب موجود است۔ ترکیب۔ دو پیمانہ عدد معدود مل کر ممیز شراب تمیز۔ ممیز وتمیز مل کر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی

خبر ہونے کی مثال۔ این ست دہ من شکر۔ ترکیب۔ این مبتدا دہ من بترکیب تعدادی ممیز شکر تمیز ممیز ساتھ تمیز اپنے کے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد۔ ترکیب۔ نزدم بترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز بترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز ممیز تمیز مل کر فاعل فراہم آمد فعل کے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ترکیب بیار۔ فعل با فاعل پنج مثقال بترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز۔ ممیز اور تمیز مل کر مفعول بہ ہوئے

فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہی جیسے کہین کہ زید را عمداً کشتم۔ یہان عمداً تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کی طرف ہی۔

ساتواں مستثنےٰ منہ ہے کہ مستثنےٰ کے ساتھ ہوتا ہی۔ ہفتم

مبتدا ہونے کی مثال۔ جیسے کہین۔ ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند۔ ترکیب مردمان قریہ مرکب اضافی مؤکد ہمہ تاکید مؤکد اور تاکید مل کر مستثنےٰ منہ جز کلمۂ استثنا زید مستثنےٰ۔ مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ مل کر مبتدا مجتمع خبر اند ربط۔

فاعل ہونے کی مثال ہیچکس در آن شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان ترکیب۔ نیامدہ فعل ہیچکس مستثنےٰ منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنےٰ مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ مل کر فاعل ہوئے در جار آن اسم اشارہ شہر موصوف ویران صفت موصوف اور صفت مل کر مشار الیہ ہوئے۔ اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی بنظر جار مجرور مل کر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ ترکیب۔ نیاوردم فعل با فاعل بضاعت مستثنےٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنےٰ مستثنےٰ منہ

اور مستثنیٰ مل کر مفعول بہ ہوئے

فائدہ - کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال مین گفتا بعزت عظیم و صحبت قدیم کہ دم برنیارم وقدم برندارم مگر انگہ کہ سخن گفتہ شود - یہان سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہی محذوف ہی اور اصل مین عبارت یون ہی کہ قدم برندارم ہیچگاہ مگر انگہ کہ سخن گفتہ شود - ترکیب - گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہے اُسکا فاعل اور مرجع اُس کا یکے از دوستان اوپر مذکور ہوچکا باے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف مل کر مقسم بہ کاف بیانیہ برنیارم فعل با فاعل دم مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم برندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا انگہ کہ سخن گفتہ شود انگہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اُس کا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول وصلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر مفعول فیہ ہوا فعل برندارم کا فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے مل کر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے مل کر مقولہ ہوا گفت کا گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ہشتم

آٹھوان - مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہی۔

مبتدا ہونے کی مثال ؎ رسم است کہ مالکان تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭

اصل اس عبارت کی یہ ہی کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندہ پیر آزاد میکنند ترکیب - این اشارہ اور رسم مشار الیہ مل کر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان مل کر مبتدا مقرر اُسکی خبر است علامت

جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع این ست جوابش کہ جوابش مذہبی۔ ترکیب اسکی یہ ہی جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبیّن کاف بیانیہ جوابش مذہبی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبیّن کا۔ مبین اور بیان مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھ خبر کے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شدست۔ ترکیب تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہ جملہ بیان ہوا۔ مبین و بیان مل کر شدست کا اسم یعنی فاعل ہوا بیجان اُس کی خبر ہم حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اس کی یہ ہی کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشارالیہ مل کر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُس کا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ہو کر بیان ہوا بیان اور مبین مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول ہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

نہم

نوان اشارہ کہ مشارالیہ کے ساتھ ہوتا ہی۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشارالیہ مل کر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش این است۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا این اسم اشارہ اور نام مشارالیہ۔ یہان سے محذوف اشارہ اور مشارالیہ مل کر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است۔ ترکیب آمدہ است

فعل این اشارہ - کتاب مشارالیہ - اشارہ اور مشارالیہ مل کر فاعل دیروز مفعول فیہ۔

مفعول ہونے کی مثال - این دزد رابزن - ترکیب - بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشارالیہ مل کر مفعول بہ را علامت مفعول۔

دہم **دسوان** مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہی۔

مبتدا ہونے کی مثال - بکر برادر خالد موجود است - ترکیب بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل مل کر مبتدا موجود خبر۔

خبر ہونے کی مثال - رئیس شہر سہراب پسر رستم است - ترکیب - رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال - زید برادر عمرو آمد - ترکیب - آمد فعل - زید مبدل منہ برادر عمرو - مرکب اضافی بدل مل کر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال - رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت - ترکیب کشت فعل - رستم اُس کا فاعل - اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل مل کر مفعول بہ ہوئے۔

اسی طرح مشبہ بہ کے ساتھ اور مُفسّر بفتح سین مُفَسِّر کسر سین کے ساتھ اور مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہی۔ مشبہ اور مشبہ بہ کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دہد نطفہ را صورتے چون پری ؛ اور مفسر مفسر کے مبتدا ہونے کی مثال - آن شہر یعنے بریلی نزدیک است - اور حال ذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال زید خندان آمد - اور مؤکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال - زید مردہ است - مردہ - ترکیب ظاہر ہی - اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین - طالب علم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالین بناوے۔

تنبیہ - جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا (جو زوائد اور متعلقات ہوتے ہین) بھی ہوسکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہوسکتا ہے جیسے وقت شب آمدہ ام - اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنےٰ اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہوسکتا ہی جیسے غلام زید ابو الحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ بنشست - اس مین ابو الحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسی طرح اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزا رجملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہی کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑھ جاویگا - پس طالبعلم کو چاہیے کہ ایسی صورت مین گھبرا نہ جاوے بلکہ مضمون جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامت کو دیکھکر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا -

اب یہان پر ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھدی جاتی ہی یقین ہی کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کرنے کے پھر محتاج بتلانے کے نرہین گے -

گلستان

بادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشان نظر کردے از انہا بفراست دانست وگفت ما درین دنیا بچیش از تو کتریم وبچیش خرشتر و برگ برابر و در قیامت انشاء اللہ بہتر مثنوی اگر لشکر کشائے کامرانست ٭ وگر درویش حاجتمندان ست ٭ دران حالت کہ خواہند این و آن مُرد ٭ نخواہند از جہان بیش از کفن بُرد ٭ چو رخت مملکت بربست خواہی ٭ گدائی بہترست از بادشاہی ٭ ظاہر درویشان جامۂ ژندہ است وموئے سترده وحقیقت آن دل زندہ ونفس مُردہ قطعہ نہ آنکہ بر سر دعوی نشیند

از خلقے ٭ وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد ٭ کہ گزرکاہ فرو غلطد آسیا سنگے ٭ نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد ٭ طریق درویشان ذکرست و شکر و ایثار و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است اگرچہ در قبا ست اما ہرزہ گردے بے نمازے ہوا پرستے ہوس بازے کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت بخورد ہرچہ درمیان آید و بگوید ہرچہ در زبان زاید زندیق است اگرچہ در عباست

قطعہ

ای درونت برہنہ از تقوے ٭ کز برون جامۂ ریا داری ٭ پردۂ ہفت رنگ را بگذار ٭ تو کہ در خانہ بوریا داری ٭

مثنوی

دیدم گل تازہ چند دستہ ٭ بر گنبدے از گیاہ بستہ ٭ گفتم چہ بود گیاہ ناچیز ٭ تا در صف گل نشیند او نیز ٭ بگریست گیاہ و گفت خاموش ٭ صحبت نکند کرم فراموش گر نیست جمال در رنگ و بویم ٭ آخر نہ گیاہ باغ اویم ٭ گر بے ہنرم و گر ہنرمند ٭ لطف است امیدم از خداوند ٭ من بندۂ حضرت کریمم ٭ پروردۂ نعمت قدیمم ٭ با آنکہ بضاعتے ندارم ٭ سرمایۂ طاعتے ندارم ٭ او چارۂ کار بندہ داند ٭ چون ہیچ وسیلتے نماند ٭ رسمے ست کہ مالکان تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭ ای بار خدائے عالم آرائے ٭ بر بندۂ پیر خود ببخشائے ٭ سعدی رہ کعبہ رضا گیر ٭ ای مرد خدا رہ خدا گیر ٭ بدبخت کسے کہ سر بتابد ٭ زین درکہ در دگر نیابد ٭

ترکیب

نظر کرد فعل مرکب بادشاہے فاعل ب جار دیدۂ استقرار بترکیب اضافی مجرور دونون ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفۂ درویشان بترکیب اضافی مجروریہ ملکر متعلق ہوئے اُسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونون متعلقون سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف یکے موصوف از جار آنہا مجرور مل کر متعلق ہوئے شونده یا کائن محذوف کے اور

وہ مع متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع
ہی یکے کی طرف اُس کا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ ملکر
مجرور اور ایسے ہی ب جار جیش مجرور اور از جار تو مجرور یہ سب جار و مجرور مل کر
متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ و حرف
عطف ب جار عیش مجرور مل کر متعلق ہوئے خوشتر کے جو معطوف ہی و حرف
عطف ب جار مرگ مجرور مل کر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہ سب معطوف
اور معطوف علیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ
ہو کر معطوف علیہ ہوا۔ و حرف عطف اِنْ حرف شرط شار فعل اللہ فاعل ملکر
جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوئی در جار قیامت مجرور مل کر متعلق ہوئے بہتر کے اور
بہتر متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت
جملہ اسمیہ محذوف ہی پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر
معطوف ہوا۔ معطوف علیہ اور معطوف مل کر مقولہ ہوا گفت کا گفت فعل اپنے
فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائے مبتدا کامران خبر است علامت سب جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمندان بترکیب اضافی خبر
است علامت خبر و مبتدا مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اور معطوف
ملکر شرط در جار آن اشارہ حالت مشار الیہ دونوں ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مرد فعل این و آن معطوف علیہ اور معطوف مل کر فاعل۔ فعل و فاعل مل کر
بیان ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور مل کر متعلق
ہوئے فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور مل کر متعلق۔ ضمیر مستتر راجع

این وآن کی طرف فاعل اور لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور مل کر متعلق ہوئے بیش کے لفظ بیش اپنے
متعلق سے ملکر صفت ہوئی۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بر نسبت فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ مل کر مفعول بہ یہ سب مل کر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور مل کر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ
سب ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان
مضاف الیہ ملکر مبتدا جامہ موصوف ژندہ صفت ملکر معطوف علیہ وحرف عطف
موئے موصوف سترہ صفت ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است
جملہ اسمیہ پس مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف
حقیقت مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
وحرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونون مل کر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف۔ لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہان سے محذوف ہی آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوے مضاف الیہ مل کر مجرور دونون ملکر متعلق فعل نشیند فعل اور
ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہی اُس کا فاعل از جار خلقے مجرور ملکر متعلق
نشیند کے فعل وفاعل ومتعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ موصول صلہ سے
مل کر معطوف علیہ وحرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا
اور فاعل اس کا ضمیر مستتر ہی جو لفظ مردمان خلق کی طرف راجع ہی پس فعل
وفاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بر خیزد فعل او فاعل ب جار خنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر معطوف معطوف علیہ

مع معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کاف بمعنی بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جسمین لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اوری اس مین تنکیری
یہ مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق۔ فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنے ہرکہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ مل کر مجرور
مل کر متعلق برخیزد فعل کی ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ
ہوا۔ موصول وصلہ مل کر مبتدا مؤخر عارف خبر اور نہ اوست جو جدا جدا ہین
اصل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہی یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان
بترکیب اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ وحرف عطف شکر اور ایسے ہی ایثار
وخدمت وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے مل کر خبر است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہرکہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشار الیہ مل کر مجرور ملکر متعلق موصوف
کے جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ مل کر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر است علامت اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس مین با حرف جار
وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف در جار قبا مجرور مل کر
متعلق موجود محذوف کے جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین معہ بیان مضاف الیہ اور مضاف مع مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونون متعلق سے ملکر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہی

لیکن فارسی مین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہے لہذا حرف استدراک ہرزہ گرد
موصوف ی موصولہ یا توصیفی بے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم۔ موصوف مع سب صفات مل کر موصوف ہوا یا موصول کہ بیانیہ
آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز ہا مفعول بہ ب جار
شب مجرور مل کر متعلق در جار بند مضاف شہوت مضاف الیہ مل کر مجرور
جار مجرور مل کر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے
ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اُس کا فاعل
شبہا مفعول اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ
مل کر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہر چہ موصول
آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور
مل کر متعلق فعل و فاعل اور متعلق مل کر صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مفعول
بہ فعل بخورد کا۔ یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
معطوف ہوا۔ بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر
فاعل ہر چہ موصول در جار زبان مجرور مل کر متعلق فعل زاید کی ضمیر
جو موصول کیطرف پھرتی ہی اُس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول
مع صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر
معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفون سے مل کر صفت ہوئی ہرزہ گرد موصوف
کی یہ موصوف مع صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ اگرچہ
در عباست متعلق زندیق کے اور اس کی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قباست
کے ہی ای حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ مل کر

مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور مل کر متعلق خبر است علامت جملہ
اسمیہ محذوف۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معلول ک علت کا
از جار برون مجرور مل کر متعلق ہوئے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف
ریا مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر علت ہوئی پہلے جملۂ
معلول کی اور دونوں مل کر صلہ۔ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا۔ پردہ موصوف
ہفت رنگ بترکیب تعدادی صفت ملکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ بگذار
فعل با فاعل یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی ک علت در جار خانہ مجرور مل کر متعلق داری فعل با فاعل
کے بوریا مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے مل کر جواب ندا۔ حرف
ندا اور منادی اپنے جواب سے مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف
تازہ صفت مل کر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال
بر جار گنبدے مجرور مل کر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ مجرور
مل کر متعلق ہوئے اسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقون سے
مل کر حال ذوالحال مع حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
با فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہی اسم و خبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
مل کر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اُس کا فاعل
در جار صف مضاف گُل مضاف الیہ مل کر مجرور مل کر متعلق نیز حرف
عطف یہ سب ملکر جملہ ہو کر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی اور
وہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ہوا۔ پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہی فاعل

او مفعول بہ مع را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر
معلول زیرا کہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا مضاف
محذوف ہی یعنے اہل کرم اور دونون ملکر فاعل اور صحبت مفعول اول فراموش
مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست علامت
جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و
حرف عطف بو معطوف۔ معطوف علیہ مع معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف۔ مل کر متعلق خبر مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ کار محذوف ہے مل کر ظرف متعلق خبر جملہ
آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف باغ
مضاف او مضاف الیہ۔ مل کر مضاف الیہ مل کر خبر ایم ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا
پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف بے ہنر معطوف علیہ و
حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید ہنرمند معطوف دونون مل کر خبر م
ربط جملہ اسمیہ ہو کر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف
مل کر خبر مقدم امیدم ترکیب اضافی مبتدا موخر است علامت ملکر جملہ
اسمیہ ہو کر جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندۂ مضاف حضرت مضاف کریم
مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ مل کر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف
قدیم صفت مل کر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن مبین ک بیانیہ ندارم فعل
با فاعل بضاعتے مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف
ندارم فعل با فاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف الیہ مل کر مفعول بہ مل کر جملہ

فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پروردہ کے وہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ داند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ مل کر مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتے تمیز مل کر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
مؤخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان کا
مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ مل کر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف
پیر صفت مل کر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
ای حرف ندا بار خدائے موصوف عالم آرا صفت مل کر منادی بخشائے
فعل با فاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ مل کر
مجرور مل کر متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا
اے حرف ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف کعبہ مضاف
رضا مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ۔ مل کر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر
جواب ندا اور حرف ندا منادی وجواب ندا مل کر جملہ ندائیہ ہوا ای حرف ندا مرد مضاف
خدا مضاف الیہ مل کر منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل و فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور
سب مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بتابد فعل ضمیر
مستتر جس کا مرجع موصول ہی فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ در
مشار الیہ مل کر مجرور مل کر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے مل کر مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ محذوف

مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول آ
نیا بد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا

اشعار بوستان

۱	خبرداری از اُستخوانِ قفس	کہ جانِ تو مرغست نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بہ سعیِ تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمی ست	دمے پیشِ دانا بہ از عالمے ست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	در آندم کہ بگذشت عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کزو عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے	۵
۶	برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل برین کار وانگہ نہیم	کہ یاران برفتند و ما بر رہیم	۷
۸	پس از ما ہمین گل دہد بوستان	نشینند با یک دگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دُنیا مبند	کہ ننشست با کس کہ دل بر نکند	۹
۱۰	چو در خاکدانِ لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روے گرد	۱۰
۱۱	سر از جیبِ غفلت برآور کنون	کہ فردا نماند بہ حسرت نگون	۱۱
۱۲	تو چون خواہی آمد بشیراز در	سر و تن بشوئی ز گردِ سفر	۱۲
۱۳	پس ای خاکسارِ گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہرِ غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سر چشمۂ دیدہ جوے	ور آلایشے داری از خود بشوے	۱۴

ترکیب شعر اول

خبرداری فعل مرکب با فاعل از جار اُستخوان قفس بترکیب اضافی مجرور
ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف

کہ بیانیہ جان تو ترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نامش ترکیب اضافی مبتدا نفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظ است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونوں جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین مل کر مجرور جار و مجرور مل کر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبرداری کے پس فعل و فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبرداری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا۔

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اسکا فاعل از جار نفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف بگسست فعل لازم قید فاعل یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اُس کا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا دمے خبر است ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف دمے مبتدا پیش دانا ترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عاملے مجرور مل کر متعلق خبر مذکور است علامت جملہ اسمیہ مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر علت ہوئی کلام سابق کی۔

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہی اُس کا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا در جار آندم اشارہ و مشار الیہ مل کر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف مل کر صلہ ہوا موصول و صلہ مل کر مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہی۔

نبود فعل ناقص این مبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جسکا مرجع ملائکہ ہین۔ اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف دہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جس کا مرجع وہی ملائکہ ہین شش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دہے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونون مفعولون سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ مع معطوف بیان۔ مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا میسر خبر اور تش ضمیر مجرور مع اپنے جار[1] محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہی مردم کی طرف وہ اس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ

[1] یعنی لفظ براے یا کہ ہو کہ تش بجاے اوراے آمدہ است و ہمچنین در ہمہ جا

معطوف علیہ و حرف عطف درود فعل ہرکس اُس کا فاعل آنچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع ہرکس ہی فاعل ضمیر مفعول جس کا مرجع آنچہ ہی اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف مل کر صفت دونوں مل کر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل نماند کامل کر جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشارہ کار و انگہ مشار الیہ مل کر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کار برفتند فعل یاران فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ما مبتدا بر جار رہ مجرور مل کر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہی ایم علامت جملہ اسمیہ مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی۔

ترکیب شعر ہشتم

دہد فعل بوستان فاعل ہمین گل مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت ما مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشیند فعل دوستان فاعل با جار یک دگر مجرور مل کر متعلق مل کر جملہ فعلیہ معطوف ہوا۔

ترکیب شعر نہم

بند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ مل کر مجرور

لہ ہم حرف عطف ایں اشارہ دل مشار الیہ ۱۲

ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدنیا فاعل باجار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا برنکند فعل ضمیر مستتر اس کا فاعل دل مفعول از جار او مجرور یہ دونون جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوئے فعل برنکند کے۔ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مجرور اور جار و مجرور متعلق ہوئے فعل نشست کے یہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئے معلول کے

ترکیب شعر دہم

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق خفت فعل مرد فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع مرد ہی فاعل قیامت مفعول فیہ گر مفعول بہ از جار روے مجرور مل کر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا

ترکیب شعر یازدہم

برآور فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور مل کر متعلق کنون مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اس کا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور مل کر متعلق یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زائد مل کر شرط بشوی فعل با فعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف مل کر مفعول ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور مل کر متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف اے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عربی قریب مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہی سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر متعلق سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا ہو حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل با فاعل از جار دو عدد سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوے مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف ار حرف شرط داری فعل با فاعل آلا یشے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرطیہ بشوئی فعل با فاعل از جار خود مجرور مل کر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ۔ اتنی ترکیب انشاءاللہ طلبار کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو کو مناسب ہی کہ اثنائے تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اُس کو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو جاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س۔ کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین۔

ج۔ الفاظ مخفف کا نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی یہ ہی۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف		لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنی باجہ کا نام ۱۲	ارغن		افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون۔ فلاطن

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
افغان	فغان	اکنون ربط	کنون - نون
انبوه	انبه	زین راه که	زیراکه
اندوه	اندهه	ستوده	ستهه حاجب
آنگاه زمان	آنگه	شادباش	شاباش عرض
ایستاد کھڑا ہوا	استاد-ستاد	شاه	شه بادشاه
اینک ربط	نک	شاهان شاه	شاهنشاه-شهنشاه
بود تھا	بدبو	شکوه	شکه دبدبه
بیرون	برون	فراموش بھولنا	فرامش-فرمش-فرموش
پنهان پوشیده	نهان	کوه	کهه
چاه	چه کنواں	گاه کبھی	گهه
چون او ہندی سے	چنو	گروه جماعت	گرهه
چون آن	چنان	گوهر موتی	گهر
چون این	چنین	ماه چاند	مه
چهل سال	چل سال	ناامید	نومید
خاموش چپ رہنا	خموش خمش خامش	ناگاه	ناگهه یکایک
خورشید	خور خورشید	ناگاهان یکایک	ناگهان
دامان نفط شلوار	دامن	نهان پوشیده	نهن
دهان	دهن	هرگز	هگز
راه	ره رسته	هشتاد زبتی	هشتا
زمین	زمی	هفتاد	هفتا
		هنوز	هنز-نوز

اور کچھ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین اُن کا نقشہ یہ ہی۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الے آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظ
تعالے	تعم	علیہ السلام	عم یا ع
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقص
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مط
صلے اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ص	مصنف	مص
صحیح	ص	۔	۔

فائدہ۔ اور یہ قاعدہ مدام ہی کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی مین کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی۔ اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین **ج** مخفف جیسے چنان چنین چون ناگہان دامن اصلی جیسے کوہ شکوہ ستوہ انبوہ گروہ ہنوز ہرگز اور اکنون۔ کنون۔ خاموش۔ خموش فراموش فرامش یہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین **س** کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین **ج** قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہی ؎ غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ٭ اور بعد با کے وجود ؎ گہے باچنین گوہر خانہ خیز ٭ یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہی ؎ شب چو عقد نماز بربندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم ٭ یعنی ازین خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ۔ اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر ہوتی ہی جیسے ؎ گر آید

بیاری گری شہریار ۔ یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہی مقدر ہے
کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اُس کو مقدر مانتے
ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند ۔ روز میدان انکہ بگریزد
بخون لشکرے ۔ یہان مصرعۂ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے اور
جب بار موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا
جاوے گا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد دادبخش ۔ اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر
ہوتا ہی جیسے ؎ یاس وامید محبان تو مقصود انگیز **ضمیمۂ فوائد عجیبہ**
فائدہ ۔ الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہین اُنکے معنے کچھ نہین لئے
جاتے ۔ سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکے یک از را فرا فر واست
دردن اندرون اندر دگر ہمیدون ان ین باز خود بس برون ۔
س ہست نیست باد نگہت شکوفہ رستم نوشیروان بغداد کنجشک
دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم حنا یہ لفظ اصل مین کیا تھے
ج ۔ ہست اصل مین ایست ۔ اور نیست ۔ نہ ایست ۔ باد ۔ بود ۔ نگہت نکہت
بکاف تازی شگوفہ شکوفہ بکاف تازی ۔ رستم ۔ رستم بفتح را ۔ نوشیروان
نوشین روان ۔ بغداد ۔ باغداد ۔ کنجشک ۔ گنجشک بکاف فارسی ۔ دیباچہ
دیباچہ غنچہ غنجہ بجیم تازی داور دادور نظارہ نظّارہ بتشدید ظاء
تنور تنّور بتشدید نون ۔ غم وہم ۔ غمّ وہمّ بتشدید میم ۔ زقوم زقّوم بتشدید قاف
حنا حنّا اصل مین ہی **س** گر سنہ سخن کہن پہن مشک گسستن
برہنہ ندہوش ۔ خضر ۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے **ج** گرسنہ بسکون
را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونون طرح صحیح ہی اور ایسے ہی لفظ سخن
بفتح خار و ضم خار اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا رہوز اور بفتحہ دونون

درست ہین مشک بضم میم وکسر میم دونون طرح صحیح ہی گستن بضم کاف وفتح سین برہنہ بفتح راوسکون را دونون طرح مدہوش بواو معروف خضر بفتح اول وکسر ثانی صحیح ہی اگرچہ یہ لفظ بکسرۂ اول وسکون ثانی بھی مستعمل ہی

س ۔بوالہوس اور استغنا ۔ضعفا ۔صحرا وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہی

ج اول بدون واو اور الف کے یعنے بلہوس اور استغنا اور اُس کے امثال بدون ہمزہ لکھے جاتے ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقرار شہر اور صحرار فراخ ۔اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیار مغربی ۔صفائی شہر **س** کیا تابع مہمل فارسی مین مستعمل ہے ۔

ج ہان جیسے شب عجب مال تال **قاعدہ** جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اسپر ب یا ن یا م نہی لاوین تو الف خواہ ی سے بدل جاوے گا جیسے بیفگن یا حذف ہوجاوے گا جیسے بفگن **س** کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے اُسکے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے **ج** اگر ب افعال پر آویگی تو اُس کی دو حرکتین ہون گی ۔کسرہ ۔یا ضمہ ۔اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسمار پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بخدا اور ترکیب عربی مین مکسور جیسے بجنسہ اور حروف پر ب نہین آتی ہی

ب کا تلفظ

س اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے **ج** اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اُس کے موافق حرف علت اُس مین پیدا ہوجاوے یعنے فتحہ سے الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو ۔ اور امالہ اُس کو کہتے ہین کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکاوین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے رکاب کو رکیب کہین ۔

اشباع و امالہ

قاعدہ۔ اگر دو کلمون مین اول کا آخر حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک ہی ہو یا قریب المخرج تو اُن کو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہی جیسے سپیدیو اور زدتر اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپّر۔

فرق ترکیب توصیفی و اضافی

س ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہی ج لفظون مین کچھ فرق نہین ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر مین ی مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہی اور بعض الفاظ مین اب بھی مستعمل ہی جیسے تنے چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہی ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاوین گے تو اُن کے آخر مین کسرہ نہ رہے گا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا ہی نیک مرد اگر وہ مقدم ہوتے اس پچھلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلی کو مقلوب

صفت اقسام

س صفت کتنی طرح کی ہی ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف۔ صفت بحال موصوف وہ ہی جس سے خود موصوف کی بھلائی یا بُرائی معلوم ہو جیسے مرد نیک۔ اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس

کاملات

س ت جو عربی کے مصدرون کے آخر مین ہوتی ہی فارسی مین کس طرح لکھی جاتی ہی ج فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہی اور عربی مین ہاء مختفی کی صورت پر لکھی جاتی ہی لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اُس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بن جاتی ہو تو اُس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوٰۃ کہ اس کی جمع صلوات ہی پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاوے گی اس واسطے اسکو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہو گی۔ اگر اُردو مین وہ مصدر مذکور ہو گا جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین یہ ۃ ہاء مختفی پڑھی جائے گی

اور نقطے اُس پر نہ دئے جائین گے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائے گا تب بھی گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ۔

قاعدہ۔ جب دو کلمون مرکب کو فارسی میں لکھتے ہین تو اگر اُن مین پہلا کلمہ حرف ہوگا تو اُس کو متصل لکھین گے جیسے علیحدہ اور انشاء اللہ۔ ورنہ جدا لکھے جاوین گے جیسے حق سبحانہ۔

قاعدہ۔ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون کے آخر مین ی ہو ان کو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین۔

قاعدہ۔ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہی جب اُن کو مضاف یا موصوف کرین تو اُن کے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پائے من اور فقراء دہر۔

قاعدہ۔ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جنمین عقل نہو اُسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید۔ چہ مے خوری۔

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہی **ج** یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرون کے نہین آسکتی اور متصرف کی گردان ہوسکتی ہے **س** استفہام کی کتنی قسمین ہین **ج** تین قسمین اوّل استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی۔ دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نشانی از ہر یک جوے سیم یعنی بستان۔ سوم انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ٭ یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم شود ٭

قاعدہ - کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ بول دیتے ہین - جیسے بادشاہ سے پسرے داشت یعنے مے داشت -

قاعدہ - نون اور بائے موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو اُن دونون کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہی جیسے سنبل اور دنبل کو سمبل اور دمبل کہنا جائز ہی -

قاعدہ - فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایک دوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسی طرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونون طور سے آتا ہی جیسے مردم دشمن - اسی طرح افعال مین لازم اور متعدی دونون ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا -

س کس صورت مین صیغۂ مفرد بجائے جمع بولنا درست ہی **ج** غیر ذی روح مین جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہی جیسے صد سال ازمن بمحشر فت دازجایم نبرد **س** لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہین اُن مین کیا فرق ہی **ج** فرق یہ ہی کہ لفظ بے اسم پر آتا ہی اور نا صفت پر جیسے بیوقوف اونامرد یا اس طرح کہو کہ ناجس اسم پر آتا ہی وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہی - اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین -

قاعدہ - فارسی مین اُن لفظون کو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہی اور کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسے خاص و عام و غم و ہم -

قاعدہ - فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہی مگر فرّخ اور خرّم مین شاذ ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدّد کر لیتے ہین جیسے **ع** نبرّد قزّم را تیغ تیز - اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین -

قاعدہ - توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اُس کی جگہ توان بدون دال کے

بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ٭ اور متقدمین نے تان بحذف واو بھی استعمال کیا ہی

قاعدہ- تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون کا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن ٭ اور ع توان بخلق فرو بُردن استخوان درشت ٭

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اُردو حصۂ چہارم مؤلفۂ اُستاذی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون

اب چونکہ مصدر اور اسمائے مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اِس جگہ اُس قدر بیان مصدرون اور اسمار مشتقہ کا کیا جاتا ہی جو فارسی والون کو مفید ہو اور اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھ مین آنے کے لائق جانا اُس طرح پر لکھا- پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین- اوّل ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی- اور ثلاثی کی دو قسمین ہین ایک مجرد یعنے خالص جس کی ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اس کے ماضی مین ع د ل حرف اصلی ہین- واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل- اول اور دوم اور سوم کی جگہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہی کہ جب اُن کے حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اُسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد- اور دوسرے مزید یعنی زیادہ کی ہوئی جس کے ماضی مین تین حرف

سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اس کے ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے - اسیطرح رباعی کی دو قسم ہے - مجرّد اور مزید - مجرّد کے ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اُس کے ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کے ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اُس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین - پس ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵ وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہ حصر کلی نہین - اور مین اس جگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون -

وزن مصادر عربی

جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو تین کی زیادتی بھی ہوجاتی ہی مگر چونکہ اُن کی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لئے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور اُن مین تین حرف اصلی ہوتے ہین باقی زائد حروف اصلی کو مادّہ و مجرّد کہتے ہین - اور پہلے گذر چکا ہی کہ حروف اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر کہ اُن مین زیادتی نہین اُن کے چھ وزن ہین تین تو فعل بسکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی ہوتی ہی پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑھا دین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاوے گا جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے جیسے حرکت - اور ایک بفتحہ فا و کسر عین جیسے سرقہ یہ ت جو مصدر کے

آخر مین زوائد ہوتی ہی عربی مین یہ شکل (ہ) کے لکھی جاتی ہی یا اُنھین وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین وحرکات ف کے ہوگا جیسے دعوے اور ذکری اور بشرے یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا - اس صورت مین عین مفتوح رہے گا - اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پچھلے مصدر دعا مین بعد الف کے واؤ ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا - اور یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدل جاتی ہین اور فارسی والے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکھتے - مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعاہا بر اجابت منتِ بسیار باد - بدون ہمزہ کے - اور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول - اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہی جیسے قبول - اور کبھی ف ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہین یعنے مَفْعَل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف زیادہ ہوتے ہین یا تو الف ونون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین وضمہ وکسرہ فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا وعین جیسے خفقان اور یا الف بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے سعادت اور حکایت اور بغایت اور یا واو معروف بعد عین کے اور ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو مفعلت بسکون فا وفتحہ عین ہوتا ہے جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر ثلاثی کے مصدرون کو اِس وزن مین لا سکتے ہین جیسے

حمد کو محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ - اور کبھی تین حرف زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین - اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتح فا اور کبھی الف کی جگہ واو ہوتی ہی جیسے طفولیت -

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انھین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرد کے اسماء مشتقہ کو سننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم **فاعل** وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہی یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اُس کے حروف اصلی کو لے کر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاویگا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بنا دین تو اول اُس کے اصلی حرف ق د ر ہوئے ان پر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا - یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسیطرح اوزان کو قیاس کرنا چاہیئے - اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے -

اوّل یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاوے گا اور ہمزہ بولا جائیگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم - **دوم** یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل مین ایک بولا جائے گا جیسے خصوص سے خاص **تیسرے** یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کے اسم فاعل مین ی پڑھا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی اور قراءت سے قاری اور اگر صیغہ واحد مؤنث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ فارسی مین ہا مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہی تو قادرہ واحدہ مؤنث ہوگا اور **اسم مفعول** ان مصدرون کا اسطرح بنتا ہے کہ حرف اصلی سے کر میم مفتوح اول مین اور واو معروف

اسماء مشتقہ
اسم فاعل
اسم مفعول

بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہو جاوے گا جیسے رحمت سے اسم مفعول بنا دین تو اُس کا مادہ جو رحم ہے اُسپر ترکیب مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا۔ یہان دو قاعدون کا یاد رکھنا چاہیئے **اوّل** یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اس کا اسم مفعول بحذف عین بروزن مفول آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسیطرح اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آوے گا جیسے بیع سے مبیع **دوسرے** یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بروزن مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسی طرح اگر لام کلمہ مین ی ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی۔ اور اگر اُس کے آخر مین ہ ملائی جاوے تو واو اور ی مشدد پڑھی جاوین گی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغۂ مؤنث اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے۔

اسم آلہ

اسم آلہ اس طرح بنتا ہی کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کر دیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے جیسے منطقہ نطاق سے۔ اور کبھی بعد مین عین کے الف زیادہ کرتے ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض۔ اور فتح سے مفتاح۔

اسم ظرف

اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہوگا تو اسم ظرف مین

الف پڑھا جاوے گا جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی۔

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین اسم فاعل اور مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل عربی کا اسطرح بناتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح ملگاتے ہین۔ اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مؤنث بنانا چاہین تو ف اور عین کو ضمہ سے ملاوین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنیٰ اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلیٰ اور شکایت سے اشکیٰ اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنی والے الفاظ سے نہین بنتا ہی یعنی اُن سے اگر وزن مذکور بنتا ہی تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سُرخ اور اعرج بمعنے لنگ ہی زیادہ سُرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین۔

صفت مشبہ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہی مگر اُس کے بنانے کا کوئی طریقہ کلیہ نہین سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اُن مین معنی وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہ کہلاتے ہین۔ مگر یہان چند اوزان اُس کے لکھ دئے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اُس کے یہ ہین **فَعل** بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور **فِعل** بکسرہ فا وفتحہ عین جیسے حسن اور خشن اور **افعل** مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ۔ اور **فیعل** بفتحہ فا وکسر عین جیسے میت

اسم تفضیل — اسم حالیہ — صفت مشبہ

اور سیّد۔ اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے۔ اور **فعّال** بفتحہ وضمہ فا جیسے جبّان اور شجّاع اور **فعیل** جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہی ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حسن سے اور **فعول** بفتحہ فا جیسے صبور اور **فعلان** بفتحہ فا وضمہ فا وسکون عین جیسے عطشان اور عریان اور **فعّال** بفتحہ فا وتشدید عین یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذّاب یعنی بہت دروغگو حد سے زیادہ۔ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علّامہ حد سے زیادہ جاننے والا۔ اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے ہین صرّاف بزّاز بقّال نجّار وغیرہ۔

مصادر ثلاثی مزید

اب ثلاثی مزید کے مصدرون کو سُننا چاہیئے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین **اوّل** افعال بکسر الف وسکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اُس کے حروف اصلی کے اول الف مکسور لگانا چاہیئے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہو جائے گا مثلاً کرامت سے اگر افعال بنا دین تو اُس کے حروف اصلی جو کرم ہین۔ اُن پر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا۔ لیکن یہان تین قاعدون کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اُس مصدر مین ی ہو جاوے گا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا۔ دوم اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اُس مصدر مین حذف ہو جاویگا اور اُس کے عوض آخر مین ت زیادہ کی جاوے گی جیسے عون سے اعانت بجاے اعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدل جاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی

اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اس کو لکھتے ہین جیسے عفو سے اعفا **فائدہ**۔ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اُس کو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر۔ استفعال بکسر الف وتا وسکون سین وفا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام۔ اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہین گے اوّل کی مثال وزن سے استیزان۔ دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت۔ سوم کی مثال عفو سے استعفا۔ اس مصدر کے معنے مین اکثر سوال کے معنے پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا۔ اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ **تنبیہ** اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑھنا چاہیئے۔ ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر۔ انفعال ہی بکسر الف وفا وسکون نون۔ اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہی جیسے طفی سے انطفا اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے۔

چوتھا مصدر۔ افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار۔ اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے

ہین اور سوا اس کے تین قاعدون کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ ف کلمہ کی جگہ مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہوکر ت زائد مین ادغام کرکے پڑھی جاوے گی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان۔ دوسرے یہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرین گے۔ جیسے دعوے سے ادّعا۔ اور تیسرے یہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہے گا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا۔ **فائدہ**۔ یہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار۔ قدرت حاصل کرنا۔ اور اصطبار صبر حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر۔ تفعل ہی بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اسمین ت اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجائے لام کلمہ کے مجرد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا اور واو بھی ی سے بدل جاوے گی جیسے شکوہ سے تشکی اور جلوہ سے تجلی۔ اور کبھی فارسی والے اسی ی کو الف پڑھتے ہین جیسے تمنی کو تمنا کہتے ہین۔ اور یہ مصدر بتکلف[1] کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا۔ اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہی جیسے تجرع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے۔ اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا

[1] کسی چیز سے خوف ہو اور مجرد ہی جیسے کرشمان سے ظاہر ہے۔

فرق ہی کہ وہان بعدف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہی وہی یہان خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہی جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہی جیسے تجاہل بتکلف جاہل بن جانا۔

ساتوان مصدر۔ مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف زائد اسمین میم اور الف اور ت ہین۔ اس مصدر سے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہی اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہاء مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ۔ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اُردو مین مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی مفاعل بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاوے گا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہی جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھوان مصدر۔ تفعیل ہے بفتح تا و سکون فا و کسر عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور

کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ - اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے - اور یہ وزن خاص اُس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واؤ یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ - اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ - اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہی جیسے کرامت بزرگ ہونا - اور تکریم بزرگ کرنا -

اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اُس کا فعلَلَہ بفتحہ فا وسکون عین وفتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتح جیم - اس مین آخر کو زیادہ ہوتی ہی اور چار حرف اصلی ہوتے ہین - اور اکثر اس کے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہی - اور لام بھی دوبار - اور زلزلہ اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے - اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنی تفعلل بفتحہ تا زائدہ وفا وسکون عین وضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب ان مصدرون کے اسمار مشتقات کو سُننا چاہیئے کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق ان سے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اسم مفعول کا یکسان ہی - پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا اُن کا اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اول لگانا چاہیئے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے - اور اس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اُس کو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو

رباعی مجرد

رباعی مزید

گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول مین لگایا تو مُفتَعِل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال مین دونون الف گراکر میم مضموم اول مین لگایا۔ اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اس کو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا جیسے انتظام سے منتظم اور ارتہان سے مرتہن اسی طرح انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا۔ اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستقبل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم۔ اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جائے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجائین گے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضے اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہین آتا اب یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہے **اوّل** یہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یا معروف سے بدل جائیگا جیسے اقامت جو افعال ہی قیام سے اس کا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدل جائیگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار۔ اور اسم مفعول مین ان چارون مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاوے گا۔ مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرح کا ہوگا **دوم** یہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوگا تو وہ اس اسم فاعل مین چارون مصدرون کے یائے معروف پڑھا جاوے اور اسم مفعول مین الف جیسے مقتضے اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولون کو ی سے اور الف سے دونون طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف

سے لکھتے ہین۔ تیسرے یہ کہ اگر مجرد مین عین ولام ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہو جاویگا اور افعال واستفعال مین فتحہ وکسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاوے گا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سننا چاہیئے کہ سوائے مصدر تفعیل کے اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہی کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بن جاوے گا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آوے گا۔ کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہی اس کی کچھ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب اور فعللۃ سے مفعل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو اوری کو گرا کر میم مضموم اول مین لگاؤ اور ف کو فتحہ دے کر عین کو تشدید کر کے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہو جاتا ہی اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہی وہ یہان بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منقی اور منقا وغیرہ۔

بیان جمع اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے **اول** جمع سالم یعنی جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات مین کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

جمع الفاظ

واؤ معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہی مگر اکثر ذی عقل کے واسطے آتی ہی اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسیطرح ہوتی ہی جیسے ناظمون اور ناظمین - اور مؤنث کے واسطے جمع سالم الف ت لگانے سے بنتی ہی - اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہی جیسے کائنات اور موجودات اور مکانات - اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا ہ محققی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی جمع معاملات - اور جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہے جیسے کاغذ سے کاغذات - اور جس اسم فارسی کے آخر مین ہاء محققی ہوتی ہے وہ جیم سے بدل جاتی ہی جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانہ جات -

دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قائم نہ رہین جیسے شریف سے شرفا اور اُس کے بہت وزن ہین اس جگہ جو زیادہ مروج ہین اُن کا بیان کیا جاتا ہے **اوّل** وزن افعل بفتحہ الف زائد و سکون فا و ضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے افلس اور حرف سے احرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین عین کلمہ حرف علت ہی **دوسرا** وزن افعال بفتحہ الف و سکون فا و زیادتی الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے اعمال اور شریف سے اشراف اور سرّ سے اسرار یہ وزن ایسے اسمار مین جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت[1] آتا ہے - مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب سے انیاب **تیسرا** وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی

[1] جیسے طور سے اطوار اور مرض سے امراض وغیرہ ۱۲

آتا ہے اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال **چوتھا** وزن فعول بضم فا وزیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لیئے انھین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے۔ **پانچوان** وزن افعلہ بفتح الف زائد وکسر عین وفتح لام وزیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ۔ **چھٹا** وزن فعلہ بکسر فا وسکون عین وزیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ **ساتوان** وزن فعلان بکسر فا وسکون عین وزیادتی الف ونون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان۔ اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یاے معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تلج سے تیجان۔ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رُکبان **آٹھوان** وزن فعلا بضم فا وفتح عین وزیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علما اور خلیفہ سے خلفا **نوان** وزن فعلہ بفتح فا وعین ولام وزیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ۔ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع آتا ہو جس کے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین یاء مفتوح الف سے بدل جاوے گی اور آخر کی ہ ت پڑھی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ **دسوان** وزن افعلا بفتح الف زائد وسکون فا وکسر عین وزیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہو جو

فعیل کے وزن پر ہو اور اس کے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دے کر عین و لام کو ملا کر پڑھینگے جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا **گیارھوان** وزن فعل بضم فا وعین یہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طرق **بارھوان** وزن فعل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرھوان** وزن فعل بضم فا و فتح عین جیسے نقطہ سے نقط یہ دونون وزن بھی بجاے قاعدۂ کلیہ کے ہین کہ جو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اُسکی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے محنت سے محن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور امت سے امم - اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی مین اکثر نہین آتے - **چودھوان** وزن خاص چار حرف کے اسمار کے لیئے یا پانچ کے لیئے ہی یہ وزن جمع کا ایک قاعدۂ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدۂ عام ہو **قاعدہ** یہ ہی کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اُس کے اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اُن کے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دے کر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہو جائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بنا دین تو میم اور کاف کو فتحہ دے کر الف بڑھایا اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسیطرح مصدر سے مصادر اور اکبر سے اکابر - اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح بنے گی اور پانچوان حرف گر جاوے گا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے

مکارم۔ اور اس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے **اول** یہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہو جاوے گا جیسے اعلے سے اعالی اور ادنے سے ادانی **دوسرے** یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی نمائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہار مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اُستاذ سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ۔ **تیسرے** یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واؤ ہو جاوے گا جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ اس قاعدۂ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہی خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ مین وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اُس مین مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعلیہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہی خواہ اُسکی ہ مختفی ہو یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ کی جرائم۔ اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل۔ اور یہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہو گیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ۔ **فائدہ**۔ کبھی صیغۂ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے **تنبیہ**۔ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہو تو مراد یہ ہوتی ہی کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ۔ پس جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیئے۔

بیان تثنیہ

فارسی مین سوائے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ

دو کے واسطے مستعمل ہی اور مفرد مین الف ونون یا یاے ماقبل مفتوح اور ن لگانے سے بنتا ہی جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے می کے ساتھ بہت بولتے ہین - اور کبھی دو قسم کے لفظون کو ایک قسم فرض کرکے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیباً کر لیتے ہین اور دونون مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر کے لیئے اور قمرین ماہ و خور کے لیئے اور شرقین مشرق و مغرب کے لیئے اور جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا ی ہو تو تثنیہ مین واو یا ی ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہی -

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فعیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یا ساکن ہوتی ہی جیسے حسن کی تصغیر حسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل انھین حرکات گذشتہ اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہین اگر چار سے زائد ہون جیسے مکتب سے مُکَیتِب اور مصدر سے مصیدر اور عندلیب سے عُنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واو سے بدل جاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اُس کی جگہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفیتیح -

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کی جائین گی

امثال الف	آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد -
آب آمد تیمم برخاست -	آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود -	آب شیرین و مشک گندہ -

آب ندیدن موزہ کشیدن
آب و آتش را چہ آشنائی
آتش چو در پنبہ افتد تر و خشک نداند
آتش دوست و دشمن نداند
آتش زن در خانہ کہ دودش کسے نہ بیند
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن
وبچہ اش نگاہ داشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری وداع عمر ست۔
آخر سائیسی کاہ فروشی است۔
ع آخر طریق دولت چالاکی ست و چستی
آخر گذر پوست بہ دبّاغان ست
آدم بآدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد۔
آدم خوش سودا شریک مردم است
آدم را گندم بہشت نہ سازد۔
آدمیان گم شدند ملک خدا خرگرفت۔
ع آدمی را آدمیت لازم است۔
ع آدمی را بچشم حال نگر۔
آرزو عیب نیست۔
آزاد مرد خداست۔ آزادگان تہیدست اند
آزردن دلِ دوستان جہل ست

ع آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را۔
آزمودہ را چہ آزمائی۔
آزمودہ را نباید آزمود۔
آزمودہ کار بازی نخورد۔
ع آسان گردد برآنچہ ہمت بستی۔
ع آسودہ کسے کہ خر ندارد۔
آش مردان دیرمے پزد۔
ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانہ۔
آشنا نساخت بیگانہ کے سازد۔
آشنائی روشنائی۔
آشنائی ملّا تا سبق۔
آفتاب را بگل نتوان ندود۔
آفتاب ہمسایہ بہمسایہ میرسد۔
ع آفرین باد بریں ہمتِ مردانۂ تو۔
ع آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد۔
آمدن بارادت رفتن باجازت۔
ع آنانکہ غنی ترند محتاج ترانند۔
ع آن بلا نبود کہ از بالا رود۔
آن دکان برچیدہ شد۔ آن در فقر اگاہ غورد
آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند۔

ع آنکه شیران را کند روبه مزاج
احتیاج ست احتیاج ست احتیاج
ع آوازِ دہل شنیدن از دور خوش است
ع آواز سگان کم نکند رزق گدارا
ع آواز گدا رونق بازار کریم است
آوازۂ مرگ زود میرسد
آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد
آہن کہنہ را بجلوا دہ
آئینہ داری در مجلس کوران
ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند
ع ابر میخواہند مستان خانہ گو ویران شود
ابروے ہلال بوسۂ آسمان سبز نشود
ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد۔
ابلیس رفت و جناشت بگذاشت
اجل سگ کہ آید بمسجد خواب کند۔
اجل سگ کہ میرسد نان چوپان میخورد
اختلاط زیادہ بر آشنائی۔
ادب آب حیات آشنائی است
ارزان بعلت گران بحکمت
از آتش او گرم نشدم و از دود او سوختم
ع از ابر سیہ باشد افزونی باران ہا

از اسپ فرود آوردہ بر خر نشاند
از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید
از بیضۂ خاکی چوزہ نزاید
از بیم باران زیر ناودان میگریزد
از پاے لنگ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر
از پسر ناخلف دختر بہتر
از تو حرکت از ما برکت
از تو نازے از من نیازے
از چشمۂ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت
ع از خدا شرم دار و شرم مدار
از خُردان خطا و از بزرگان عطا۔
از خرس موے بس است۔
از درویشان برگ سبزے
ع از دل برود ہر آنچہ از دیدہ برفت۔
از دور دست بر آتش میگذارد
ع از دوست یک اشارت و از ما بسر دویدن
از ریش کندہ بر بروت بست۔
از سوزن گر آہن نمیتوان خرید۔
ع از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد
از فریاد خر کسے نرنجد۔
ع از قلفل و زنجبیل سردی مطلب

از قاضی دو کس راضی نشوند
از کفچۂ ماسلو انتوان خورد
ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ دروست
از گرہ چہ میرود۔
از گریۂ ما تم گل سوری نروید
ع از گوشۂ بامے کہ پریدیم پریدیم
از ماست کہ بر ماست
از مردی و نامردی فاصلہ یک قدم است
ع از مکافاتِ عمل غافل مشو۔
از ہر جا کہ سنگ آید بالائے سنگ آید
از یک دست صدا بر نیاید
اسپ چوبین راہ نمیرود
اسپ دارو غہ جوئے خورد۔
ع اسپ بزن و شمشیر دار کہ دید
استاد در سبق طعام در طبق
استخوان سوختہ را سگ نبوید
اشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند
اشتہاے مردان زیر دندان۔
اصفہان نصف جہان
ع اصل بد از خطا خطا نکند
اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود

اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزے
خورم کہ عقل مرا بخورد
اقرونی نور ماہ برائے سپرے شدن ست
اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن
اگر خرمنے بود قاضی نمیشد
اگر در دل خونتابہ باشد از دیدہ تراود
ع اگر ساقی تو باشی میتوان خورد۔
اگر قارورہ پاک ست از طبیب چہ باک
اگر مور چہ بسر سلیمان رود عیش نگیرد
اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد
اگر ہوس ست ہمین قدر بس ست۔
اگر ہیمۂ آتش شوی خود را بسوزی
اگر یار اہل ست کار سہل است۔
اللہ بس باقی ہوس۔ اللہم یک یک
امروز داری بخور غم فردا مخور۔
امروز را فردا در پے است
ع امشب ہمہ شب چہ پہ زدی حلوا کو
انتظار بد تر از مرگ است۔
ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم۔
انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند
انچہ در دل ست بر زبان مے آید۔

انچہ در بغداد است گر دسر خلیفہ
انچہ در دیگ ست بچچہ مے آید
ع انچہ نصیب ست بہم میرسد
اندکے جمال بہ از بسیاری مال
انگشت کاسب کلید روزی است دست
بے ہنر کفچۂ گدائی
ع انگور ز انگور رہمی گیرد رنگ
او داند و کار او داند
اوّل بآخر نسبتے دارد
اوّل بچش بعد ازاں گو بے نمک ست
اوّل بسم اللہ غلط
اول بہا مشک بہا۔ اول پیالہ دُرد
اول خویش بعدہٗ درویش۔
ع اوّل شب میکشد مفلس چراغِ خویش را
اول طعام بعدہٗ کلام
ایاز قدر خود بشناس۔
ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست۔
ع ای روشنیِ طبع تو بر من بلا شدی
ع ای زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش
ایلچی را چہ زوال۔
ع این خانہ تمام آفتاب ست

ع این را لبکے گو کہ ترا نشناسد
ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند
این گل دیگر شگفت۔
ع ایہم اندر عاشقی بالائے عنہائے دگر
ع ای وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

امثال باء موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی
با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب
ع با تنگ ظرفاں نشستن عمر ضائع کردن ست
ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد
ع با دردکشان ہر کہ درافتاد برافتاد
با دنجان ارزاں ست لیکن خرجکی دارد۔
با دنجان بد را آفت نمیرسد
ع با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا۔
بازار مصطفےٰ خریدار خدا۔
بازو پریدن بہ از دست بریدن
ع با سیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ
باعنبا نرا وقت میوہ گوش کریبا شد۔
باغ و بوستان لائق دوستان۔
باقی داستان شبِ فردا۔
ع با کافر و مسلمان بنشین مصلح کن۔

ع از دوستان علامت معاند دوست است و دوست بہ از دوستان عرف کردن نفرت ۱۲

ع بالاتر از سیاہی رنگِ دگر نباشد
با مغلوب مردے بہ نشد بتر شد
باندازۂ گلیم پا دراز کن۔
باہر کہ راست آید از چپ و راست آید
ج باہمین مردمان بباید ساخت
ع باہیچ دلاور سپر تیرِ قضا نیست
ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
بہانۂ بچہ مادر مے خورد۔
بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔
ے بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضائے زشت قصابان
بت بامی نقش دیوار
بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔
بچہ در شکم و نامش مظفر۔
بخت کہ بر گردد اسپ تازی خر گردد۔
بخشندۂ آب ست کہ ہر چہ بیاید تر کند
بد روز ہم روزی مے خورد
بد عائے گرگان باران نمے بارد
ع بد گہر با کسے وفا نکند

ے بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الے من اسا
بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند
ع براتِ عاشقان بر شاخ آہو
برائے ما سر خرے بہ مرسید
برائے کورے ابلیس سایہ گردد رسول نگردد
ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس
ع بر سرِ فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد
ع بر عکس نہند نام زنگی کافور
برق زدہ را از کافور چہ سود۔
ع برگ سبز ست تحفۂ درویش
بزر اغم جان قصاب را غم پیشہ
ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند
ے بزرگش نخوانند اہلِ خرد
کہ نامِ بزرگان بزشتی برد
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن
بزرگی بعقل ست نہ بہ سال۔
بزرگی طفل از ادب است۔
بزک میر کہ بہار مے آید۔
ع بزکہ گرگین شد از گلہ بدر باید کرد

بزمردہ وشاخ زرین۔ بزیا بہاے بز
بعد از رنج راحت است۔
ع بقدرِ مال باشد سرگرانی
بکاہل کارے مفرمائید پیرانہ بشنو
بگفتن آتش دہن نسوزد
بلاے طویلہ بر سرِ میمون
ے بلبلا مژدۂ بہار بیار
خبرِ بد بہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت۔
بلیناس حکیم در قیصریہ حمامے ساختہ بود
با فروختن چراغ گرم مے شد۔
بلے میوہ زمیوہ رنگ گیرد
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود۔
ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست
بندگی بیچارگی۔ بندۂ درگاہ تا در ہمراہ
ع بنگر کہ چہ میگوید و منگر کہ کہ میگوید
ے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ
بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن۔
بوزنہ را با درود گرے چہ کار۔
بوزنہ بنقل آدم انسان نمیشود
بوسہ بہ پیغام راست نیاید۔
بوے مشک پنہان نے ماند۔
بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست
ے بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد
ع بہر یک گل منتِ صد خار میبایدکشید
ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
ع بے زری کردبمن ہر چہ بقارون زر کرد
بے زر بے پر
بیکدست دو ہندوانہ نگنجد۔
بے گنہ از درۂ عمر نترسد۔
بے نان توان زیست بے آب نتوان زیست
بے مے مست ست

امثال بارفارسی

ع پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود۔
ع پائے پیش آمد ست دپس دیوار
پائے چراغ تاریک ست۔
ے پائے در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان
پختہ پنیر و نان خمیر۔
ع پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل
پُرچشمی غربال از پُردلی آسیا۔
ع پرستار زادہ نیاید بکار
ے پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی
پس خوردۂ سگ سگ را شاید
ع پسر کہ بد گہر افتد پدر چہ کار کند
پس ماندۂ گاؤ را بخر باید داد۔
ے پسرِ نوح با بدان بنشست
خاندانِ نبوتش گم شد
پشت بام راندن و دزدی
ع پشہ چو پر شد بزند پیل را پنجۂ انگشت برابر نیست
پہلوان زندہ خوش است۔
پیچش مار از کجروی خود ست۔
پیران نمے پرند مریدان مے پرانند۔
پیر شو و بیاموز
پیرِ من خس ست اعتقاد من بس ست
ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد۔
ع پیر پایہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
پیری و صد عیب چنین گفتہ اند
پیری و ہزار عیب

پیش از عید بصلا میرود
پیش از مرگ واویلا۔
پیش دروغگو ہر کس لاجواب است
پیش زبان کوتلے نیست
پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو
پیغمبر اول دعا برائے خود کند۔
ع پیل در گِل ماندہ را سہ پیل باید تا کشد

امثال تا و فوقانی

تا از سر چیزے نخیزی بر سر چیزے نرسی
ع تا نہ بینم کہ از غیب چہ آید برون
ے تا بہ دکان خانہ در گروی
ہرگز ای خام آدمی نشوی
تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود
ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم
تاج محمد قرۃ العین مومنان ست
ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون
ے تا خود نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست
سودے نکند یاری ہر یار کہ ہست
ع تا در میانہ خواستہ کردگار چیست
ع تا ریسمان و پود مرگ یک ست
تارک خواب فرشتہ است

ع تا ریشه در آب ست امید ثمرے ہست
تا ریکی شب سرمہ چشم کور موش است
تاریکی واشارۂ ابرو
ع تا سالِ دگرمے کہ خورد زندہ کہ ماند
ع تا مشب نردی روز بجائے نرسی
ع تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد۔
تا مار راست نشود بسوراخ نرود
ع تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ع تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا
ع تا نفس باقیست آہ زندگی ہموار نیست
ع تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد
تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد
تخم تاثیر صحبت اثر۔
تختہ تخت یا تختۂ تابوت
ترا بآب مے برم و تشنہ مے آرم
ترازو خسیس است ہر سو کہ زیادتی یافت
سر فرود آورد
ترازو ہمہ دو سر قلب
ترازوے زہرہ از گرانی ستارگان نشکند
ع تربیت نا اہل را چون گردگان برگنبد ست

ترسان دل را چہ پری و چہ عفریت
ترکی تمام شد
تشنہ در خواب ہم آب مے بیند
ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
تعریف زیادہ بد تر از دشنام۔
تعظیم صاحب خانہ کردن پنبہ از ریش
حلاج برداشتن۔
تعظیم کاریگران معاف
تقویم پارینہ بکار نیاید
ع تکبر عزازیل را خوار کرد۔
ع تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف
ع تندرستان را نباشد درویش
تنور تا گرم ست نان توان پخت
تنہا پیش قاضی روی راضی آئی
تواضع دو سر دارد۔
ع تواضع زگردن فرازان نکوست
تونگری بدل ست نہ بمال۔
توبہ برائے شکستن است
ع توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند
ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک
تو دانی و کارت۔

توکہ اینقدر از خواب محظوظی چرانمی میری	ع جاے خربستن تو اینجا نیست۔
ع تو مرا دل دہ و دلیری بین	جاے کہ حسینؑ تشنہ میرد اگر بریزید باران لعنت
تہیدست روسیاہ۔ تیر آخر بجگر کافر۔	بارد جاے آن باشد۔
تیر چرخ را کمان چرخ باید	جائے کہ شاہین چنگ زند پاے کبک
ع تیر چون ترشود کمان گردد (بحر فوس ۱۲)	در رقص نہ خیزد۔
تیشہ را با تراش کار است خواہ عود پیش	جاے کہ کمان رستم باشد باران تیر
آید خواہ سپیدار	بہمن ہم تواند بود۔
تیشہ گر مقبل ست در سن تاب مدبر	جگر جگر ست و دگر دگر
ع تیغ کج را نیام کج باشد	جنس از جنس آسیب نہ بیند
امثال ثا مثلثہ	ع جواب جاہلان باشد خموشی
ثابت شدن بدست قاضی	جو بشکن و طالع بین
ع ثابت قدم بگفت کسے بد نمیشود	جو فروختن و گندم نمودن۔
ثواب راہ بخانہ صاحب خود میبرد	جوہر آنست کہ نسوزد و روشن شود
ثواب روزہ بے عذاب آن روزی نشود	جوہری کہ آب مروارید در چشمش فرود آمدہ باشد
امثال جیم	مروارید را کی بیند۔
جامہ باندازۂ تن باید دوخت	ع جوے طالع زخردار ہنر بہ۔
جان گرد جامہ گرد۔ جنگ دو سر دارد	جو بندہ یا بندہ
جاہل ملبس شتر لیست زیر جبہ	ع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ
جاے استاد خالی ست	ع جہد نما تا کہ بجائے رسی
جاے امید خالی ست	**امثال جیم فارسی**
ع جاے بنشین کہ برخیزی	ع چارۂ نیست درین واقعہ الا تسلیم

چاش خورد بتر از میراث خوار است
چاہ بیژن از زندان ضحاک کم نیست
چاہ کن را چاہ در پیش
چشم از روے دوستان روشن شود نہ
از باغ و بوستان۔
چشم دوستان روشن
چشم را گل بتر از خار است
چشم فلک درمیان سر است
چشم کرم در عیب مکفوف است
چشم ما روشن دل ما شاد
ع چشم مور و پاے ما و خیر مسک را کہ دید
چراغ پاے خود روشن ندارد
ع چراغ را تتوان دید جز بنور چراغ
چراغ روشن مراد حاصل
ع چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا
ع چراغ مفلسان نورے ندارد
ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد
چراغ وقت مردن خانہ روشن میکند
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
چرمی از سنگ برنمے آید
چقدر کاشتم زردک برآمد

ع چہ کند بینوا ہمین دارد
ع چہ کنم چشم آسمان کور است
ع چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند
چندین ہزار شکل برائے اکل
ع چو احمق در جہان باقیست مفلس در نمیماند
ے چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
ے چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست
ع چو برگردد فلک کجکول سازد تاج شاہی را
چوب ہر چند سنگین بست بآب فرو نرود
ے چو پیروز شد و زد تیرہ روان
چہ غم دارد از گریۂ کاروان
ع چو تیر از کمان رفت نا ید بشست
ع چو شد زہر عادت مضرت نہ بخشد۔
ع چو فردا رسد کار فردا کنم۔
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
چوگان تواضع کرد گوی برد۔ گوی سخت
سری کرد سرزنشہا خورد
ع چو مہ بہ ہالہ نشیند دلیل باران است
ع چو میدان فراخ ست گوئے بزن

ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

ع چو نام سگ بری چوبے بدست آر۔

چون از گلو فرو رفت چہ حلوا چہ زہر

چون برجیس سا روز بدآید در کشت عطارد خوشہ چیند

ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔

چون سنگ را معرفت باشد ز ریش او سر فرود آرد

ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود

چون کار از دست رفت پشیمانی چہ سود

ع چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست

چہار پارا چہار روز آزمایند و دو پارا دو روز

ع چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

ع چہ خوش بودے کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

چہ خوش چرا نباشد۔

ے چہ خوش گفت ست سعدی در ربیعا

اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَنَاوِلْہَا

ع چہ مردے بود کز زنے کم بود

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ع چیزے بدہ درویش را چیزے مگو درویش را

چینی شکستہ صدا نمیکند۔

چیزیکہ نیابی مجو چین ابرو نمیتوان دید

امثال ہاء مہملہ

ع حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

حاجی حاجی را در مکہ مے بینند۔

حاضر را القمہ۔ غائب را تکبیر

حاکم تمام گوش باید۔

حبذا خانۂ خود اگر تمام گلخن است

ع حُبُّ الوطن از ملک سلیمان خوشتر

حرام خوردن و شلغم

ع حرف بد بر زبان باشد

ع حرف حق بر زبان شود جاری۔

حرف میماند وقت نمیماند

حریف حریف را مے شناسد۔

ع حریف باختہ باخود ہمیشہ در جنگ ست

حساب دوستان در دل۔

حق بہ حق دار رسید۔

حکایت از مثل بمثل شود

ع حکم حاکم قبول باید کرد۔

حکم حاکم مرگ مفاجات

حکیمے را پرسیدند دوست چیست

گفت اسمے است بلا مسمےٰ۔

حلوا خوردن را روے باید۔

ع حلوا گفتن دہن نسازد شیرین

حیف دانا مردن وافسوس ناداں زیستن
حیف کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران
جائے ایشان گیرند
حیلہ رزق بہانہ موت

امثال خارجیہ

ع خاک از تودۂ کلان بردار
خاک در عزیزان آسایش دیدۂ مشتاقان است
ع خاک عمل از عبیر معزولی بہ
خاک غربال را نشاید و خشت آسیارا۔
خالی دست روسیاہ۔
خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست
خاموشی علامت رضا است۔
خانہ بردوش یک بینی دو گوش
خانہ تنگ روزی فراخ۔
خانہ جدا گور جدا
خانۂ خالی را دیو میگیرد۔
خانۂ شیشہ را سنگے بس است۔
ع خانۂ درویش را شمع بازمہتاب نیست
خانۂ دوستان بروب درِ دشمنان مکوب
خبر خضر ہمہ معتبر
خدا را ندیدہ اند بعقل شناختہ اند
خدا داری چہ غم داری۔
خدا کہ مے دہد نے پرسد تو کیستی
خدا مے بیند و مے پوشد ہمسایہ نمے بیند و مے خروشد
خداوند ہر سلیمان کی دہد
ع خدائے کہ دندان دہد نان دہد
ع خر از رحل اطلس چو شد خر است
ے خر از را کسے در عروسی نخواند
مگر آن زمان کاب و ہیزم نماند
خربار بیرہ از شیر مردم در
خربستہ بہتر اگرچہ دزد آشنا باشد
خرپزۂ بخور ترا با قالیز چہ کار۔
خرپزۂ شیرین کم بختی نوکران
خرپزۂ شیرین نصیب شغال است۔
خرخالی یرغہ میرود۔ خرخفتہ جو نمیخورد۔
خرِ خواجہ خرمن خواجہ۔
خر را خدا شاخ نمے دہد۔
خر را دو گوش گواہ بس است۔
ع خرس در کوہ بو علی سینا است
ے خر عیسے اگر بمکہ رود۔ تا بیاید ہنوز خر باشد
ع خر عیسے باسمان نرود۔
ع خر قیمت زعفران چہ داند

خرکرہ بشب طاؤس مے نماید
خرکہ جو دید کاہ نمے خورد
خرگوش دم بریدہ رانمے خورند
خرمارا پوست بہ از مغز
خر ہمان خرست اما پالانش دیگر است
خرے بیفتاد و خیکے بدرید
خرے کہ از خرے بماند دُم و گوشش باید بُرید
خس کم جہان پاک۔
ع خفتہ را خفتہ کے کُند بیدار
ے خلافِ رائے سلطان رائے جستن
بخونِ خویش باید دست شستن
خلق خدا ملک خدا
خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد
خندۂ مردم از شادی باشد خندۂ بوزنہ از غم
ع خواب یک خوابست باشد مختلف تعبیر ہا
ع خواجہ آنست کہ باشد غمِ خدمتگارش
ع خواجہ داند بہا ر شاخ نبات
خواجہ سرا اگر ولی است مادر بخطا۔
ع خوب شد اسباب خود بینی شکست
خود پسند پسند خلق نباشد
ع خود پسندی جانِ من برہان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط۔
خود فضیحت دیگران را نصیحت۔
خود کردہ را چہ درمان
خوردہ نہ بردہ ایوائے درد کردہ۔
خورشید رے ہمہ سیاہ میسازد و روے ماہ سپید
ع خوش آمد ہر کہ را گفتی خوش آمد
ع خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند
خوشخو خویش بیگانگانست۔ و بدخو بیگانہ خویشان۔
ع خوش سخن باش تا امان یابی
خوشہ یک سر دارد
خون را بآب شوئید خون را بخون نشوئید
خون حسن حسین دم الاخرین نیست۔
ے خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقتِ مرگ از دست
ع خوے بد را بہانہ بسیار
خویشی بخوشی سود ابرضا۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگر چہ باشد سرِ مار
دامن پاک را کہ با دامن آلودہ بند د
پاک ہم پلید شود

دانا باشارت ابرو کار کند
دانشمند را دست کوته به از دستار دراز
دایۂ مہربان تر از مادر ست
ع درآرد طمع مرغ دماہی بہ بند
در بتو میگویم دیوار تو گوش کن
در بلا بودم بہ از بیم بلا۔
ع در بیشہ گمان مبر کہ خالیست۔
در جنگ حلوا بخش نمے کنند۔
در خانۂ آردے و در کوچہ دو تنور۔
ع در خانۂ اگر کس ست یک حرف بس ست
در خانہ بینوا چہ پنج چہ شش۔
در خانہ خدا دائم باز ست
ع در خانہ مور شبنمے طوفان است
در خیکہ از و بہی بکسے نرسد بے آبی خشک بہ
ے در خیکہ اکنون گرفت ست پائے
بہ نیروے شصے بر آید ز جائے
ے درد اگہ طبیب صبرے فرماید
و این نفس حریف اشکرے باید
ع درد بکش تا بدوائے رسی
ع دردرا پیش دردمند بگو
دردرا خدا بدوستانِ خود میدہد

در دل دردیست۔ درد سر کمتر بہتر
ع درد عاشق نشود بہ ز مداوائے طبیب
ع درشتی و نرمی بہم در بہ است
ع در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست
در قصص انبیا مضاحک نگنجد۔
ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
در کہ مے کوبی دخانہ کہ مے پرسی۔
ع درمان بکسے رسد کہ دردے دارد۔
در مقام تشنگی ہزار مروارید بقطرۂ آبے نیرزد
در نیستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن
درودگر بے سرزنش کار نکند
درودگر تیشہ بپائے خود میزند
در نگفتہ را تا بدر خانہ باید رسانید۔
در نگفتہ ہر جا دلیل ع دروغے را جزا باشد دروغے
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
در نگفتہ را حافظہ نباشد۔
ع درویش صفت باش و کلاہ تتری دار
ع درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
درویشی زوال نہ بیند
در ہفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور نوازد
ع دُرِ یتیم ہما ہمہ کس مشتری بود

ع دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون
دزد باش و مرد باش۔
دزد جوانمرد بہ از بازرگان بخیل۔
ع دزد دانا میکشد اول چراغِ خانہ را۔
ع دزد راہے رود و صاحب کالا راہے
ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد۔
دزد ناگرفتہ سلطان ست۔
دست بکار و دل بیار۔
دست بر آسمان نتوان رسانید
دست بے ہنر کفچۂ گدائی است۔
دست پیشین را بدل نیست۔
دست جوانمرد بجہت دادن خارد و کف
بخیل برائے ستدن۔
دستِ خود دہانِ خود۔
دست دست اول ست۔
دست چپ دست مے شوید و ہر دو دست رو را
دست را دست مے شناسد۔
ع دست زیر سنگ را آہستہ مے باید کشید۔
دست شکستہ و بال گردن۔
دست کار دل تمیکند و دل کار دست میکند
دست کوتہ و کلہ دراز۔

ع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست
دشمن دانا بہ از دوست نادان
ع دعائے گوشہ نشینان بلا بگرداند
ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
دلا خوش باش نان ما بروغن افتاد۔
ع دل بدست آور کہ حج اکبر ست
دل تاریک را جان روشن نبود۔
دل را با دل راہ است۔
دل را بجز دلدار نباید داد۔
ولیر تیغ را کار فرماید و عنین زبان را
دم عیسے در زندگانی در نگیرد
دندان نہ دن شیر شغال را مبارک و آہو را شوم
دندانے کہ درد کند باید ش کند۔
دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنج روزہ است
دنیا خوابیست زندگانی در وی
خوابیست کہ در خواب بہ بینی آنرا
دوائے غضب خاموشی ست
ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔
دورنگی سیب از سیہ درونی اوست۔
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

درپریشان حالی ودرماندگی -

دوستان برزندان بکار آیند که برسفره دشمنان هم دوست نمایند -

دوست شاد و دشمن پائمال -

ع دولت تیزرا بقائے نیست

ع دولت دران سراست که ازمیهمان پرست

ع دولت ندهد خدائے کس را بغلط

دو مرغ جنگ کنند فائده به تیر گر

دونده باد ست که دریا و کوه را سهل گیرد

ده خراب خراج ندارد - ده ویران چراغ ندارد

ده در دنیا - ستان در آخرت -

ده درویش دریک گلیمے بخسپند

ده مے بینی و فرسنگ مے پرسی

ع دهن سگ بلقمه دوخته به

دهن مخالفان نتوان بست

ع دیدم همه را و آزمودم همه را

دیده نه شنیده گواه گردید -

ع دیده را ناخنه به از ناخن -

دیده سخت را سخن بشکند چنانکه بادام را سنگ

دیر آمدن زود رفتن - دیر آید درست آید

دیر گیر و سخت گیر -

ع دیگ سیه جامه سیه میکند

ع دیو بگریزد ازان قوم که قرآن خوانند

ع دیو خوش خلق به از حور گره پیشانی

ع دیو همان به که بود اندر بند

ع دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند

دیوانه بکار خود هشیار -

دیوانه را هوے بس است -

امثال ذال معجمه

ذره را با خورشید چه نسبت -

ذوالفقار علی در نیام نباشد

ع ذوق چمن زخاطر صیاد میرود -

ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزارے برو

امثال راء مهمله

ع راز دل جز بیار نتوان گفت -

ع راز خود با یار خود چندانکه بتوانی مگو

راست گوئی در رزق خود خلل -

راست گو را همیشه راحت در پیش ست

راست و دروغ بر گردن راوی -

ع راستی را زوال کی باشد

ع راستی موجب رضائے خداست

راه بزن اما راه خدا ببین -

ردّ بندہ خریدار خدا

ع رزق را روزی رسان پُر میدہد

ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ع رشتۂ در گردنم افگندہ دوست

مے بَرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

رضائے مولے از ہمہ اولے

ع رموزِ عاشقان عاشق بدانند

ع رموز مصلحتِ ملک خسرواں دانند

رنجش خراز راحت پالان ست

رندان را رندان مے شناسند

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

ع رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

رنگ روباختہ رنگ ریزی میکند

رنگریز بریش خود در ماندہ

رنگ ریزی ماہ قصب را زیان دارد۔

روباہ را گفتند پوستین پوشی گفت انچہ پوشیدہ ام بمن بگزارید۔

روبروے بودن بہ از پہلو بود۔

ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

روز نو روزی نو۔

روز شنبہ بچہود ارزانی

ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقرر ست

روستائی را عقل از پس مے آید

روستائی بزبان خود گویائی۔

روشنائی عرب از نور محمدؐ بود نہ از شعلۂ بولہب

رونده کسے است کہ قدمے مے دارد

سالک ۱۲

روے در و نگو سیاہ

روے شایستہ مرہم دلہاے خستہ

رویش ببین حالش مپرس

روے مفلسی سیاہ۔

ع رہ راست برو اگرچہ دور است

ع ریاضت کش بہ بادامے بسازد

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت

امثال زاد معجمہ

زبان پاسبان سر ست

زبان خلق نقارۂ خدا۔

ع زبانِ سرخ سر سبز میدہد بر باد

زحل ہندی از ترکی مریخ نترسد

ع زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

ع زدیم بر صف رندان و ہر چہ باد اباد

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود

ع زر دادن و در دسر خریدن۔

ز زر سفید برائے روزِ سیاہ است
ز زراکار کند مرد لاف زند
ع ز صد تیر آید یکے بر نشان
ع زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز۔
زمانہ سفلہ پرورست۔ زدہ را میتوان زد
ع ز مرگِ خر بود سگ را عروسی
ع زمین تر کہ پیدا شد سر خر۔
زمین سخت آسمان دور
ع زمین شور سنبل بر نیارد
زن از غازہ سرخ رو شود و مرد از غذا۔
ے زنِ بد در سرائے مرد نکو
ہم درین عالم ست دوزخ او
زنِ بیکار غ شود یا بیمار
زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر۔
زندگی را عشق است
زن مرد وش بہ از مرد زن وش
ع زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ
زور بر خر نہ سد دہ بیالانش۔
ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔
ع زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست
زیارت بزرگان کفارۂ گناہ۔

ع زینہار از قرین بد زنہار

امثال سین مہملہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا
سال گذشت حال گذشت۔
سایۂ ہما برائے دولت و علا جویند
نہ برائے دفع گرما
ع سبزہ بر سنگ نروید چہ گنہ بارانرا
سخت زنی سخت خوری۔
سخن از سخن خیزد۔
سخن بد آواز گنبدست۔
ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار
سخن راست از دیوار ہم بشنو۔
سخن راست تلخ مے شود۔
سخن شنیدن بیخ دولت۔
سخی را در ہر دو عالم سر بلند۔
سخی و بخیل را سر سال برابر ست۔
سر بریدہ بانگ نمیکند۔
ع سر کہ مفت از عسل شیرین تر است
سر مار کوفتہ بہ۔
سر و از راستی آزاد شد۔
سرود بستان یاد دہانیدن۔

ے بالفتح و بالضم و بالتحریک در فارسیان نقل آگوں شد ۱۲

سرے کہ بار کسے نکشد بارے باشد بر گردن
سزائے گران فروش نخریدن ست
ع سطر ہا کی راست آید چون کجی در مسطرست
ع سعی بسیار کفش پارہ کند۔
سنگ از دکان آہک گرچہ خواہد برد۔
ع سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکان گرفت مردم شد
سنگ باش برادر خورد مباش
سنگ ہفت دریا پاک نشود
سنگ حضور بہ از برادر دور۔
سنگ حق شناس از مردم ناسپاس۔
سنگ را مسجد چہ کار۔
سنگ را طوق گردن دائرۂ دولت ست
سنگ نہ رد برادر شغال۔
سنگ میرد قلیہ ترش۔
ع سنگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا باشد۔
ع سگے را چون کلوخے بر سر آید
ز شادی بر جہد کاین استخوانست
ع سلام روستائی بے غرض نیست
سنگ آمد سخت آمد۔
سنگ زدن بر محل ست کہ زر دادن غیر محل۔

سنگ مفت و کلاغ مفت۔
سوال دیگر جواب دیگر۔
سوال از آسمان جواب از ریسمان
سوز دل نوح را طوفان تواند کشت۔
سوزندۂ آتش ست کہ ہرگز سرد نمیشود
سوزن عیسے جز رشتۂ مریم در خور نباشد
سوز از گاہ دور۔
ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ہست
سیر را چہ غم گرسنہ۔
سیر نخوردہ ام کہ از بوے گندش ترسم
سیلے نقد بہ کہ حلوائے نسیہ۔
سیمرغ دیگر ست و سی مرغ دیگر۔
سیاہ دلی دوات سر قلم را سیاہ کند
سیاہ روئی آہنگر سرخروئی آہن است
سیاہ روئی زحل بیک دانتوان شست
سیاقت عطارد از روزنامۂ شمس روشن شود

امثال شین معجمہ

ع شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست
ع شاخے کہ بلند شد تبر خورد
ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
ع شاگرد رفتہ رفتہ باستاد میرسد۔

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا
ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند
ع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال عنقا گردد
شب ببینی روشادی بیکار شب خاملہ فردا چہ زاید۔
ع شپر اگر وصل آفتاب نخواہد برونق بازار آفتاب نکاہد
شپرک پروانہ شمع خورشید نشود۔
شتر ارزان ست اگر قلادہ در گردن نمیداشت
شتر اگرچہ مردہ بود بوستش بار دو خرست
ع شتربان درود آنچہ خربندہ کشت
ع شتر در خواب بیند پنبہ دانہ۔
شتر صالح بہ از مردم طالح
شدنی شد دگر چہ خواہد شد
شراب زدہ را شراب دواست۔
شراب مفت قاضی ہم مے خورد۔
ع شرط ہمہ وقتی نبود لائق کشتی۔
شرم عثمان برائے ایمان ست نہ برائے روزی
شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔
شکل درویش صورت سوال ست
ع شلغم پختہ بہ زنقرۂ خام
شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست
شمشیر مردان خالی نباشد

ع شمع را پشت در و نمیباشد۔
ع شمع را ہر چند سر ببرند روشن تر شود۔
شملہ بمقدار علم۔
ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری کار نیست
ع شوے زن زشت روے نابینا بہ۔
ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست
ع شیشہ بشکستہ را پیوند کردن مشکل ست
شیطان خانۂ خود را خراب نکند۔

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیرست۔
صاحب غرض مجنون مے باشد۔
صاحب کرم ہمیشہ مفلس۔
صباح خواستم کہ خضرے بہ بینم خرسے دو چار شد
ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد
صبر مفتاح کارست۔
ع صحبت نیکان بدان را سود نیست۔
ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔
ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست
صد شکر کہ چقدر نبود۔
صدقہ دادن ردّ بلا۔

صد کلاغ را یک کلوخ بس ست
صد موش را یک گربہ بس است
صفائی خانہ در آب وجاروب ست
صفِ مغلوب را ہوئے بس است
ع صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا۔
ع صلاحِ ما ہمہ آنست کان صلاحِ شماست
صلاح نہ شد بلا شد۔
صلح اول بہ از جنگ آخر۔
صورت ببین حالش مپرس۔
صورتِ گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک
ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد۔

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کیسہ۔ ضرب ضرب اول

امثال طاء مہملہ

ع طاقتِ مہمان نداشت خانہ بہمان گذاشت
طامع ہمیشہ ذلیل ست۔
طبیب مہربان از دیدۂ بیمار مے افتد۔
طفل بمکتب نمیرود و لے برمندش۔
طفل شکیب ندارد۔
طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست
طفیل کدو کرم ہم آب مے یابد
طلعتِ زیبا بہ از خلعتِ دیبا
طمع دیدۂ ہوشمند مے دوزد۔
ع طمع را سہ حرف ست و ہر سہ تہی
طینت بے مغز سفالیست بے شراب
طوفان شیطان اللہ نگہبان۔

امثال ظاء معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان
ظاہر عنوان باطن است
ظرف شکستہ صد امید بہ۔
ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نیاید
ظلم ظالم باعث ویرانی اوست۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود چہ عارف است۔
عارف بخود غیر عارف است۔
عاشق از پدر مہربان تر است۔
عارف کہ نمود غیر عارف ست۔
عاشق کور مے باشد۔
عاشقم اما ناز معشوقی دارم۔
عاشقم اما تا کنار بام۔ عاشقی بس مشکل است
عاشقے را زر میباید نہ لاف
ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔

عاقلان خوب میدانند
ع عاقلان درپئے نُقطۂ نشوند
عاقل باید کہ از دیگران پند گیرد۔
عاقل دوبارہ فریب نمیخورد۔
عاقل را اشارہ بس است
عبارت از نظیر بے نظیر شود
ع عجب عجب کہ ترا یادِ دوستان آید
ع عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد
عذر گناہ بدتر از گناہ۔
عروسے کہ بمن رسید شب کوتاہ شد
عروسے کہ روے خود پس غربال پنہان کند
بیختنش حاجت نیست۔
عزتِ ہر کس بدستِ آنکس است
ع عشقبازی ز مجنون یاد میباید گرفت
عشق آمدنی بود نہ آموختنی۔
ع عشق ست و ہزار بدگمانی۔
عشق و مشک پنہان نمے شود۔
عشق و واردات۔
عصاے پیر بجاے پیر۔
عصمت بی بی از بے چادری۔
عطارد ے باید کہ تاب نزدیکی آفتاب آرد

عطاے او بہ لقاے او بخشیدم
ع علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد
علت برود عادت نرود
علم در سینہ نہ در سفینہ
علم شئے بہ از جہل شئے
علم غیب خاصۂ خداست
علم نجوم قیافۂ روزگار ست
علم ادب بہر گدا نہ دہند
عمر دراز برائے تجربہ است۔ عمر سفر کوتاہ
ع عمرش دراز باد کہ انیہم غنیمت است
عوان عود سوزد و کندۂ دوزخ شود
عوض ہر ننگ دارد گلہ ندارد۔
عیان را چہ بیان۔
ع عیب خود ہرگز کسے نمے بیند۔
عیلے بدین خود موسے بدینِ خود۔
ع عیش را در جہان خزان دادند۔

امثال غین معجمہ

غربت دیدہ مہربان میباشد
غرق شدہ را بفریاد چہ سود۔
غریب کور میباشد۔ غریب ہر دلعزیز
غضبِ مرد محک اوست۔

غلام بمال نازد و آقا بہر دو۔
ع غلّہ گر ارزان شود امسال سید میشوم
غم فردا امروز نباید خورد۔
غم نداری بزبخر۔
غنچہ از ترشروئی دلتنگ ماند۔
غنی ہرچند کریم باشد سفرہ بر راہ نمے اندازد
غواص بدریا چیزے دیدہ است کہ بغوش فرو میرود
غورہ مویز میشود مویز غورہ نمے شود۔
غول در بتخانہ بند نمے شود۔
غیبت بدتر از زناست۔

امثال فا

ع فال نیکو بزن بہر کارے
فتراک جوانمردان دستاویز امید است
فراخ روزی را با قحط چہ کار۔
ع فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است
فرمان بردار در آیندہ روزن۔
فریاد شغال و بال شغال۔ فردا کہ دیدہ است
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔
ع فکر زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است
ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔
فلفل را مبین کہ کوچک است

امثال قاف

قاضی بدو گواہ راضی۔ قاضی برشوت راضی
ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی۔
قدر جوہر جوہری داند۔
قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
ع قدر عیسے کجا شناسد خر۔
ع قدر نعمت ست بعد زوال۔
ع قدم نامبارک و مسعود
گر بدریا رود برآرد دود
قرآن را از لوح زرچہ زیب۔
قرض شوہر مردان است۔
قرض کہ از ہزار گذاشتان و گوشت باید خورد
قرض مقراض محبت است
قسم برائے خوردن است۔
ع قضائے نبشتہ نباید سترد
قضیۂ زمین بر سر زمین۔
قطب از جانہ جنبد۔
قفا زدن گردن کشانرا گردن زدن است
قفل بدریا نمیتوان زد۔
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔
ع قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

ع قناعت تونگر کند مردرا
قولِ مردان جان دارد۔
قہرِ درویش برجانِ درویش۔
ع قیمتِ زعفراں چہ داند خر

امثال کاف تازی

ع کارِ استاد را نشاں دگرست۔
کارامروز بفردا مگذار۔
کار بچہ خام وعقل غلام کم۔
کار بکثرت است۔
کار تدبیر بتقدیر راست نیاید۔
کار دستہ خود رانمے برد۔ کار را کار فرما کند
کار کبک ریگ خوردن است۔
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر
ع کاریکہ نہ کارتست زنہار مکن
ع کاریکہ نکونشد نکوشد کہ نشد
کاسۂ ہمسایہ دو پارہ دارد۔
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد
کالائے بدبریشِ خاوندش۔
کاہ درکاہ دان نمے ماند۔
گاہے میخورد وگاہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔

کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش آمدنی پیش
ع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد ازو بالش چہ غم۔
ع کریمان دوست میدارند مہمانِ طفیلی را
کریم را صد دینار خرچ میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ چہ خوبست کہ زشت
ع کس نہ خارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست
ے کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ے کس نیاید بزیر سایۂ بوم
ور ہما از جہان شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد
کفش دوزچرم آلودہ خاید و لقمۂ پاک خورد
کفن دزد در شب از مردہ نہ ترسد و روز
از زندگان برہد
ے کلاغ تگِ کبک درگوش کرد
تگِ خویشتن را فراموش کرد

کلند چاہ کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
کم خرچ بالانشین۔
ے کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
کوتاہ خرد مند بہ از نادان بلند
کور بہ چراغ احتیاج ندارد
کور بکارِ خود بینا ست۔
کور چہ خواہد دو چشم۔
کور را بہ تماشاے گلستان چہ کار
کور و نظر بازی۔ کوری بہ از نادانی۔
کوزہ گر از کوزۂ شکستہ آب مے خورد
کوزۂ نو دو روز آب را سرد دارد
کوزہ ہمیشہ از چاہ درست نہ برآید
ع کوشش بے فائدہ است چشمۂ براے کور
کہ کرد کہ نیافت
کی آمدی کہ پیر شدی

امثال کاف فارسی

گاؤ باشد کہ زبانش چرب بود
گاؤ زال از شیر ایوان نوشیروان مے ترسد
ے گاہ باشد کہ کودک نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے
ع گدا اگر تواضع کند خوے اوست
گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گدا است۔
گذشت انچہ گذشت۔ گذشتہ را صلوات
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی
گربہ از براے خدا موش نمے گیرد
گربہ کشتن روز اول۔
ے گربہ مسکین اگر پرداشتی
نام کنجشک از جہان برداشتی
ے گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد
تو مرو در دہان اژدرہا
گرد گلہ تو تیاے چشم گرگ۔
گردن شتر کمانی ست کہ براے قربان ساختہ
ع گردنِ بے طمع بلند بود
ع گر ضرورت بود روا باشد
ے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان بری گاؤ خر
ع گر نتوانی قلمے مے تراش
گریہ گوزن بہ از خندۂ شیر
گریہ بوقت بہ از خندۂ بے وقت۔

ع گفتن ہمین بس ست کہ اسپ من ابلق ست

ے گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو۔

از شما یک تن نشد اسرار جو

گل کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔

گل کاغذی بوے نمے دہد۔

گلہ از دوستان خیزد۔

گلہ از دوستان عیب نیست

گناہ کنند گاوان رئیس دیہ دہد تاوان۔

گناہ مے کنی بارے کبیرہ بکن

گناہے کہ بکفارہ نزدیک ست گناہش توان گفت

گندم از جو نروید۔

ع گندم از گندم بروید جو ز جو

ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد

گوسالہ بزور میخ میجہد۔

ع گوسالۂ ما پیر شد و گاؤ نشد

گوشت ہر چند لاغر ست آبروے نان ست

گوش خردندان سگ

گوش زدہ اثرے دارد۔

ع گوش نامحرم نباشد جائے پیغام سروش

گوہر در کان بے قدر ست و در بازار بقیمت۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔

امثال لام

ع لائق افسر نباشد ہر سرے

لذت تیشہ از کوہکن باید پرسید

لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود۔

لعنت بکار شیطان۔ لعنت بہیچ است

لنگ بخر کور بخر پیر مخر۔

ے لنگے زیر لنگے بالا

نے غم دزد نے غم کالا

لوزینہ بگاؤ دادن از کون خرے ست۔

لیلے را بچشم مجنون باید دید۔

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

ع مارا ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود

ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد

مار مردہ نے گزد۔

ے ما زیاران چشم یاری داشتیم

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجائے حرام رفت

مالِ عرب پیش عرب - مالِ مردہ پس مردہ
مالِ مفت دلِ بے رحم -
مال نثار جاں ست و جان نثار آبرو -
ماہی را ماہی میخورد و ماہی خور ہر دورا
ع مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن
ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید
مثل معروف پیرایۂ زبانہاست
ع محتسب را درونِ خانہ چہ کار
ع محتسب گرمے خورد معذور دارد دست را
محتسبی در بازارست نہ در خانہ -
محمدؐ بمعراج بلندست نہ بعمامہ
محنت برباد گنہ لازم
محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید -
ع می سُست گواہ چست -
ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان
ع مرا ناں دہ و کفش بر سر بزن
ع مُربی بیارد مُربّے بخور -
ع مردِ آخر بین مبارک بندہ ایست
ع مردِ بے زر ہمیشہ رنجورست
مردِ بے سنگ را وزنے نباشد -
مردِ پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا -

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد -
مُردن بہ نان بہ کہ زیستن بہ ننگ -
مُردن ملک نفع نمیکند خوبست کہ بابا ببیرد -
ع مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند
مردہ اگر خاک دہد بستان -
مردہ بدست زندہ -
مردہ ہر چند عزیزست نگاہ نتوان داشت -
ع مردیت بیاز مائے و انگہ زن کن
ع مردیت نبود فتادہ را پائے زن -
ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل باید ش
مرگ انبوہ جشنے دارد - مرگ بہ از رسوائی
مریخ تردد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت
مزدور خوش دل کند کار بیش -
ع مزن فالِ بد کاورد حال بد -
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب -
مشت بستہ قفل بہشت ست -
مشت در محل خود از تیغ بالاترست -
مشت زن دیگرست و تیغ زن دیگر
مشت ناخوردہ بمشت مے بازد -
مشتے نمونہ از خروارے -
مشتے کہ بعد از جنگ بیاد آید بر کلّہ خود باید زد

مطلب سعدی دیگر ست۔
منبت را چه گفت۔
مفتی نوشت هر چه گفتی۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بے رنج
مگس حرام نیست الاول بهم میرند
ملامنم و برادرم مے خواند
ملخ از چراغ نگارین تر است۔
ع ملکِ خدا تنگ نیست پاے گدا لنگ نیست
من آنم که من دانم
من از ریسمان میگویم و او از آسمان
من چه پشم که برادر کلان من پیش ست
من چه گویم و طنبورهٔ من چه میگوید
من زنده جهان زنده من مرده جهان مرده
موریکه پر برآرد عمرش بآخر رسد
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست ایست
مومن موم دل و کافر سنگ دل۔
موسے را سفیدی دست هنر ست نه عیب
مهمان عزیز ست اما تا سه روز۔
مهمان مهمان را نتواند دید و صاحب خانه هر دو را۔
مهمان بے وقت پهلوے خود مے خورد۔
ع میراثِ پدر خواهی علم پدر آموز۔

میکشد زهر اگر اندک و گر بسیار ست

امثال نون

ع نابرده رنج گنج میسر نمیشود۔
ع ناخوانده بخانهٔ خدا نتوان رفت۔
نادان سخن گوید دانا قیاس کند۔
ع نازبران کن که خریدار تست۔
ع ناسوده کجا رود که آسوده شود۔
ناکرده کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔
ع ناکس تربیت نشود ای حکیم کس
ناله آب از ناهموار ی زمین ست۔
نام بلند به از بام بلند۔
ع نامرد زنده همیشه لاف مردی۔
نام رستم به از رستم۔
ناکرده ارمان و کرده پشیمان۔
نامش کلان و دهش ویران۔
نان بده نام برآر۔
نان یک روزه چه برپشت چه در شکم۔
ناودان کعبه میزند و باران رحمت طمع میدارد
ع نبرد تخم نرم را تیغ تیز۔
ع نبود خیر دران خانه که عصمت نبود۔
نخود بهر آش ست۔

ع نہ دہد نقد را بہ نسیہ کسے
ے نرخ متاعے کہ فراوان بود
گربہ مثل جان بود ارزان بود
نرم چوب را کرم مے خورد
ع نرود میخ آہنی در سنگ
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت۔
نزد یگان بے بصر درد دوران باخبر در حضور
ع تماشا نقش ثانی بہتر کشد زاول
نقل کفر کفر نباشد نقل عیش بہ از عیش
ع نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم
ے نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بد کردن بجائے نیک مردان
نگاہ در ویشاں عین سوال است
نگون شدن آسمان برائے چیدن آدمیان است
نماز ستون دین ست قامت مرد ستون نماز
ے نماند ستمگار بد روزگار بماند بروے لعنت کردگار
نمک خوردن و نمک دان شکستن
نوش بے نیش حاصل نشود۔
نوکر قاضی را خطرۂ تعزیر نیست۔
ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست
نہ از تو دود نہ از من نخود۔

ع نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
ع نہ روے رہائی نہ راہ گریز
نہ روے ماندن نہ رائے رفتن۔
ع نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد
نیاز پیران حق فقیران۔
ع نیاید بجو باز آبے کہ رفت۔
نیستی و نابرخورداری
ے نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست
نیک سود اشریک مال مردم است
نیکو کاری نیکوردی۔
نیکی برباد گنہ لازم۔
نیکی کن و بدریا انداز نیکی نیک رابدی بدرا
نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملاخطرۂ ایمان۔
نیم خوردۂ سگ ہم سگ را شاید۔

امثال واؤ

واکن کیسہ بخور ہر یسہ۔
ع وائے بران خوردہ کہ تنہا خوری
ع وائے بر قدر سخن گر بسخندان نرسد
ع وظیفہ گر طلبے رو بہنر پست آور
وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید۔

وقت را بندہ ساعت را سلطان

ع وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیر و سر شمشیر تیز

ولی را ولی مے شناسد

امثال ہائے ہوز

ع ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست
ہر بہارے را خزانے - ہر پردہ را نوائے
ہر جا کہ گل ست آنجا خار ست -
ہر جا کہ گنج ست آنجا مار ست -
ہر جا کہ میوۂ خوب ست کلاغ میخورد -
ہر چہ از آسمان آمد زمین برداشت -
ہر چہ از دزد ماند رمال بُرد -
ع ہر چہ استاد ازل گفت ہمان میگویم
ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
ع ہر چہ آن خسرو کند شیرین بود
ع ہر چہ باد ا باد ما کشتی در آب انداختیم
ہر چہ باد آرد باد برد -
ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر -
ہر چہ بیند از خود بیند -
ع ہر چہ خدا خواست ہمان شود -

ع ہر چہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بصرہ
ہر چہ در بند آنی بندۂ آنی -
ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید -
ہر چہ در دیگ است بچمچہ مے آید -
ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید -
ع ہر چہ در کانِ نمک رفت نمک شد
ہر خرے کہ باشد پالان ما برد -
ہر دردے را دوائے ہست -
ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے -
ہر روز گاؤ نخواہد مرد کہ کوفتہ ارزان شود
ہر زمینے را غاصیتے بود -
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد
ہر سگے کہ عو عو کند در کوچۂ خود شیر غران است
ہر شئے را روزے در پئے است -
ع ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہنر است
ہر فرعونے را موسے
ہر کارے و ہر مردے -
ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند
ہر کہ اول زندہ است نفس نازندہ -

ہرکرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین و آفرین است

ع ہرکرا صبر نیست حکمت نیست۔

ہرکرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند۔

ہرکردہ را جزاے ہست۔

ع ہرکس بخیال خویش خبطے دارد

ہرکس را فرزند خود بجمال نماید و عقلِ خود بکمال۔

ع ہرکسے را بہرِ کارے ساختند

ع ہرکسے مصلحتے خویش نکو میداند

ہرگندہ خورے را گندہ پزے۔

ہرگہ کہ خر کباب شود شغال سبلت سیخ کند

ہرکمالے را زوالے

ہرکہ آب دہن ندارد لب خشک ماند۔

ہرکہ آتش مزاج باشد بے آب زید۔

ع ہرکہ آمد عمارتے نو ساخت

ہرکہ از خدا نترسد از وے باید ترسید۔

ع ہرکہ از دیدہ دور از دل دور

ہرکہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند۔

ہرکہ باد در سر دارد سر بباد دارد

ع ہرکہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش

ہرکہ بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند۔

ہرکہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود۔

ہرکہ خانۂ مردم بکاود خاک بر سرش افتد۔

ہرکہ خود را بیند خدا را نہ بیند۔

ہرکہ خیانت ورزود ستش در حساب نلرزد

ہرکہ در جنگ پشت نماید رونتوان نمود۔

ہرکہ عیب دگران پیش تو آورد شمرد
بیگمان عیبِ تو پیش دگران خواہد برد

ہرکہ مال نخورد پشیمانی خورد

ہرکہ مال ندارد یار ندارد۔

ہرکہ مشت نخورد مشت خویش مے نازد۔

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد۔ ہر ملکے دہر رسمے

ہر نشیبے را فرازے۔ ہر نمرودے را پشہ۔

ہزار جواب یک خاموشی۔

ہمت کارہا دارد۔ ہمتِ مردان مدد خدا

ہم ثواب و ہم خرما۔

ہم ننگ ضرر ندارد۔

ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہِ تو نیست

ہمسایۂ بد خار در پہلو۔

ع ہمسایۂ بد مباد کس را۔

ہم فال و ہم تماشہ۔

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد۔

همه پلید یا از آب شوید و پلیدی آب از چیز شسته نشود۔
ع همیشه در صدف گوهر نباشد۔
همین که گرم رفتن شدم تا شیراز نمی ایستم۔
هنوز در بے هنران خر۔ هنوز دهلی دور است۔
هنوز مسجدے ساخته نشده که کورے بر درش نشست
هنوز همون آش در کاسه۔
هیچ کاره و همه کاره۔

امثال یاء تحتانی

یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی۔
یار باقی صحبت باقی۔ ع یار بد از مار بد بدتر بود
یار زنده به از شوهر مرده۔
یار شاطر نه بار خاطر۔
یار غارے باید که زخم مارے کشد۔
ع یار من نیکوست اما رسم و آئینش بدست
یک انار و صد بیمار۔
یک انگور و صد زنبور۔
یک آهو و صد سگ
یک بام و دو هوا
یک توبه صد گناه را کافی۔
یک تیر و دو نشانه۔

یک حمایت بصد شکایت۔
ع یک دانه محبت است باقی همه کاه
یک در گیر و محکم گیر
یک ده آباد به که صد ده ویران۔
یک رعایت قاضی به از هزار گواه۔
یک سر هزار سودا۔
یک سنگ و دو کلاغ۔
یک گز دو فاخته۔
یک لقمۂ بیگاه نه صد لقمۂ بیگاه۔
یک لقمۂ صباحی به از مرغ و ماهی۔
یک لقمۂ صبح نه ده لقمۂ شام۔
یک مرغ دو جا کباب نمیشود۔
یک من علم را ده من عقل میباید۔
یک موزه و صد قلندر۔
یک نه شد دو شد۔
یک نظر دیدن حلال ست۔
یک نظرے خوش گزرے
یک یوسف هزار خریدار۔
یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت
یکے از بام افتاد گردن دیگر بشکست
ع یکے بر صد آید نه صد بر یکے۔

یکے حرام دوم شلغم۔ | چہ غم دارد از آبروئے کسے۔
یکے را بگیر دیگرے را دعوی۔ | یکے گریزد دیگر شیر شود۔
ع یکے ست جان و در و صد ہزار نیرنگ ست | یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ۔
ع یکے کردہ بے آبروئی بسے۔ | ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات و استعارہ و مبالغات اور معنے شعر و ابتدائے شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین

تشبیہات۔ تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنیکو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو۔ پس جس شئی کو مانند کرین اُس کو مشبہ اور جس کے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور اُن دونون کو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اُس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اُسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین۔ اور تشبیہ کے واسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنے غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کی اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلے کی ادنے کے ساتھ درست ہی بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین۔

تشبیہ قامت۔ سرو۔ صنوبر۔ شمشاد۔ سرو آزاد۔ سرو ناز۔ سرو سہی طوبے۔ شاخ طوبے۔ شاخ گل۔ قیامت۔ نخل۔ نہال۔ تیر۔

تشبیہ خرام۔ بہار۔ برق۔ نسیم صبح۔ نسیم سحر۔ فقط نسیم۔ باد صبا شمیم گل۔ نرمی رفتار آب۔

تشبیہ موے۔ سر شب۔ نیم شب۔ شب دیجور۔ شب یلدا۔ ظلمات۔ مشک

عنبر - دام - شام - دام مشکین - ابر سیاہ -

تشبیہ فرق - راہ ظلمات - خط استوا - خط کہکشان - برق - درخشان - تیغ - خط سحر -

تشبیہ زلف - سنبل - دستۂ سنبل - ریحان - دستۂ ریحان - کمند - زنجیر - طناب - مار مشک - شام - شب - عمر دراز - حبش - تازیانہ - عقرب - عنبر سارا - رشتہ - رسن دود - لام - میم - چوگان - چلیپا - ابر سیاہ - قلاب - دام - پا بدام - ہند - ہندو کافر - خطا - ختن - تاتار - چین - تشبیہ کاکل و گیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے -

تشبیہ رُخ - ماہ - آفتاب - شمع - چراغ - کعبہ - مصحف - گل - شعلہ - مشعل - شعلہ طور - تجلی طور - لالہ - ارغوان - صبح - روز - گلستان - گلشن - گلزار - چمن - بہشت - باغ ارم

تشبیہ خال - ہندو - زنگی بچہ - حبشی زادہ - شکدانہ - دانہ - اسپند - نقطہ سویدا - مردمک - حجر الاسود - تخم سیب -

تشبیہ جبین - آئینہ - لوح سیمین - لوح محفوظ - ماہ - ہلال - بدر - ماہ نو - خورشید زہرہ - مشتری - سہیل -

تشبیہ چین پیشانی - تیغ - رگ گل - موج -

تشبیہ ابرو - موج - محراب - ہلال - کمان - قوس قزح - ذوالفقار - شمشیر - خنجر حلقہ کمند - طاق - کلید - ہلال عید - نون - خط نسخ -

تشبیہ چشم - بادام - نرگس - ترک - ہندو - زہرہ - بابل - ہاروت - سامری - ساحر جادوگر - فسونگر - جام - ساغر - آہو - غزال - روزگار - حرف صاد - حرف عین -

تشبیہ مژگان - خنجر - تیغ - سنان - نیزہ - تیر - خار - سوزن - چنگل باز - چنگل شاہین - خدنگ - پیکان - نیش - نشتر -

تشبیہ غمزہ وعشوہ وکرشمہ کی یہی تشبیہات مذکور ہیں -

تشبیہ گردن - صراحی - دستہ عاج - بیاض - گردن آہو -

تشبیہ بینی - الف - غنچۂ نرگس - غنچۂ شبو - غنچۂ گل - غنچۂ یاسمین -

تشبیہ لب غنچہ - برگ گل - رگ گل - آب حیات - خرما - پستہ - موج آب حیات - موج کوثر موج نسیم - موج شراب - رشتہ مریم - رشتہ جان مسیحا - شہد - شکر - نبات - قند لعل - یاقوت عقیق - مرجان - سہیل - ہلال - آتش خاموش - شفق - اخگر -

تشبیہ خط - بنفشہ - ہندو - ریحان - زمرد - خط ریحان - خط غبار - نامۂ خضر - سبزہ - مورچہ بالہ - زنگ - حبش - عنبر - مشک - بدول مشکین - جدول عنبرین - جدول زنگاری

تشبیہ دہن غنچہ پستہ - انگشتری - جوہر فرد - نقطۂ موہوم - صفر - عدم - صدف قطرہ - تنگ شکر - حقۂ مروارید - حقۂ مرجان - حقۂ یاقوت - حقۂ لعل - میم - دل مور - چشم مور - نمکدان - کوزہ نبات -

تشبیہ دندان - گوہر - دُر - ژالہ - الماس - انجم - دانۂ انار - عقد پروین عقد گوہر - سلک دُر - غنچۂ یاسمین - غنچۂ نسترن -

تشبیہ خندہ و تبسم - برق - لمعہ - برق شیرین - نمکین - غنچۂ نیم شگفتہ - صبح -

تشبیہ زنخدان - سیب - شفتالو - گوے سیمین - شمامہ - دستنبویہ - بہی - سیب جنت - سیب سمرقند

تشبیہ چاہ زنخ - حلقہ ہاے محلۂ چاہ - **تشبیہ غبغب** - گرداب آبی - بہی - طوق -

تشبیہ ہر دو دوش - آئینۂ صبح - صفائی صبح - سیم - یاسمین - سمن - نسرین - نسترن

تشبیہ بازو - سیم سادہ - گنج سیم - **تشبیہ بازوے پہلوانان** - ترازو -

تشبیہ بغل محبوبان - گل شگفتہ - **تشبیہ ساعد** - گلدستہ - شاخ گل - ماہی سیمین -

تشبیہ پنجۂ حنائی - آفتاب سحر - پنجۂ مرجان - شفق - پنجۂ گل - لفظ اللہ -

تشبیہ کف دست - برگ گل - مرہم - دریا - **تشبیہ خط کف دست** - رگ گل -

تشبیہ ناخن تراشیدہ - ہلال - **تشبیہ ناخن** غیر تراشیدہ - آئینہ -

تشبیہ سر انگشت حنائی - غنچۂ گل - فندق - عناب - گل ارغوانی -

تشبیہ انگشت خمیدہ - ہلال یک دوشبہ -

تشبیہ لطف - ابر دریا - چشمہ کوثر - چشمہ آب حیات - باران رحمت - باغ جنت -

تشبیہ خلق - مشک - کافور - نسیم صبح - باد بہاری - شمیم گل - باغ گلستان - بہشت عطر

تشبیہ قہر و غضب - برق - آتش - دوزخ - باد سموم - باد صرصر - سیلاب تند صور قیامت - باد خزان - طوفان باد -

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو اُنکے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین - چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لیے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین -

مناسبات حسن - بیمہری - بیوفائی - خودبینی - خودنمائی - عشوہ - غمزہ - کرشمہ ناز - چالاکی - سفاکی - سنگدلی - انداز - خوبی - جلوہ - محبوبی - شوخ چشمی - وعدہ خلافی دیرآشتی - زودرنجی - تلخگوئی - تندخوئی - دلبری - دلربائی - ترک تازی - رقیب نوازی خونخواری - دل آزاری - خوش ادائی - جانفزائی - ستمگاری - جفاکاری - کم اختلاطی - خونریزی بے ارتباطی - فتنہ انگیزی - بہانہ جوئی - دروغگوئی - فریب سازی - عربدہ پردازی وغیرہ -

مناسبات عشق - آہ نالہ - فریاد فغان - بیخوابی - بیتابی - زاری - نزاری - ناتوانی - جانفشانی خودسری - جامہ دری - آرزو شوق - انتظار - درد - اندوہ - سوزگداز - تمنا - نیاز - صحراگردی کوہ نوردی - نالہ فروشی - خانہ بدوشی - جنون مشربی - بیخودی - گریہ نیم شبی - سودا گرمیتی تنہانشینی - ہذیان گوئی - بے اختیاری - قلق تپش - دیوانگی - بیگانگی - آوارگی - بیچارگی سرگشتگی - سراسیمگی - حیرانی - پریشانی وغیرہ انواع حالات مجانین -

مناسبات فقر - صبر - توکل - تحمل - ہمت - مراقبہ - مشاہدہ - مجاہدہ - معاملہ - محاسبہ - مجاہدہ

عبادات - ارادات - قناعت - ریاضت - خاکساری - پرہیزگاری - ترک دنیا - استغنا - شریعت طریقت - حقیقت - عزلت - خلوت - معرفت - تجرید - تفرید - صوم - صلوۃ - حج - زکوٰۃ - دم قدم - فکر - ذکر - تقوی - طہارت - محنت - مشقت - عصمت - عفت - حق پرستی - خداشناسی راستی - مقام رضا - مقام تسلیم - علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین - حق الحق -

مناسبات امارت - جاہ و جلال - دولت و اقبال - حشمت - مکتب - سخاوت عدالت - شجاعت - عنایت - مرحمت - شفقت - عزم - جزم - شان - شوکت - قدر منزلت - فتح - نصرت - رعیت پروری - کرم گستری - ایثار - مکرمت - کامرانی - فیض رسانی بردباری - کشور کشائی - لشکر کشائی - لشکر آرائی - ملک داری - شکوہ - تجمل - کوس نوازی - علم افشانی -

مناسبات باغ و بہار - ریاحین - اشجار - نسیم - باد صبا - گل - غنچہ - گلاب - نرگس یاسمین - بنفشہ - باد سحر - سرو - شمشاد - فاختہ - قمری - بلبل - چہچہہ کوکو - آب دان - شبنم نہر - حوض - گلزار - جوئبار - شبو - لالہ - صد برگ - چمن - روش - خیابان - باغبان گلچین - سیر - تماشا - سبزہ - نہال - برگ - شاخ - قلم - خوشبو - نفحہ - نکہت - نافرمان گل انار - میوہ - پستہ - بہی - نارنج - ترنج - لیمون - تخم - اشخوان - نبات وغیرہ -

مناسبات برشکال - ابر - باران - رعد - برق - صاعقہ - گرد - باد - صحو - قطرہ ژالہ - شبنم - آب - سیل - میزاب - بارش - غوک - طاؤس - ورطہ - گرداب تاریکی - شب - گل - ولاے وغیرہ -

مناسبات علم - کتاب - ورق - صفحہ - شیرازہ - نوشت - خواند - قلم - کلک - واسطی - لوح - کاغذ - نسخہ - جلد - ادب - اخلاق - منطق - حکمت - ریاضی - معقول - منقول اسرار - رموز - اصطلاح - صرف - نحو - جر ثقیل - تاریخ - مناظر - تختہ - جزو - سیر - قصص تفسیر - حدیث - کلام - مناظرہ - قواعد - مبادی - مقدمہ - تذکرہ - اصول - فقہ -

فرائض - نظم - نثر - عروض - قافیہ - ردیف - معانی - بیان - بدیع - جغرافیہ
مساحت - ہندسہ - اقلیدس - جبر مقابلہ - وغیرہ -

استعارہ

استعارہ اُسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اُس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اُس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مراد لین اور علی ہذا القیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اُس سے سخی کا ہاتھ مراد لین - بدر چاچ نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہی بلکہ اُس کی شاعری کا طور یہی ہی اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہی جیسے اس شعر مین ؎ چو دوشش از سقف مینا رنگ طشت زر نگار اُفتد ٭ فلک را کاسہ ہاے نقرہ در دریاے قار اُفتاد ٭ سقف مینا رنگ سے مراد آسمان ہی اور طشت زر نگار سے آفتاب استعارہ ہی - اور کاسہ ہاے نقرہ سے کواکب ارادہ کیے ہین - دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہی معنی شعر کے ظاہر ہین اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہی ؎ فشاند پنجۂ مرجان زابر مروارید ٭ قمر زجیب شب مشکبار پیدا شد ٭ پنجۂ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتھون سے استعارہ ہی اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرے اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین - اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنیکے بعد ہوتی ہی بیان کی گئی ہی جب معشوق نے غسل کے بعد پنجۂ حنائی سے سر کے بال نچوڑے اور اُن سے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا تو اُسکا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی اُنھین بالون سے نکل آیا - ایسے ہی اس شعر مین ؎ ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی ٭ ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد - ہلال یکشبہ معشوق کی جھکی ہوئی حنائی انگلی سے مراد ہی اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کے

قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرعہ اول مین بدر ٹھیرایا ہی مراد ہین۔ ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد۔ نرگس سے آنکھ۔ گل سے چہرہ۔ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے دانت اور عناب سے لعل لب مراد ہین۔ معنی یہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی آنکھ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم واندوہ مین اُس نے دانتون سے ہونٹ کاٹے چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین۔ ایسے ہی اس شعر مین۔ ؎

روزے کہ در بدخشان یخ بر چنار بندد ٭ پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد ٭ یہ بات مشہور ہی کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہی پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہی اور یخ سے مہندی جسکی تاثیر سرد ہی اور چنار سے ہاتھ کا پنجہ کہ اُس کے پتے پنجے سے مشابہت رکھتے ہین اور فالودہ دمشقی سے جو بہت لطیف ہوتا ہی لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین۔ یعنے جب معشوق اپنے ہاتھ پر جو چنار کے پتون کے مانند ہی مہندی کو جو یخ کی طرح سرد ہی لگاوے اور اس وقت ہونٹھ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال بن جاوے گا۔ اور یہ ایک دستور ہی کہ مہندی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹھ اور دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہندی خوب رچتی ہی اور بعضے یہ معنی کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف کے پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر پالا جم جاوے اُس وقت مین پالودۂ دمشقی یعنے آگ مار یعنے اخگر کی خلخال بن جاوے یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہی۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنے ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین کہ وہان تک اُسکا پہنچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نرہے کہ اُس وصف

کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہی یہ تین طرح پر ہو سکتا ہی - ایک یہ کہ اُس حد تک پہنچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہے بکردار نخل بلند ٭ ہراسان ازو دیدۂ نخلبند ممکن ہی کہ وہ زنگی درخت خرما کے مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے دیکھنے سے دیدہ نخلبند ہراسان ہو - ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد آن قدر جاے کہ حرف عذر بنویسند ٭ مرا شرمندگی از نامۂ اعمال مے آید - یعنی میرا نامہ اعمال گناہون کے لکھنے سے ایسا سیاہ ہو گیا ہی کہ حرف عذر لکھنے کی جگہ باقی نہین رہی ہی دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ گر چرد در چمن حسن تو زنبور عسل ٭ چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب یعنے اگر شہد کی مکھی تیرے چمن حسن مین چر کر چھتا بنا دے اور اُس چھتے سے موم لیکر شمع بنا کر روشن کرین اور اُس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچھ تعجب نہین ہی تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریۂ من از فلک براوج ٭ کشتی درست کرد ز طوبے ملک براوج یعنی میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہو گیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبیٰ کی لکڑی سے کشتی بنائی -

شعر و شعرا

جاننا چاہیئے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اس کے سر کے بال ہین اور اصل لغت مین بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنی کا دریافت کرنا اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے ہین جس کو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے - اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ دو مصرعہ ہوتے ہین جنکا وزن متساوی ہو اور ایک دوسرے سے لفظ و معنی مین چسپان ہون

نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان کے۔
فائدہ۔ کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدم نے جنکی زبان سریانی تھی مرثیہ ہابیل مین شعر کہے ہین جنکا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہی اور عربی زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہی جو سام بن نوح کی اولاد مین تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہی اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی اسی سے ہوا ہی۔ اسکی طبیعت کلام موزون کیطرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی۔
اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہی۔ اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین عرب کے متبع ہین اور فارسی مین اوّل ہی اوّل شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیروان کے اجداد مین سے تھا کہا ہی چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہی ؎
منم آن پیل دمان ومنم آن شیر یلہ ٭ نام بہرام مراکنیت من بوجبلہ۔ اور صحیح یہ ہی کہ سب سے اول ابوحفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہی اور وہ یہ ہی ؎ آہوے کوہے در دشت چگونہ دودا ٭ یار ندارد دودست چگونہ رودا۔ اور بعد ابوحفص حکیم کے ۴۰۰ھ مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اُسوقت مین عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعدان کے ۵۵۰ھ مین فلکی شروانی۔ اور خاقانی۔ اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے۔ جب نظامی گنجوی رح کا زمانہ پہنچا تو اُنھون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعراء نے اُنکی تقلید کی۔

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کارآمد بترتیب حروف

تبھی کتب لغت سے نکال کر لکھے جاتے ہین -

حرف الف - آئین بندی کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہون کی آمد کے واسطے - آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین - شراب - آب منجمد و آب خشک پیالہ بلور - آب گوہر و آب مروارید - موتیا بند - آب برآئینہ ریختن و زدن - دستور ہی کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہی تو اُس کے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اُسپر پانی ڈالتے ہین کہ سلامت پھر کر آوے اور اسی کو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہین -

آب رفتہ در جوآمدن - کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا - آب در سبد کردن بیفائدہ کام کرنا - آب بر دست و پاے کسے ریختن و کردن - کسی کی خدمتگاری کرنی آب زیر کاہ انداختن و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن - حیلہ و فریب کرنا - آب گرفتن پانی لگنا - آب بروے کار آوردن - رونق دینا - آب دہان خوردن - تحمل کرنا آب شدن و آب در دیدہ داشتن - حیا کرنا - آب در جگر داشتن - صاحب مقدور ہونا - آب پیوست افگندن - میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا - آب مژہ بند پانی - آب بدہان آمدن - حریص ہونا - آب بازی - شناوری - آبی شدن معاملہ کام کا بگڑ جانا - آب بردن کار - کام کا مشکل ہونا - آب از آتش برآوردن محال کام کا سرانجام کرنا - آب سفر - پانی ناموافق مزاج کے - آب یزان - جشن کا نام ہی جو ساون کے مہینہ مین ہوتا ہی - اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ بعد قحط کے یزد ین بارش اسی مہینے مین ہوئی تھی اسوجہ سے اُس خوشی کا نام آب ریزان اور آب پاشان رکھا - آب انبار - پانی کا خزانہ - آب سیاہ - گہرا پانی - آب بجام خوردن بے صرفہ کام کرنا اور کسی کا مال کھا جانا - آب دندان شکن - ٹھنڈا پانی - آتش بیدود آفتاب - آتش تر - شراب - آتش محلول گرم پانی یا گرم تیل - آتش زدن - آگ لگانا آتش زن - قفقس - اور چقماق - آدم ثانی - نوح علیہ السلام - آذر و شکستن - حاصل ہونا

آرزو کا - آستین فشاندن - رد کرنا اور منع کرنا - اور آفرین کرنا اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن - منع کرنا - آستین بچین و چشم کشیدن - دلاسا و غمخواری کرنا - آستین
کہنہ یا پارہ داشتن مفلس ہونا - آشتی بختن - تدبیر کرنا - آشنا فروشی - آشنائی تعریف
کرنی - آغوش دادن - بیخبر ہونا - آفتاب سوار - صبح خیز - اور شب بیدار - آفتاب لب بام
نزدیک بمرگ - آفتاب دادن - دھوپ دینا - آفتابی شدن - ظاہر ہونا - آفتاب خوردن
محنت کرنا - آن دفتر زگاو خورد - وہ حساب پاک ہوا - آواز گرفتن و شکستن - گلا پڑجانا
آہوے لنگ گرفتن - ضعیفون پر زور کرنا - آہ بیکش - جو خوف کے مارے اچھی طرح نکیجاوے
آہن سرد کوفتن - کوشش بے فائدہ کرنی - ابتدا بسا کن کردن - بے تامل بات کہنا
اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا - احتراق
اہل نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیارون مین سے کسیکا ایک برج مین آجانا
آیات متشابہ - جن کے معانی مین حاجت تاویل کی ہووے - آیات محکمات - جن کے
معنے ظاہر ہون - ابن الوقت - جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے - ابن صبح -
آفتاب - ابن السبیل - مسافر - ابن مقلہ - نام خوشنویس - ابروزدن - راضی ہونا
ابرو در ہم کشیدن - ناز و غمزہ کرنا - اثنا عشری - مذہب شیعہ - احرام
حاجیون کا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا - اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا
اختر در گذر - ساعت سعید - ارباب حجت - اہل منطق - اردک پرانی - ظرافت کرنا
اور گوز مارنا - ازجا برداشتن - رتبہ بڑھانا - ازجا برآمدن - بے حوصلگی کرنا - از
دور بوسہ زدن - بہت تعظیم کرنا - از کسے کشیدن - ستم اٹھانا - از کف دست
مو برآمدن - محال بات کا واقع ہونا - از ہم در گذشتن - واز خرافتادن -
مرجانا - از طرف برشکستن - کنارہ کرنا - از تہ ریش گذشتن - فریب دینا - از جا
درآمدن - اچھی حالت سے بری مین آجانا - از چشم افتادن بے اعتبار ہونا

ازراہ افتادن - راہ بھولنا - ازجا رفتن - مضطرب ہونا - ازبن دندان - نہایت رغبت - ازدہان یا ازسر تو زیادہ است یعنی تیری طاقت سے باہر ہے - ازجگر گذشتن - نامردی کرنا - ازپرکار افتادن - بیکار ہونا - ازپوست برآمدن کمال شادمانی کرنا - استرجاع - اِنَّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون کہنا - اسشراقیین - فرقہ حکماء کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم وتحصیل کرتے تھے کسی اُستاد کے پاس نہ جاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط - اعضاء رئیسہ - دل ودماغ وجگر وغیرہ الماس دندان شدن - کمال عاجزی کرنا - الف قامتان - پلکین - الف بتن کشیدن محنت یا غم مین سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا - الف برخاک کشیدن - شرمندہ ہونا - اُم القری - مکہ معظمہ - ام الکتاب - قرآن ولوح محفوظ وسورہ الحمد - اُم الخبائث شراب - انگشت نما - کامل ومشہور ورسوا - انگشت پیچ - عہد وپیمان - انگشت دردہان شدن - متاسف ہونا - انگشت برلب زدن - باتون پر آنا - انگشت برحرف نہادن - عیب پکڑنا - انگشت بدندان گرفتن - تعجب یا حسرت کرنا انگشت برچشم نہادن - قبول کرنا - انگشت برجبین نہادن - سلام کرنا - انگشت بردرزدن - دروازہ کھولنا - اہل بخیہ - خراباتی - اہل ذمہ - کافر - سطیح شاہ اسلام - باء موحدہ - بادوست - مسرف ومفلس - بالین پرست - بے کار وآرام طلب - بادسنج - خام طمع اور بے فائدہ کام کرنے والا - بادمسیح دم مسیح - بادآورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اُس کے خوف سے جزیرہ مین بھیجنا چاہا تھا اور ہوا کے سبب ملک پرویز مین پہنچ گیا - بادگیر - ہوا کی کھڑکی - بادبروت وبادریش - مکروفات - بادفروش - خوشامدگو اور بھاٹ بادخوان - بھاٹ - بادشرط - ہوائے موافق - بازخوردن - ملاقات ہونا - باخود برنیامدن - بے اختیار ہونا - بآب رسیدن بنا - نیہ کا مضبوط ہونا اور گھر کا

گرپڑنا - باد پیمودن - بے فائدہ کام کرنا - بال تدرو - ابر - باد در بروت افگندن
تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو
غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا -
بالین شکستن - تھوڑی تعظیم کرنی - بازی خوردن - فریب کھانا - باد بدامان کرتن
غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد در کلہ داشتن
غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - رعاے بدمین گرفتار ہونے والا - باغ
سبز نمودن - فریب دینا - با فلان چہ داری - تجھ کو اُس سے کیا
خصومت ہی - بانگ خلیل اللہی - کشتی والے جب حریف کو اُٹھا کر
زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اُس سے مراد ہوتی ہی - بہ بینی رسیدن
مرنے پر پہونچ جانا - اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط بر زمین کشیدن
کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا - بپوست گفتن
اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بپرکار بودن - باقاعدہ ہونا - بتن برداشتن
وبرگرفتن - بُری بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم کردن
انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا - بحر روان
کشتی بحرین - دریاے روم و فارس - بخت سفید - اچھا نصیب
بخام کشیدن - چمڑے سے مڑھنا - اور مجرم کو کھال مین کسنا - بخیہ از روے کار
افتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن
ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بدجلو - سرکش گھوڑا - بدزہرہ - ترسناک
بر روز فلان تشیند - یعنی اُس کے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن
دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروے آب آوردن - ظاہر کرنا -
بر روے ایستادن - مقابلہ کرنا - برسیمان کسے بچاہ افتادن - کیسکی بدولت

بلا میں پڑنا - برخویش نابخشودن - مہلک چیز کا ارادہ کرنا - برطبع خوردن - ناپسند آنا - بررودویدن - شوخی کرنا - برزدہ رو چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا - برسرآمدن - غالب ہونا - برینا گوش زدن - طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا - برابر دویدن - استقبال کرنا - بروز سیاہ نشاندن - خراب کرنا - برچیزے چشم سرخ کردن - کسی چیز کی طمع کرنی - برطاق بلند نہادن - اعلےٰ مرتبہ پر پہونچانا یا بلند جگہ پر رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے - برنیخ زدن ونوشتن - فراموش کرنا اور نابود کردینا - برگ سبز فرستادن - کسی کو اپنے مقابلہ کے لیے بلانا - بروت کسے ریختن - مغلوب کرنا - بروت کسے رانپبہ نہادن - تمسخر کرنا - برقالب زدن - جہیا کرنا - برشکستن - کنارہ کرنا - برآب بستن - سیراب کرنا - براہ بردن بسر کرنا - برانگشت پیچیدن - یاد رکھنا اور مشہور کرنا - بردرجلال زدن غصہ ہونا - بسرزلف حرف راندن - کثرت سے کلام کرنا -

بسرزلف صحبت داشتن - پریشان ہونا - بسرپیچیدن - منت سماجت کرنا - بسرپا آمدن - مرض شدید سے شفا پانا - بسرکے گردیدن - تصدق ہونا - بغداد خراب یاکہنہ یا خالی - خالی پیالہ - بلاگردان - قربان - بلاکردن - کارعجب کرنا بلند شنیدن - اونچا سننا - باربستن وبتہ بستن - سفر کرنا - بندبستن توقع اور طمع رکھنی - بوقلمون - کپڑا یا جانور رنگارنگ کہ صبح اور معلوم ہو اور شام اور - بوسہ بلب خویش زدن - کشتی کے لیے خم ٹھوکنا اور ہاتھ ملانے - بوالہیجا وبوتراب - کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بوحنیفہ کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح - بہندرفتن حنا - مہندی کا ایسا رچنا کہ سیاہی مارنے لگے - بہارکردن - قے کرنا - بہرام چوبین - نام ہرمز کے امیرلشکر کا - چونکہ لاغر تھا اس لیے چوبین کہلاتا تھا - بیور - بروزن زیور

دس ہزار کو کہتے ہین - بیت المعمور مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ - بیت اللطف کسبی خانہ - بیت الشرف - وہ برج جس مین کسیکو سات سیارون مین سے سعادت حاصل ہو - بیت الحرم و بیت العتیق - کعبہ - بیت المال - وہ گھر جسمین مال غنیمت اور لاوارثی رکھا جاوے - بے سروپا - بیت الحزن - حجرہ یعقوب علیہ السلام - بے سکون - چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے - بیت الغزل - سب مین عمدہ بیت غزل کی - بینی زدن - انکار کرنا - بے حضور شدن - بیمار ہونا - بیڑہ برداشتن پکا ارادہ کرنا - بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن - کسیکو مغلوب یا رسوا کرنا بے سکہ بے قدر - بینی کوہ - پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی - بیارہ - بیلدار درخت مثل کدو وغیرہ کے - بے اندامی - بے ادبی - بے قرینگی - کسی بات مین یکتا ہونا - **با و فارسی** پاے ترسا - پیالہ شراب - پاے کوب ناچنے والا - پاشنہ کوب - دوسرے کا پیچھا کرنے والا - پابرکاب - جانے پر طیار - پاے برنج - انعام قاصد - پابند - مقید - پامرد - مددگار - پازند چمٹا - پاکار - پیادہ و خدمت گار - پاافزار کفش - پاغوش - غوطہ - پاے کلاغ قلم - پادنگ - دھان کوٹنے کی ڈھینکلی - پالھنگ - باگ ڈور پالا کرتل گھوڑے کو کہتے ہین - اُسی سے یہ نکلا ہی - پاے درگل - گرفتار و حیران - پامال - خراب - پادراز کشیدن - لیٹنا - اور دعوے کرنا - پاے ماچان - مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کر کے اُس کے ہاتھ سے کان پکڑوانا - پابقدر گلیم دراز کردن اپنی استعداد کے موافق کام کرنا - پابسنگ آمدن - خطرہ اور مانع پیش آنا - پائین پرستی - خدمتگاری - پاے نہادن بر چیزے - کسی چیز کا ترک کرنا - پختہ خوار - آرام طلب - پرشکستن مرغ - اُڑنے کو تیار ہونا پرباد شدن - مغرور ہونا - پرانیدن - شیخی کرنا - اور تعریف مین مبالغہ کرنا

پریخوان - جادوگر - پس خم گرفتن وپس گردانیدن - مُنھ پھیرنا - پس کار نشستن
مقصود کو چھوڑنا - پس آوردہ - وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب -
پشت دست برزمین نہادن - بہت عاجزی کرنا پشت پازدن - کسی چیز کا
رد کرنا - پشت چشم نازک کردن - تغافل کرنا یا رنجش ناز آمیز کرنا - پشت دست
خائیدن - افسوس وندامت کرنا پشت گرمی - تقویت - پل شکستن - محروم کرنا
اور غرق کرنا - پنج نوبت - نوبت پنج وقتی یا اذان پنج وقتی - پنج گنج - حواس خمسہ
یا نماز پنجگانہ - یا پرویز کے آٹھ خزانون مین سے پانچ خزانے باد آورد - یعنے
شائگان اور گنج گاؤ اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شادآور
پنج ارکان حج - احرام اور سعی اور وقوف عرفات - اور وقوف مزدلفہ - اور
طواف - پنبہ دہان - کم سخن - پنبہ کردن - عاجز اور نرم کرنا - پنج ارکان اسلام -
کلمہ - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - پوست تخت - فقیرون کا بستر - شیر وغیرہ کی
کھال کا - پوست کندن - ظاہر کرنا - اور عیب بیان کرنا - پوست کندہ گفتن
برملا اور صریح کہنا - پہن چشم - شوخ اور بے حیا - پہلو تہی کردن - کنارہ کرنا
پہلو زدن - برابری کرنا - پہلو دادن - مدد کرنا - پہلو خوردن - صدمہ اُٹھانا
پہلو نہادن - لیٹنا - پہلو ورزیدن - کسی کام سے خفیہ باز رہنا - پیش دست
نائب وپیشکار - پیر سراندیپ - آدم علیہ السلام - پے سفید - منحوس
پیش خورد - کھانے کی چاشنی - پیش آمد - سلوک - پیش نہاد - ارادہ -
پیرانہ سر - وقت پیری - پیش باز - استقبال کرنے والا پیشکش - نذرانہ
پیش طاق - صحن گھر کا - اور دروازہ کے سامنے کا - پیش آہنگ - لشکر اور قافلے کے
آگے چلنے والا - پیش بین - دانا - پیل افگندن - عاجز کرنا - پیر کنعان - یعقوب
علیہ السلام - پیمانہ پُر شدن - عمر آخر ہونی - پے کردن کوچین کاٹنی -

پیہ گرگ برپیرہن مالیدن - مکر کرنا - پیرو - تابع - پیش رو - امام - پیشین گاہ وقت نماز ظہر - پیرچہل سالہ - قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر مین کمال کو پہونچتی ہی پیرافشانی - پیری مین جوانون کے کام کرنے - پیشدستی - نیابت اور چالاکی تاد فوقانی - تاج شمع - شعلہ شمع - تالیف - کئی کتابون سے مضامین جمع کرنے تاویل - کلام کے ظاہر معنے چھوڑکر احتمالی معنے لینے - تاب خانہ - حمام - تازہ دماغی دانائی - تبرزد - قند سفید - تبرغون - صندل سرخ یا بقم - تبرزین - ایک قسم کا تیر کہ سوار زین مین رکھتے ہین - تثلیث - چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ سعد اُس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو - تجاہل عارفانہ - جان بوجھ کر انجان بننا تحت الشعاع - ماہ قمری کے آخر مین دو تین دن جس مین چاند بہت پاس ہونیکے سبب سورج کی کرنون مین معلوم نہین ہوتا - تختہ بند - حبس اور قید - تختہ اول لوح محفوظ - تختہ برسر شکستن - خراب اور رسوا کرنا - تخم چیزے برافتادن - نابود ہونا - تخت روندہ - گھوڑا - ترکی تمام شد - غرور کا خاتمہ ہوا - تربیع - چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو - تردماغ - سرخوش اور نیم مست - ترازوے عدل - وہ ترازو جس کے دونون پلّے مین تولنے سے کچھ کمی بیشی نہ ہو - ترشدن - شرمندہ ہونا - تردامن - فاسق وگنہگار - ترزبان - فصاحت سے کلام کرنے والا - ترکی کردن - ظلم کردن - ترجمان - جو ایک شخص کی زبان دوسرے کو سمجھادے - ترک چین - آفتاب - ترازوے پولاد سنج - نیزہ ترازو شدن - تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر رہے اور برابر ہونا - ترازوے سنگ زن - جس کے دونون پلّے کم وبیش ہون تسدیس - چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارہ کا تیسرے یا گیارھوین برج مین ہونا تسلسل - ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسری کا تیسری

اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسرے کے کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم و تاخیر کرنی جس سے معنے بسہولت سمجھ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً برا کہنا تقدم بالشرف۔ ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کے بڑھ کر ہونا۔ تلمیح۔ کلام مین کسی قصہ کیطرف اشارہ کرنا یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا۔ تنگ سال۔ سال قحط۔ تنگ چشم بخیل۔ تنگ زدن۔ چپ ہونا۔ تن دردادن راضی ہونا۔ تن آسانی۔ راحت۔ تنگ ورزی۔ چپانی دوصل۔ تو وخدا۔ تجھے خدا کی قسم۔ تہ ریش گذشتن۔ فریب دینا۔ تہ نشان۔ تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی۔ تہ کردن زانو۔ مؤدب بیٹھنا۔ تیغ سوزن ربا و سوزن دار۔ جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اُٹھالے۔ تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے۔ تیغہ پشت۔ قطار پیٹھ کے مہرہ دن کی۔ تیر چرخ۔ عطارد۔ تیر آور۔ مکار۔ تیر بہ کسے دادن۔ کسیکو امن دینا۔ تیر کشیدن۔ دور کرنا۔ تیغ شدن۔ روبرو ہونا۔ تیغ و ترنج بمیان آوردن۔ امتحان کرنا۔ ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے۔ تیر و کمانہ۔ جوٹپا کھاکر دوسری جگہ لگے۔ تیر خانہ۔ کڑی۔ تیر سبک زخمہ و شکر زخمہ تیر بے خطا۔ تیغ دودم۔ دوباڑھی تلوار۔ تیغ کوہ۔ پہاڑ کا سر۔ تیرہ روزی مکاری۔ تیغ کشیدن بینی۔ مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا۔ تیر ہوائی جو تیر آسمان کیطرف پھینکین۔ **ثار مثلثہ**۔ ثانی اثنین۔ مثل اور مانند۔ ثالث ثلاثہ۔ تین معبودون مین کا ایک معبود۔ ثالث بالخیر۔ ولد الزنا۔ ثلث ایک خط کا نام ہی۔ ثوابت۔ وہ ستارے کہ حرکت نہین کرتے۔

جیم تازی۔ جام جہان نما۔ جام کیخسرو۔ جبر سے دنیا کی نیکی بدی

معلوم ہوتی تھی - جانِ من وجان شما - تم کو میری قسم - اور مجھ کو تمھاری
جاے فلان پیدا ست وسبز است وخالی است - اس مقام مین وہ چاہیے
جاگیر - منصب کے ساتھ کی جائداد - جابرائے کسے خالی کردن - کسی کو تعظیم سے
اپنی جگہ بٹھلانا - جان بردن - زندگی کاٹنا - جاگرم کردن - کسی جگہ دیر تک ٹھیرنا
جانشین - قائم مقام - جامہ گذاشتن - سلاطین اور اولیا کا مرنا - جان درمیان
داشتن - نہایت مہر ومحبت - جبل رحمت - عرفات کے پہاڑ کا نام - جبۂ درویش
جاڑے کا آفتاب - جبین گرفتہ - ترش رو - جستہ رگ - خبردار - جفت
کردن نظر - بغور دیکھنا - جفت راں - ہل چلانے والا - جگر بند پیش زانغ
نہادن - محنت ومصیبت اختیار کرنا - جگر داشتن - تاب وطاقت رکھنا - جگر ہا تن
ڈرنا - جگر گوشہ - فرزند عزیز - جنبش نرخ - مسخرہ پن - جنگ زرگری -
جنگ مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دھوکا دینے کو ہو - جوانمرد - سخی - جوان سنگدیدہ
بہادر وتجربہ کار - جولانی - گھوڑا اور پیالہ - جہل مرکب - کسی امر کو واقع مین نہ جاننا
اور یہ سمجھنا کہ جانتے ہین - جہاد اکبر - نفس کشی - جہاد اصغر - کفار سے لڑنا -

جیم فارسی - چار ارکان وچار طبع - آب وباد وخاک وآتش - چار
اسباب علت - مادی - اور صوری - اور فاعلی اور غائی - چار آئینہ
لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات اور مخمل مین مڑھ کر سینہ اور
پشت کے گرد لگاتے ہین - چار جوے بہشت - پانی اور دودھ اور شراب
اور شہد کی نہرین اور ان کو چار خوان بھی کہتے ہین - چار تکبیر - نماز جنازہ
چار ضرب شغل صوفیہ - اور چوتالا باجا - چار قب - ایک لباس امرا کا
چار مذہب - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - چار م اصطرلاب - قرآن مجید
چار میخ وچار شاخ - ایک قسم مجرم کی سزا کی - چار مغز - اخروٹ - چار طاق

راوٹی - چار دانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے دونی ہو - چار منزل شہر یعیت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مرغ مور - چار طاق افگن - فراش - چار زبان - بہت کلام کرنے والا - چار طوفان - طوفان آبؑ نوح کی قوم پر - ہواؑ کا طوفان قوم ہود پر - آگؑ کا طوفان قوم لوط پر - خاکؑ کا طوفان قوم صالح پر - چار کان - آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین - چار شانہ تنومند - چار موجہ گرداب - چپ انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز تیر انداز چرخ زدن - چکر باندھنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ مین بہت صدمہ پہونچنا چراغ آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا - چشم بند نیند کا منتر اور جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خروس - گھونگچی - چشم زاغ بیحیا - چشم زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدن و کردن - نظر لگانا - چشم سیاہ کردن - حسد کرنا - اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا - اور غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا اور جاگنا - چشم ورداشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد چنبر چہانیدن - نیزہ پھرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندھنا - چوگان زرد - تلوار چوبک زن - پاسبانون کا افسر - چوگانی - وہ گھوڑا جو چوگان بازی مین خوب دوڑے - چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد - اس کو وہان بولتے ہین کہ کوئی ایسا کام کرنے لگے جو اُس سے بڑے سے بھی نہو سکے - چہار باد - پوروا پچھوا شمالی - جنوبی - چہرہ پرداز و چہرہ کشا - مصور - چہرہ خیز - روشن - چہرہ شدن مقابل ہونا - چہار رکن - شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود - چارون گوشے کعبہ کے - چیرہ دست - غالب - چینہ دانہ - پوٹا مرغ کا - حاء مہملہ حاشا اور حاشا

للہ۔ مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین۔ حرف چشمہ دار جس حرف مین دائرہ ہو۔ حرف بارگیر۔ تکیہ کلام۔ حرف جوہردار۔ حرف خوب حرف گیر۔ عیب جو۔ حرف گلوسوز۔ سخن تند و تلخ۔ حرف کم۔ کلمہ حقارت حرف معجم۔ نقطہ دار۔ حرمین۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ حرامی۔ چور اور ٹھگ حرف درکار کسے کردن۔ اُس پر اعتراض کرنا۔ حرف زدن۔ بولنا۔ حرکت نفسانی۔ جس حرکت سے روح کو حرکت ہو۔ جیسے غصہ اور خوشی اور خوف و خجالت۔ حرارت عزیزی۔ گرمی سرشتی۔ اس کا مقابل حرارت غریبی ہی جو گرمی خارجی ہی۔ حسن طلب۔ کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا۔ حسن گلوسوز نہایت شیرین خوبصورتی۔ حساب نہ گرفتن۔ معتبر نہ جاننا۔ حسن برشتہ۔ وہ خوبصورتی جسکے رنگ سے سرخی جھلکتی ہو۔ حفظ غیب۔ پیٹھ پیچھے کسی کو بھلائی سے یاد کرنا۔ حکم انداز۔ وہ شخص جس کا نشانہ خطا نہ کرے۔ حلقہ بگوش غلام و تابع۔ حلقہ بر در زدن۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا۔ حنائے سرناخن۔ چیز قریب بزوال۔ حواس خمسہ باطنی۔ حس مشترک۔ خیال واہمہ۔ متصرفہ۔ حافظہ۔ حواس خمسہ ظاہری۔ دیکھنا۔ سننا۔ سونگھنا چکھنا۔ چھونا۔ **خا معجمہ**۔ خاک برلب۔ چیز کے انکار مین قسم کھانا۔ خاربست و خاربند۔ کانٹونکی باڑھ کھیت وغیرہ کے گرد۔ خارق یا خارق عادت معجزہ اور کرامت۔ خارپشت۔ سیہی۔ خاک جگرگیر۔ زمین دلچسپ۔ خاک خوردن۔ تیر کا نشانہ پر نہ لگنا اور زمین پر گرنا۔ خام سوز جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی رہے۔ خانہ رس۔ میوہ پال کا پکا ہوا۔ خانہ بدوش۔ مسافر بے تعلق جس کا گھر بار نہو۔ خام ریش۔ بے عقل و مسخرہ۔ خانمان۔ گھر بار۔ خانہ بر خروس بار کردن۔ گھر کا اُجاڑنا۔ خامہ زدن۔ قلم کو قط دینا۔ خار در راہ نہادن

کار مشکل سامنے کرنا - خانہ کردن کمان - کمان کے گوشون کا وضع اصلی سے ترچھا ہونا - خامہ فرسائی - لکھنا - خاکدان و خاکدیو - دنیا - خاک مردہ - زمین بنجر جس مین سبزہ نہو - خام دست - ناتجربہ کار - خاتم بندہ و خاتم کار - چیزون پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا - خدا جواب دہد و خدا بردارد - اللہ تعالےٰ اُس کو موت دے - خدا خدا کردن - ڈرتے ڈرتے کام کرنا - خردہ فروش - بساطی - خرقہ تازہ کردن - نئے سرے سے دوسرے کا مرید ہونا - خرقہ از کسے پوشیدن - اُس کا مرید ہونا - خر گرفتن - احمق فرض کرنا - خرد در پیش خانۂ خود بستن و خر دراز بستن - بے غم ہو جانا اور اپنی شان ظاہر کرنا - خرمن کہنہ بباد دادن - پہلی دولت پر شیخی کرنا - خرچ راہ شدن - سفر مین مرنا - خرمن ماہ - چاند کا ہالہ - خرمہرہ - سنکھ اور کوڑی - خزان حنا - زردی رنگ حنا - خس بدندان یا بدہن گرفتن عاجزی کرنا اور امن چاہنا - خشک آوردن چپ رہنا - خشک مغز یا دماغ دیوانہ - خضرائے دمن - جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا بُرا ہو - خط از خون نوشتن - کمال عاجزی کرنا - خط کشیدن محو کرنا اور سبزہ نکلنا اور لکھنا - خط بر آب کشیدن - کار بے فائدہ کرنا - خط بر خاک کشیدن شرمندہ ہونا - خلال مائدہ - سویان - خمیازۂ خشک - آرزوے بے حاصل - خم زدن بھاگنا - خم افلاطون - جس مٹکے مین افلاطون بوڑھا ہو کر بیٹھ رہا تھا - خمیازہ بر چیز کسے کشیدن - اُس چیز کا مشتاق ہونا - خم کسے خوردن کسی کا فریب کھانا - خم اندر خم داشتن - برابر ہونا - خمسۂ متحیرہ - پانچ سیارے سوائے چاند سورج کے - خندۂ جام - موج شراب جام - خندہ کردن زمین سبزہ کا اُگنا - خونبہا - جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثا کو دیا جاوے

خوشۂ چرخ - برج سنبلہ - خواب صیاد یا خرگوش - غفلت - خورشید سوار - سحر خیز و بیدار دل - خویش دار - مرد احتیاط والا - خود سوار - اور خود کام - خود رائے خون خرو س یا ناموس - شراب - خواجہ تاش - غلام اور نوکر - ایک آقا کے - خوش غلاف - وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے - خوش قلم - جو کاغذ بہت صاف ہو - خورشید لب بام - آخر عمر - خوش عنان مطیع گھوڑا - خوش دامن - ساس - خود را بہ کسے رساندن - برابری کرنا - خود افگن - یکہ تاز - خود شکن منکسر - خوے از بغل رواں شدن - شرمندہ ہونا - خوش نشیں جو شخص جس جگہ چاہے پڑ رہے - خون گرمی - الفت - خود سازی - اپنا ظاہر سنوارنا - خوردہ کار - وقت پسند - خیرہ سر - بیہودہ و سرکش - خیرہ کش - بے وجہ مارنے والا - خیلتاش - ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام - خیارک بدجوران مین نکلتی ہی - خیر باد گفتن - رخصت کرنا - اور ہونا - خیرہ را ے - سست را ے - **دال مہملہ** - دار الشفا - شفاخانہ - دار الضرب ٹکسال دار الحرب ملک کفار - دامن شب - آخر شب - دار السلطنت و دار الخلافت - بادشاہ کے رہنے کا شہر - اور اُسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہین - دار البوار - دوزخ دار و گیر - حکومت - دار القرار و دار النعیم و دار السلام - بہشت - دامن افشاندن غرور و ناز کرنا - دامن چیدن - کنارہ کرنا - دامن بر زمین کشیدن - غرور سے چلنا - دامن بدندان گرفتن - تیز بھاگنا - داغ بر تیغ زدن کسیکو تکلیف دینی اس طرح کہ وہ ایذا نہ پاوے - دائرۂ عظیمہ و عظمی - جو کرہ کو برابر دو ٹکڑے کرے - ورنہ دائرۂ صغیرہ ہوگا - دبیر فلک - عطارد - ڈبہ بپاے فیل افگندن - فتنہ برپا کرنا - دختر آفتاب - شراب - در و بست - تمام - در ساعت - فی الفور - دریاے ثالث - مینہ - درخورد سزاوار - درخوردن - ملنا - دُر یتیم - یکتا موتی - در پوستین یا پوست افتادن

کسی کا عیب نکالنا - در پوست گفتن - اشارہ سے اور خفیہ کہنا - در گرفتن - اثر کرنا اور موافق آنا - در افتادن - بحث کرنا - در بر آوردن - بند کرنا - در خط شدن خراب اور شرمندہ ہونا - در آب و عرق افتادن - بہت شرمندہ ہونا در آب و آتش بودن - محنت و مشقت اُٹھانا - در پاے چراغ کمر بستن - خدمت کے لئے مستعد ہونا - دراز شدن - لیٹنا - در پوست در آمدن - واقف ہونا - دراز دست - ستمگار - دراز نفس - بہت کہنے والا - دست بالا - غالب و مغرور دست بر روے دست - بیکار - دست پُخت و دست پرور و دست آموز - ہاتھ کا پلا ہوا - دست رنج و دست مزد - اُجرت - دست بُرد - غلبہ - دست بر سر متحیر و متاسف - دست گیر - مدد کرنے والا - دست افراز - اوزار دست باف - آسان - دست و دل - قوت و ہمت - دست بر دل - بیقرار - دست دادن - میسر ہونا - اور مرید ہونا - دست شستن - نا امید ہونا - دست یافتن - غالب ہونا - دست در آستین کشیدن - بیکار ہونا - دست ستون زنخ ماندن - حیرت مین رہنا - دست بر دل گذاشتن و نہادن - تسلی پکڑنا - دست از چیزے بر کندن - ترک کرنا - دست بر آبرو گرفتن - دیکھنے کی تاب نہ لانی - دست جستن - بھیک مانگنا - دست بدامان دادن - مرید ہونا - دست در پیش داشتن - منع کرنا اور مانگنا - دست افشاندن - ترک کرنا - اور رقص کرنا - دست بر پشت چنبر کردن - مشکیں باندھنا - دستار بر زمین زدن - اپنی داد چاہنا دشمن کام - جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو - دعا کردن و گفتن رخصت کرنا اور ہونا - دعوی بکرسی نشاندن - دعوے کو گواہون سے ثابت کرنا - دل شب - آدھی رات - دل دادن - دلیر کرنا اور تسلی دینا - دل و جان را یکے کردن کسی کام مین اہتمام کرنا - دل بچیزے دوختن - متوجہ ہونا - دل گرفتن - رغبت کرنا

دلالت مطابقی - لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا - دلالت تضمنی - لفظ کا معنی کے
جز پر دلالت کرنا - دلالت التزامی - لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا - دمکش
جو گانے بجاتے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے - دماغ سوختن
بہت محنت کرنا - دُم خر پیمودن - بیہودہ کام کرنا - دَم خوردن - فریب کھانا
دم بستن - چُپ ہونا - دم زدن - بولنا - اور دعوی کرنا - دماغ بیہودہ پختن
فکر عبث کرنا - دندان دراز - حریص - دندان سفید کردن - مسکرانا - دندان بکام
فرو بردن - کامیاب ہونا - دندان تیز کردن - طمع کرنا - دندان کنان - ڈرتا ہوا -
دُنبہ نہادن - فریب دینا - دندان سرخ کردن - رغبت کرنا - دندان بخون بردن
صبر کرنا - دندان بجگر افشردن - مرنے پر طیار ہونا - اور مشکل کام کی جرأت
کرنی - دنداں نمودن - ہنسنا - دنداں زنی - خصومت کرنا - دور دست
وہ جگہہ کہ جہان پہونچنا مشکل ہو دو پیکر - برج جوزا - دو چار مقابل
اور یہ صحیح بدون واو کے ہی - دوربا ش - نیزۂ دو شاخہ کہ بادشاہون
کے آگے آگے جاتا ہے - کہ اُس کو دیکھ کر لوگ راہ سے علحدہ ہو جاتے ہین -
دورنگ - منافق - دوازدہ مقام - راگ کے بارہ پردے - راست - صفاہان
بوسلیک - عشاق - زیر بزرگ - زیر کوچک - حجاز - عراق - زنگلہ حسینی - رہاوی
نوا - دوازدہ امام - بارہ پیشوا ہے - علی - حسن - حسین - زین العابدین - محمد باقر
جعفر صادق - موسی کاظم - موسی رضا - محمد نقی - محمد تقی - حسن عسکری - مہدی
رضی اللہ عنہم - دوست کام - جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو
دو صحن - آسمان و زمین - دو زبان و دو رو - منافق - دوزخ نہادن - کسی کو بے بس
کرنا - دود بر آوردن - خراب کرنا - دوش زدن - آگاہ کرنا - دوستگانی - اپنی باری کا
پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدیں - دہ مردہ - بیہودہ گو -

دہ زدہ - ویران گاؤں - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بوالہوس و بہادر و پریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار مین سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر - کرۂ زمین - دیر باز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کردن - دیوار کسے کوتاہ دیدن - کسیکو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو اُس کے جنون کا جوش مین آنا - **ذال معجمہ** - ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین ایماندار - ذوالفقار علی - نام تلوار حضرت علی کہ اُس کی پشت مہرہاے پشت کی طرح تھی - ذوالقرنین - نام ایک بادشاہ کا - اور بعض سکندر کو کہتے ہین ذوذوابہ - ذوذنابہ - ستارۂ دمدار - ذی قعدہ و ذی حجہ - گیارھوان اور بارھوان مہینہ اہل اسلام کے سال کا - **راء مہملہ** راس و ذنب - راہ کیت یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہی اُس کے سر اور دم کا یہ نام ہے - راس المال - سرمایہ - راز زمین - گل و سبزہ - راہ پیش گذاشتن - رہنمائی کرنا راہ بریدہ - جو راستہ ٹھگون کے خوف سے چھوٹ گیا ہو - ربع مسکون - چہارم حصہ زمین کا جس پر انسان رہتے ہین - مراد ہفت اقلیم سے ہی ربعت قنطری ایڑیون کی طرف چلنا اور پچھلے پاؤن لوٹنا - رخ کسے بردن - اس کو ذلیل کرنا رخت بستن - سفر کرنا - رخت افگندن - ٹھیرنا - رسن باز - نٹ - رستخیز قیامت - رشتۂ عمر - سالگرہ کا ڈورا - رشتہ دراز دادن - مہلت دینی اور تنگ کرنا - رصد در کار بستن - کام کو بخوبی تمام کرنا - رکاب گران کردن - سوار ہونا - رگ جان - شریان - رنگ بست - پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے - رنگ آمیز - نقاش - رنگ ریختن - بنیاد ڈالنی - رنگ نہ بستن - فائدہ نہ اُٹھانا رنگ بر روشکستن - چہرہ کا رنگ اُڑنا - رنگ کردن - مکر کرنا - رنگ بر روے کار آوردن - رونق دینا - رنگ بر آب زدن و ریختن - تازہ منصوبہ نکالنا - روے

دست - حقیر و خوار - رواق صبح - آسمان روح مجرد - روح القدس - و روح مکرم و امین - جبرئیل ع - رد سفید - معزز و ممتاز - رد مداد - ماجرا - روز بازار - رونق - رد بدیوار حیران - روشناس - جان پہچان والا روکش - شرمندہ - روز امید و بیم - قیامت - روزۂ مریم - خاموشی - روز دیر شدن - دن کا ضائع ہونا - رد نیافتن - توجہ نہ ملنی - روغن قاز مالیدن - خوشامد کرنا اور فریب دینا - رد انداختن - سوال کرنا - روے دوستی خوردن - فریب کھانا - اور طپانچہ کھانا - رد ساختن - شرمندہ ہونا - رد نداشتن - دروازہ سنگ داشتن - بیحیا ہونا - رد فگندن - عاجزی کرنا رو بچیزے آوردن متوجہ ہونا - رد دادن توجہ کرنا اور حاصل ہونا - روزنامچہ وہ کاغذ جسمین روزمرہ کا حال ہو - روز سیاہ - نحس دن - روح حیوانی - جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہی - روح نفسانی - وہ روح جو دماغ مین جاکر کیفیت جدا پیدا کرتی ہی - اسیکو نفس ناطقہ کہتے ہین - روح طبعی - جو جگر مین جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہی - راہ داشتن - انتظار کرنا - ریش بابا - ایک انگور کی قسم - ریش پرباد - مغرور - ریختہ دم - وہ ہتھیار جس کی باڑھ گر گئی ہو - رنگ ریختن - خراب کرنا - ریش قاضی - شیشۂ شراب کی ڈاٹ ریش گاوی - حماقت - ریزہ سرائی - نغمہ گانا - ریشمالی - بے حیثیتی و دیوثی

زاے معجمہ - زاہد خشک - عابد بے کیف - زانو زدن - مؤدب بیٹھنا - زبان بقفا گل نافرمان - زبان گیر - جاسوس - زبان فروش - بہت کہنے والا - زبانیان سرکش اور دوزخ کے فرشتے - زبان دادن - وعدہ اور شرط کرنا - زبان تر کردن - بولنا - زبان بر دیوار مالیدن - توکل اور قناعت - زبان سنگین توتلی زبان - زبان بر خاک مالیدن - عاجزی کرنا - زبان ترازو - کانٹے کی

سوئی جس کے سیدھے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے - زبانبازی - برابری وخصومت
زبردست افشار - سونا نہایت خالص وملائم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا
زردگوش - منافق - زرخشک - وزرجعفری - وزردہ دہی - وزرشش سری
وزرمغربی وزرروی - زرخالص - زلہ بند - جوایک وقت کے بچے ہوئے کھانے
کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے - زلہ ربا - فائدہ لینے والا - زمین مژہ - زمین
خشک کہ قابل زراعت نہو - زندخوان - بلبل - زنخ زدن - بیہودہ بکنا - زنگولہ
بستن - مرتبۂ بلند حاصل کرنا - زہرہ باختن - نامردی کرنا - زہ برزدن - حدبندی
اور شیرازہ - زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن - کسیکا فریب ظاہر کرکے عجائبات
دیکھنے - زیادہ سری - خودپسندی - اور سرکشی - ژاژخار - بیہودہ بکنے والا - اور
شیخی کرنے والا - سین مہملہ - سایۂ دست - مدد - سایہ رست - نازپروردہ -
سادہ لوح - بے شعور - ساقی کوثر - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - ساق عروس
نام شیرینی - سایہ برافگندن - توجہ کرنا - سال جلالی - سال شمسی - جو جلال الدین
ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھا دن کا ہوتا ہے - سبک پاو
سبک عنان - تیز رفتار - سبکسار - فارغ البال - سبک سیر - سبک مغز
فرومایہ واحمق - سبزکار - جو کام خوب کرے - سبع شداد - ہفت آسمان -
سبع الوان - ہفت رنگ - سرخ - سیاہ - سفید - زرد - سبز - کبود - عباسی
سبع مثانی - سورۂ الحمد یا قرآن - سبعہ معلقہ - وہ سات قصائد جو فصحاے عرب نے تفاخر
کے لئے کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے - سبزۂ بیگانہ - سبزۂ خودرو - سبعہ سیارہ
سات ستارے متحرک - خورشید - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل
سپید بخت - نیک بخت - سپیدکار - پرہیزگار - سپیدہ دم - صبح صادق - سپرغم
انداختن - سپر انداختن و در آب انداختن - نامردی کرنا - اور عاجز ہونا

سپری شدن - تمام ہونا - سپنجی سرائے - کھیت والون کے جھوپڑے اور دُنیا
ستارۂ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر و سخن فصیح و بلیغ - سخت خوردن - تصدیع اُٹھانا
سخت کمان و سخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگ دل -
سدرۃ المنتہیٰ - مقام جبرئیل - ساتوین آسمان پر - سراپا - تمام اور بترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا - سردرہوا - پریشان - سرمۂ چوب - سرکی
سلائی - سرحساب - خبردار اور آگاہ - سردست - فی الفور - سرو آزاد - سیدھا
سرو - اور آزاد اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسپر خزان نہین آتی - سروبند - عہد و زمانہ
سر فلان شخص مے جنبد - یعنے وہ زندہ اور ذی اعتبار ہی - سردھر - بے
محبت - سرچشمہ دار - کسی کا موجد - سررشتہ دار - منتظم - سرعشر - دس آیتین
جو لڑکون کو بسم اللہ کے وقت تبرکاً بتا دیتے ہین - سرانداز - گھونگھٹ اور اوڑھنی
سرجوش - اول جوش کا گلاب وغیرہ - اور چیز صاف و خلاصہ - سرخوش
مست - سرخط - تعلیم خوشنویسان - اور نوکری کے یاد کی تحریر - سرمائی گل - گلابی
جاڑا - سرگرم - مستعد - سرت گردم - تیرے قربان جاؤن - سربرخط نہادن
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سرانگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین
کرنے مین مصروف ہونا - سرآمدن - آخر ہونا - سرآوردن - تمام کرنا
سرکردن - شروع کرنا - سرزدن - ظاہر ہونا - سربرگرفتہ - نافرمان
سرباز ماندن - حیران رہنا - سرکہ فروختن - ترش رو ہونا - سرکہ جبین -
ترش رو - سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سردادن - چھوڑنا
سرو سر چیزے کردن - کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی
سرنہادن - سونا - سروازدن - منہ پھیرنا - سربند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ
معلوم کرنا - سرپازدن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا - سر از چیزے بیرون آوردن

اُس کے عہدسے باہر آنا - سرخ شدن - غصہ ہونا - سرخانہ رسانیدن - کمملل کو پہونچانا - سردر کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا - سرزدہ آمدن ورفتن بے خبر آنا یا جانا - سرجنبانیدن - آفرین کرنا - اور کسی کام سے باز رہنا - سرنگرفتن موافق نہونا - سرگوش گرفتن - فرمانبردار ہونا - سرزندہ - بڑے سر والا - سرلوچک - کمینہ - سرگوشی - کان مین بات کہنا - سرپرستی - تیمارداری سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا مغالطہ پر ہو - سفید کردن - ظاہر کرنا - سفید گردیدن - ظاہر ہونا - اور معزز ہونا - سفید چشم - بیحیا - سقائے نیل - ابر - سقط فروش - جو گرا ہوا میوہ جمع کرکے فروخت کرے - سکندری خوردن - سر کے بال گرنا - سلم - بدنی بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط - سنگین دست - جو دیر مین کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ دمشق وسنگ امتحان وسنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری بیماری کا سخت ہونا - سواران آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا - سورۂ اخلاص - قل ہواللہ - سواد برگرفتن - پڑھنا - سواد کردن - لکھنا سوفسطائی - حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسے - وہ سوئی جو آپ کے دامن مین رہ گئی تھی اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے - آگے نہ بڑھے سہ بُعد - طول وعرض وعمق - سہ روح - روح حیوانی ونباتی وجمادی - سہ خواہران - تین ستارے بنات النعش کے - سہ اسپہ کمال جلدی - سیاہ کار وسیاہ دست - بخیل - سیاہ مست - بدمست سیماب در گوش - بہرا - سیاہ سال - خشک سال - سیاہ گلیم وسیہ کام و

سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل جیبھا۔ سیاہ شدن زبان۔ بُرا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی مین غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز۔ دورنگ

شین معجمہ۔ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت قصیدہ یا غزل مین سے عمدہ تر شعر۔ شاخ دار۔ دیوث و متکبر۔ شانۂ سر ہدہد۔ شاخ بدیوار۔ مغرور و گردن کش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتاً آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرائش کے لئے طیار ہونا۔ شانہ کردانی۔ مُنھ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار۔ عابد۔ شب اندر روز۔ دھوپ چھاؤن کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن۔ رات کے آخر مین چلنا۔ شتردلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ ششدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ چھ روز مین بنی۔ ششدانگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چھ ضروری چیزین ہوا۔ کھانا۔ پینا۔ حرکت و سکون بدن۔ حرکت و سکون نفس۔ خواب و بیداری استفراغ و احتباس۔ شش خاتون۔ چھ سیارے سوائے آفتاب شقائق نعمان لالۂ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اُسکا بیج لایا تھا۔ شکرخند۔ مسکرانا۔ شکرریز۔ جو نثار شہ اور دوطن پر نثار کرین۔ اور خوشی کے رونے کو بھی کہتے ہین۔ شکرینج و شکررنگ۔ ناراض۔ شکرلنگ کسیقدر لنگڑا شکستہ رنگ۔ زرد رنگ۔ شکنجہ کردن۔ تکلیف دینا۔ شکستہ ناخن۔ بے قوت شکم خاریدن۔ بہانہ کرنا۔ شکم در خویش دزدیدن۔ ڈرنا۔ شکم بندہ حریص۔ شمع ایمن۔ تجلی۔ نور الٰہی۔ شمار بدست چپ کردن۔ سیکڑون اور ہزارون کو گننا شوربخت بدبخت۔ شور چشم۔ جس کی نظر ضرر پہنچاوے۔ شورہ پشت۔ شوخ۔ شیر خدا۔

حضرت علی رضہ - شیشہ باز - مکار - شیخ رئیس - بوعلی سینا - شیشہ بر سنگ
خراب - شیشہ دل - نامرد - شیشہ بر سر بازار شکستن - افشاے راز کرنا -
شیخ نجدی - شیطان - **صاد مہملہ** - صاحب فراش - بیمار - اور جس بیمار
سے چارپائی پر سے نہ اُٹھا جاوے - صاحب قران - جس بچہ کے رحم مین آنے یا
پیدا ہونے کے وقت مین قران عظمے پڑے - صاحب الزمان - مہدی علیہ السلام
صباغ زمین - آفتاب - صباغ فلک - ماہتاب - صبح آخرین و دوم - صبح صادق
صدبرگ - گیندا - صدقۂ جاریہ - جو خیرات ہمیشہ جاری رہے - صغری - دلیل کا پہلا
جملہ - صوابدید - تجویز - صورت بازی - بہروپ **طاء مہملہ** - طائر قدس و طائر عرش
جبرئیل - طاؤس علوی آشیان - آگ - طاسباز - تھالی پھینک کر لکڑی
پر لینے والا - طبل از زیر گلیم برآمدن - راز کا فاش ہونا - طبل در زیر گلیم بودن
راز کا پوشیدہ رہنا - طبل خوردن - کنارہ کرنا - طبائع اربعہ - گرم و سرد
و تر و خشک - طرفدار پنجم - مریخ - طرف بستن - حاصل کرنا - طرف
شدن - مقابل ہونا - طرف گرفتن - حمایت اور گوشہ نشینی - طرح کردن
در ریختن و انداختن - بنیاد ڈالنی - طشت از بام افتادن - رسوا ہونا اور
راز کا کھلنا - طفل شب - چاند - طفل مکتب نو آموز - طفل ہندو
آنکھ کی پتلی - طفل چہل روزہ - آدم علیہ السلام - طمع خام - تمنا امر
ناممکن کی - طفیل - نام شاعر کوفی کہ بدون بلائے مجلس مین جاتا تھا اب مجازاً
ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے - **عین مہملہ** - عالم آب - حالت بیہوشی - عالم برزخ
مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے - عالم صغیر - جسم انسان
عرض عمر - لذت زندگانی - عرق ریز - خادم اور بہت سعی کرنے والا - عرق
کردن و عرق ریختن - شرمندہ ہونا - عقل اول و فعال کل - جبرئیل

عقدانامل - انگلیون پر شمار کرنا - دہنے ہاتھ پر اکائیان اور دہائیان اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین - عقول عشرہ - دس فرشتے جسکمار کے نزدیک خدا تعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اُس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا - دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا اسیطرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے - دسوین نے تمام عالم پیدا کیا - عکس نقیض - جملہ مین مبتدا کی نقیض کو خبر کرنا اور خبر کی نقیض کو مبتدا کرنا - اس طرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون - صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے مین - عکس مستوی - جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا - علم کلام علم عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا - علم شدن - ظاہر ہونا - علم لدنی - وہ علم کہ بدون اُستاد کے حاصل ہو - عنان تاب وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر رہے - عنان دادن - دوڑانا - عنان برعنان - برابر - عنان دزدیدن باز رہنا - عناں گراں کردن - گھوڑا ٹھیرانا - عین الکمال - چشم بد - عیب بردن عیب کا ظاہر کرنا - **غین معجمہ** - غائب باز - وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے غاشیہ باف ریش - مسخرہ - غاشیہ بردار - خادم - غنچۂ آب - حباب غوغائیان گلبن - بلبلین - **حرف فا** - فانوس خیال - وہ چراغ جسکے گرد گھومتی تصویرین لگاتے ہین - فتنہ برچیزے شدن - عاشق ہونا - فذلک - تتمہ اور تفصیل حساب کا مدجمع - فروکش شدن - ٹھیرنا اور اُترنا - فرزین نہاد - کج نہاد - فراگرفتن - سیکھنا اور یاد کرنا - فرش افگندن - عاجز کرنا - فرمان رسیدن - اجل آجانی فرو خوردن - تحمل کرنا - فصل قریب - جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے فصل بعید - جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے - فصلی - وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۶۳ھ مین باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اُسکی اساڑھ ماہ ہندی سے مقرر کی - چونکہ

ہندی مہینون مین لوند بڑھتا رہتا ہی لہذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس سے زائد کا ہو گیا - فلک اطلس - نوان آسمان جسمین ستارے نہین - اسیکو فلک الافلاک بھی کہتے ہین - فن خوردن - دغا کھانا - فندق شکستن - بوسہ لینا - فندق زدن بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی ایسی طرح مارنا کہ آواز نکلے - **قاف** قاضی چرخ - ستارہ مشتری - قدر انداز - تیر انداز کامل - قائم ریختن - عاجز ہونا قالب تہی کردن - بیہوش ہونا اور جگہ دینا - قافیہ تنگ شدن - تقریر اور کام مین بند ہونا - قبا کردن - چاک کرنا - قدم بر سر چیزے نہادن - چیز کو ترک کرنا قزلباش - سپاہی - اور لغوی معنی سر کے ہین - اسمعیل صفوی نے اپنی فوج کے لیے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اُس روز سے مجازاً سپاہی کے معنے ہوئے - قضیہ - جملہ - قطرہ دزد - ابر - قطرہ زدن - دوڑنا - قفل و سواس گورکھ دھندا - قفا خاریدن - شرمندہ ہونا - قلم در کشیدن - کاٹ دینا - قلم بناخن شکستن - قلم در سیاہی نہادن - بدبخت لکھنا اور سزا دینا - قلمرو - ولایت قند مکرر - لب محبوب - قوس قزح - دھنک اور اسکو قوس شیطانی بھی کہتے ہین قواے طبیعی - جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جنکا تعلق جگر سے ہی - قواے حیوانی - جو دل سے متعلق ہین جیسے خوشی اور غصہ - قواے نفسانی - جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہین - جیسے واہمہ اور حافظہ وغیرہ - قیاس - دلیل مرکب دو جملون یا زیادہ سے **کاف تازی** کاربند - عامل اور مطیع - کافور خوار - سرد اور نامرد - کاغذ زر - قبالہ - اور ہندوی کاکل شمع - شمع کا دھوان - کار دباستخوان رسیدن - تنگ آنا - اور قریب بہ ہلاک ہونا - کاسہ لیس - حریص - کاسہ بند کردن - خوشامد کرنا - کاسہ بر سر کسے شکستن - رسوا کرنا - کار بجان رسیدن - موت کے گھاٹ لگنا - کار کسے ساختن - مار ڈالنا - کاہ در دہن گرفتن - پناہ مانگنا اور عاجز ہونا - کاسہ

سرنگون مفلس - کاہ کہنہ بباد دادن شیخی کرنا - کار دست بستہ - مشکل کام کبری - دلیل کا دوسرا جملہ - کباب تر - برف - کدخدا - صاحب خانہ - کشکدر - پاسبان کف کردن - کھانا - کفن پارہ کردن سخت بیماری سے شفا پانا - اور آفت سے بچنا - کلاغ گرفتن و کلاغ زدن - طعنہ مارنا - اور ٹھٹھا کرنا - کلاہ بر کسے زدن برابری کا دعوی کرنا - کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن - نہایت خوش ہونا - کلاہ افگندن و بر کشیدن تعظیم کرنا - کلاہ گوشہ شکستن - فخر کرنا - کلوخ خشک بر لب مالیدن - راز کا پوشیدہ رکھنا - کلک فرنگی - پنسل - کم چیزے گرفتن - نیست سمجھنا کمر باختن - بے طاقت ہونا - کمر کشادن - ترک کرنا - کمان از طاق بلند آویختن کسی بڑے کام سے فخر کرنا - کند پیر - نہایت بوڑھا - کن فکان و کن فیکون عالم موجودات - کندہ کاری - سونے وغیرہ کی نقشکاری - کوچہ سلامت ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے کوتاہ نظر - جو انجام کو نہ سوچے اسی کو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین - کوک شدن - ساز کا موافق نہونا - کوہ کن - فرہاد - کوچہ دادن - راہ دینا - کوچہ یافتن - راہ ملنا کوچہ خموشان - قبرستان - کوچک دل - نازک دل کیک دشلوار یا مونہ افتادن بیقرار ہونا - کیفدان - نشہ اور معجون کا ڈبہ - **کاف فارسی** - گاؤ آہن - پھالی گاؤ در خرمن کردن - خراب و تباہ کرنا - گاؤ زادن - نفع کثیر اٹھانا - گاؤ سفالین شراب کا مٹکا - گاؤ گردون - برج ثور - گران رکاب - مٹھا جانور - گران سر متکبر - گرفتن خاطر - رنجیدہ ہونا - گرفتن چراغ - گل کرنا - گردن باریک مطیع - گران سنگ و گران سایہ - باوقار - گرسنہ چشم - بخیل و حریص - گران جان سخت جان و سست - گرم خون - بڑا دوست - گرمجوش - بہت تپاک والا گربہ بانبان فروشدن - کمال کامیاب ہونا - گرد برآوردن - پائمال کرنا - گربہ

گون وگربہ در بغل - مکار - گردن خاریدن - حیرت ظاہر کرنا - گرہ بباد زدن بے بقا
گام پر تکیہ کرنا - گرگ باران دیدہ - آزمودہ کار - گرگ آشتی - کسی مصلحت کے
واسطے ظاہر مین صلح کرنی گستاخ دست - تیز دست - گسیل - رخصت کرنا
گل مہتاب - چاندنی کے ٹیکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین
گل شگفت - امر عجیب ہونا - گلگشت - سیر اچھی جگہ کی - گل حکمت - کپردٹی
گل سرسبد - سب سے بہتر چیز - گلزار ابراہیم - نمرود نے جب حضرت ابراہیم
کو آگ مین ڈالا تھا وہ آگ سرد ہوگئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اُسی سے مراد ہے
گل کردن ظاہر ہونا - اور بجھنا اور جلانا - گل فرستادن - مقابلہ کے لیے بلانا
گل زمین - اچھا قطعہ زمین کا - گل چیدن - پھول توڑنا اور سیر کرنا - گل یگانہ
پھول خودرو - گل سادہ - جس کا پیڑ چھوٹا ہو مثل نرگس - اور لالہ کے - گلستان
زادہ - گل وسبزہ - گنبد چاربند - دنیا - گنبد گل - غنچہ - گنج گاؤ جمشید کا خزانہ جو بہرام
گور کو ملا تھا - گندہ مغزی - تکبر کی بات کہنی - گوشت خر چیز بیکار - گوش دادن
وکردن - سننا - گوے بردن - غالب ہونا - گوتازی - دھوے - بے حقیقت
گیرودار - حکومت - حرف لام - لاہوت - عالم ذات الٰہی - لاطائل
بے فائدہ - لالائے چشم - آنکھ کی پتلی - لاابالی - بے باک وبے پروا - اور عربی مین
معنے یہ ہین کہ مین پروا نہین کرتا - لب چرا - میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھکر
بیچ مین رکھ لیتے ہین اور کھاتے ہین - لبیک - کلمہ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہون
خدمت کو - لب بلب جستن - بہت ڈھونڈھنا - اور ہر شخص سے پوچھنا - لب زدن
خاموش ہونا - لب بدندان داشتن - لیاقت رکھنا - لب گزیدن - افسوس کرنا
لب شیرین کردن - مسکرانا - لقمہ خفیف - ایک قسم کا حلوا - لنگر انداختن - قیام
کرنا - لن ترانی - خودستائی - لیلۃ القدر - رمضان کی ستائیسوین

شب حرف میم - ماہ نخشب - وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تھا - اور اُسکی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی - ماوراء النہر - توران ماحضر طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو - مارنہ سر - آسمان - ماہ کنعان یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگزیمیوون - امر محال کرنا - ماہچہ - ایک شکل چاندکی - چاندی اور سونے کی بناکر علم پر چڑھائی جاتی ہی - ماہیچہ - سوئیسان مبدء فیاض - حق تعالے - مبادی - علم کے شروع کی باتین - مثلثہ آبی - سرطان عقرب - حوت - مثلثہ آتشی - حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان دلو - مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح و ملائک - مدبلبل نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا - مہمان کے لیے بولتے ہین کہ اُس کا اکرام ہو - مرغ عیسے - شبپر - مرگ پیچ - پگڑی کا وہ پیچ جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لیے تھا جو موت سے نہین ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین - مرگ نومبارکباد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر - کبوتر مرادف ایک لفظ جو معنے مین دوسرے کا شریک ہو - مرغ شب آہنگ بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدایش کی جگہ اور وطن - مست گذار جس کی مستی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالون کو سفید کرنا مشعل وادی کلیم - تجلّی کہ موسے علیہ السلام پر ہوئی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکمار کا کہ حقیقت اشیار کو دلائل سے معلوم کرتے ہین - مشک بر زخم افشاندن - ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بے ہوش کرنا - مصرعہ تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہے بے فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات مین آسمان پر ہی - اور جس پر آفتاب کے پہنچنے سے دن رات

برابر ہوجاتے ہین۔ معلم ملائکہ۔ شیطان۔ معلم اول۔ ارسطو۔ جن نے حکمت سب سے پہلے لکھ کر سکھائی۔ پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے۔ معلق زدن۔ کلابازی کھانا۔ اور بازی کرنا۔ معنے بیگانہ۔ معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہوئے ہون۔ معانی۔ وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہی۔ معلم ثانی۔ ابو نصر فارابی جس نے ارسطو کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا۔ مغزور سر کردن۔ خاموش ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر۔ دس باتین جو ممکن مین پائی جاتی ہین۔ یعنی مخلوق چیز جو ہر ہوگی یا عرض۔ جوہر اُسکو کہتے ہین کہ بذات خود قائم ہو۔ اور عرض وہ ہی کہ جو دوسرے کے ساتھ قائم ہو۔ اور عرض نو ہین۔ اوّل کیفیت یعنی کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔ دوم کم یعنے مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی۔ سوم اَینَ مکان مین ہونا۔ چہارم مَتی یعنی وقت مین ہونا۔ پنجم۔ اضافت۔ یعنی دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا۔ ششم۔ وضع یعنی وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے قبلہ رخ ہونا اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا۔ ہفتم۔ فعل یعنے کام کرنے کی صورت ہشتم۔ انفعال یعنی فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم۔ ملک یعنی چیز کا کسی ایسی چیز سے گھرا رہنا جو اُس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے۔ پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین۔ ان سب کو مقولات عشر کہتے ہین۔ مقدمۃ الجیش ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مورچھل۔ ملکوت عالم فرشتون کا۔ ممکن۔ جسکا ہونا اور نہ ہونا دونون ضرور نہ ہون۔ منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ دائرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہی۔ اور اُس مین یہ بارہ برج ہین حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی دلو۔ حوت۔ موش خر۔ گلہری۔ موش کور چھچھوندر۔ موئے دماغ۔ عیش مین

خلل ڈالنے والا - موبرآوردن زبان قلم - قلم لکھنے سے رہ جانا - موبرتن تیغ کشیدن کمال غضب مین آنا - موبکف برآمدن - کام کا محال ہونا - موبرآوردن زبان امر محال کا ظاہر کرنا - موشک دوانی - فتنہ انگیزی - مہرہ شفا - بیماری کا گنڈہ - مہرہ چین و مہرہ باز - مداری - میم کاتب - اندھا - میرآخور - داروغہ اصطبل - میربحر - داروغہ گذر دریا - میرآتش - داروغہ توپ خانہ - میدان دادن کسی کی تعظیم کے لیے جگہ خالی کرنی - می درگریبان کردن - زبردستی شراب پلانا میرزائی کشیدن - ناز اُٹھانا - میل درچشم کشیدن - اندھا کرنا - میانداری دلالی کرنا - **حرف نون** - ناخن آفتاب - آگ - ناسوت - عالم اجسام ناداشت - مفلس - ناگرفت - اچانک - ناف پیچ - دردپیچش - ناموس اکبر - شریعت وجبرئیل - ناتراش - بے ادب وسفلہ - نان خورش - سالن - ناف خاک یا زمین یا عالم - مکہ معظمہ - ناخن بدل زدن - اثر کرنا دل مین اور بیقرار ناف زدن - بچہ کا نال کاٹنا - نام برتیغ زدن - نام کا محو کرنا - نان درروغن افتادن - خاطرخواہ کام بن جانا - ناخن بسنگ آمدن - مشکل پیش آنی - ناخن گذاشتن - کمال خوف و عاجزی - ناف ہفتہ - منگل کا دن - نازل منزلہ - قائم مقام - نتایج وآثار - حرارت و برودت ورطوبت و یبوست - اور موالید سہ گانہ - نخسین فلک - زحل و مریخ - نخل طور - وہ درخت جس پر سے موسے کو تجلی معلوم ہوئی تھی - نرگسی زدن - چشمک مارنی - نستعلیق خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے - نستعلیق گو - فصیح اور بلیغ کلام بولنے والا نشخوار - جگالی - نصب العین - مدنظر - نظر یافتن - فیض اُٹھانا - نعل درآتش - بیقرار ہونا - ساحرون کا دستور ہی کہ کسیکا نام گھوڑے کے نعل پر لکھ کر اُسکو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہو جاوے - نعل افگندن

یارنجتن - گھوڑے کا چلنے سے رہ جانا - نعل چوبین - کھڑاؤن - نفس کل
عرش - نفی کردن - شہر بدر کرنا - نفس کشادن - کلام کرنا - نفس سوختن
ہانپنا - سانس چڑھنا - نفس راست کردن - آرام لینا - نفس امارہ وبہیمی
خواہش بُری چیزوں کی - نفس ناطقہ - روح - نقطۂ جاگیر - زمین - نقطہ نوک ریز
جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گر جائے - نقطہ ریختن - رمل سے فال نکالنی
نفس زدن - داؤ لے جانا - نقش بدنشستن - حسب مراد کام نہونا - نقش
برآب کشیدن - بے فائدہ کام کرنا - نم نداشتن - مفلس ہونا - نمک خوردن
ونمک دان شکستن - نمکحرامی کرنا - نماز بردن - عاجزی کرنا - نوبر کردن میوۂ
تازہ اول کھانا یعنی نیا کرنا - نہال ساختن - بونا - نہانخانہ - تہ خانہ - نی بست
چھپر - نیم کار - جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے - نیمروز - سیستان -
نیم لنگ - کمان کا چلّہ - نیم رنگ - ناقص اور رنگ اُڑا ہوا - نیم جان - عاشق
نیل بزبان رفتن - امر غیر ممکن کو شہرت دینا - جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین
نیکی کردن ودرآب انداختن - بدون توقع عوض کے نیکی کرنا - **حرف واو**
واسطۃ العقد - موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور قیمتی موتی -
واجب الوجود - حق تعالےٰ - واماند - بقا وقیام - واخوردن وبرخوردن
ملنا - واکشیدن - زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا - وابوسیدن
منھ پھیرنا - واسوختن - محبوب سے ناراض ہونا - وارستگی - آزادی
وارفتگی - مضمحل ہونا - اور گھلنا - وحدت الوجود - سب موجودات کو
وجود حق تعالےٰ کا سمجھنا - وحدت نوعی - ایک نوع کے افراد کا متحد ہونا
بہ لحاظ نوع کے - ورق الخیال - بھنگ - ورق خام - دفتر کا وہ کاغذ جو
مشکوک اور محکوک نہو - ولی عہد - بادشاہ کا وہ لڑکا جو اُس کے بعد

مسند نشین ہو۔ ولیمہ۔ نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کی طرف سے۔
ہائے ہوز۔ ہارونی۔ قاصدی اور پاسبانی۔ ہرمان۔ مصر کے دو
برج نہایت قدیم۔ ہزار داستان۔ بلبل۔ ہزار پایہ۔ کنکھجورا۔ ہزار خانہ
شکنبہ جانورون کا۔ ہشت بہشت۔ خلد۔ دارالسلام۔ دارالقرار۔ عدن
جنت مادی۔ جنت نعیم۔ علیین۔ فردوس۔ ہفت دریا۔ دریاے اخضر
عمان۔ قلزم۔ بربر۔ اوقیانوس۔ بحرالروم۔ دریاے اسود۔ یا یہ سات
ہین۔ دریاے چین۔ دریاے مغرب۔ دریاے روم۔ بحر بنطس۔ بحر طبریہ۔ بحر جرجان
بحر خوارزم۔ ہشت بہشت۔ کلام خصوصت۔ ہفتاد و ملت۔ اہل اسلام کے بہتر
فرقے کہ اصل مین چھ ہین اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہین۔ اور سب گمراہ ہین ایک
فرقہ تہتر وان اہل سنت وجماعت کا اصل مذہب پر ہی۔ ہفت دوزخ۔ دوزخ
کے سات طبقے یعنی سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ۔
ہفت کشور۔ یا ہفت اقلیم۔ ربع مسکون کے سات حصے عرض مین مساوی اور
خط استوا کے متوازی کرکے ہر حصہ کو اقلیم نام رکھا ہے۔ ہفت جوش۔ سات
دھاتون کو ملاکر بناتے ہین۔ اور اُس کو اثر دھات بولتے ہین۔ سات
دھاتین یہ ہین۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ جست۔ لوہا۔ سیسہ۔
رانگ۔ ہفت اورنگ۔ سات ستارے بنات النعش کے۔ ہفت پردہ چشم
ملتحمہ۔ قرنیہ۔ عنبیہ۔ عنکبوتیہ۔ شبکیہ۔ مشیمیہ۔ صلبیہ اور ان پردون
مین تین رطوبتین ہین۔ بیضیہ۔ جلیدیہ۔ زجاجیہ۔ اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دوچوتھے کے بعد۔ ہفت قلم۔ سات طرح کی لکھائی۔ ثلث۔ محقق۔ توقیع
ریحان۔ رقاع۔ نسخ۔ تعلیق۔ ہفت اندام۔ سر۔ سینہ۔ پشت۔ دونون
ہاتھ۔ دونون پاؤن یہ ظاہر کے ہین۔ اور باطن کے دماغ۔ دل۔ جگر۔ تلی۔

پھیپھڑا - پتا - معدہ یا گردہ - ہفت خواں - وہ سات منزلیں جس مین رستم کیکاؤس کو کنوئیں سے نکالنے کو گیا تھا - اور منزل کی مشکل کو دفع کرتا تھا - ہم پشت - مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف - ہمزلف - دو بہنون کے شوہر آپس مین کہلاتے ہین اور ان کو محاورۂ اہل زبان مین ہم دامان بولتے ہین - ہم سلک - سمدھی - ہندوزن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کھانا - ہوا گرفتن و ہوائی شدن - اُڑنا - ہوا یافتن - مزاج مین ہوا کا اثر ہونا

یاے تحتانی - یار فروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ در بہشت - ایک قسم کا حلوا یک دست - یکسان - یک جہت - متفق - یک چشم - آفتاب - یک قلم - تمام - یک رو کردن - بالکل قطع کرنا - یک پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف او فتادن مقابل ہونا - یک دلہ - شجاع - یک رنگ - بے نفاق - یوم الحساب و یوم النشور و یوم التناد - روز قیامت -

فائدہ - جاننا چاہیے کہ محاورہ دانان فارسی - ہر معدود چیز کو جدا لفظ سے بولتے ہین - چنانچہ اُن کی تفصیل یہ ہے -

زنجیر - ہاتھی کے لئے خاص ہے - **مہار** - اونٹ کے لئے خاص ہے -

سلک ہار کی قسمین - **طاقہ** - زربفت مخمل - اطلس - بانات وغیرہ

ضرب - لاٹھی - بندوق - توپ تمنچہ وغیرہ - ساز - باجے کی چیزین -

دستہ - تیر کے لئے - **جلد** - کتاب و چمڑا -

فرد - قالین وغیرہ فرش کے اشیا اور ورق کاغذ - **ثوب** - آستین دار کپڑا -

نفر - آدمی کے لئے مگر شرط یہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم - یا مزدور یا رذیل ہووے - مثلاً دو نفر -

راس - لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا - خچر - گدھا - گاے - بکری وغیرہ اور ہرن - گینڈے کو بھی کہتے ہین -

دست۔ شکاری پرندون مثل بازوغیرہ کے لئے۔ اور ڈھال اور خلعت کے لئے۔
قلاوہ۔ درندون کے لئے جیسے شیر۔ چیتا۔ کتا۔ بندر۔ ریچھ۔ لنگور اور خرگوش کو بھی لکھتے ہین۔
منزل۔ خیمہ۔ قنات۔ کشتی۔ مکان۔ پلنگ۔ چوکی۔ ہودہ۔ عماری زین۔ پالکی۔ بہل۔ چھکڑا۔
قطعہ۔ جواہرات۔ الماس و لعل و فیروزہ۔ وغیرہ۔ اور خط اور کھیت اور تالاب و باغ۔
قبضہ۔ کاٹ کے ہتھیار مثل تلوار و خنجر و پیش قبض و چاقو اور کمان کو بھی لکھتے ہین۔
جفت۔ موزہ۔ جوتہ۔ کھڑاؤن۔ اور زیور کا جوڑا۔ مثل بازوبند و کنگھن وغیرہ کے
مبلغ۔ روپیہ اور اشرفی کے لئے۔ مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہی۔ کہتے ہین کہ مبلغ دو اشرفی اور مبلغ چار روپیے۔
موازی۔ گٹھہ اور بیگھہ اور ٹکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لئے اور یہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہی جیسے موازی دو بیگھہ۔
دانہ۔ موتی اور مونگہ اور میوے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ۔
عدد۔ برتنون کے اقسام اور یہ لفظ ایسا عام ہی کہ بہت جگہ اسکا استعمال ہو سکتا ہی مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین۔
تنبیہ۔ سوائے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہین۔ مثلاً پنج نفر مزدور۔ و چہار راس اسپ وغیرہ

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر

فصل اول - اقسام نثر و نظم مین نثر کی تین قسمین ہین - **مرجز - مسجع**
عاری - **مرجز** وہ نثر ہی جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن
ہون - اور قافیہ نہ رکھتے ہون جیسے صرف اوقات بے ذکر واہب کارساز
وخرج انفاس جز بشغل خالق کردگار عین نقصان ست - مرجز مشتق رجز سے
ہی - ہوا ایک بحر سبک کا نام ہے - اور مسجع سجع سے نکلا ہے جس کے معنے
آواز کبوتر اور قمری کے ہین - اور اصطلاح مین مسجع اُس نثر کو کہتے
ہین جسکے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسیکو مقفی بھی کہتے ہین
اب سجع کی تین قسمین ہین ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف مین برابر
ہون - اور اخیر حرف دونون مین مشترک جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبورم کہ
لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی دونون کی حرف ر پر ہی -
دوسرا سجع مطرف کہ دونون لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو
جیسے مرد باوقار خجستہ اطوار ست کہ وقار اور اطوار کے آخر مین ر مشترک ہی مگر
اول مین چار حرف ہین اور دوسرے مین پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونون لفظون
کے شمار اور وزن ایک ہون مگر حرف آخر دونون مین جدا ہو جیسے فقیر اور جلیس کو
قافیہ مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونون فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ
ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرۂ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد
ہو تو ایسی نثر کو **مرصع** کہتے ہین جیسے بالوف حقائق گویا ست و بصنوف دقائق
جویا اور شعر کے دونون مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہوں تو اُسکو بھی مرصع
کہین گے - اور **نثر عاری** وہ ہی - جس کے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع اور
عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونون تکلفات سے برہنہ اور
خالی ہی - یہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین - اور معنے کے لحاظ سے

نثر کی دو قسمین ہین - سلیس اور دقیق - سلیس وہ ہی جس کے معنی بسہولت سمجھ مین آجائین - اور دقیق وہ ہی جس کے معنے دقت سے سمجھے جائین - اور ان مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین - سادہ اور رنگین - سادہ وہ ہی جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو - اور رنگین وہ ہی کہ ادائے مطلب مین ایک طرح کے الفاظ کی رعایت کی ہو - مثلاً شروع مین اگر بہار کا ذکر آیا ہو تو آخر تک اسی کے مناسبات لکھدئے - یا علم کا ذکر آیا تو اُس کے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس

اور نظم کی قسمین دس ہین - قصیدہ - تشبیب - غزل - مثنوی - رباعی - مستزاد - فرد - قطعہ - ترجیع بند - مسمط -

قصیدہ کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہین - اور بعضون کے نزدیک قصد سے مشتق ہی - اور قصد کے معنے لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہین - اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا - اسواسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمین ہین - تمہیدیہ اور خطابیہ - تمہیدیہ وہ ہی کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اُس کے بعد مدح شروع کرین - تمہید کے معنے لغت مین فرش بچھانا ہین - اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین - اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہی جو بعد تمہید کے لکھتے ہین - اور قصیدۂ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین - اوّل ممدوح کے حسب حال تمہید لکھنا - دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شایستہ اور دلچسپ سے رجوع کرنا - تیسرے اول ضمیر غائب سے اُسکی صفات بیان کرین بعد اُس کے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دل کا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکھین - اگر ممدوح سلاطین اور امرا مین سے ہو تو اُس کے مناسب الفاظ
منتخبہ لکھے جائین - اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علما مین سے ہو تو جو
کلمات اور اصطلاحات اُن کی شان کے لائق ہون - استعمال کئے جائین -
ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ سلاطین
اور امرا کی مدح مین لکھے جائین اور ایسے ہی برعکس اس باب مین
تمیز شرط ہی قصیدہ تمہیدیہ کی جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جسکی تمہید یہ ہی ؎
سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور ۔ شنیدم آیت استفتحوا از عالم نور - اور قصیدہ
خطابیہ وہ ہوتا ہو جس مین تمہید نہین لکھتے - مطلع ہی سے خطاب کرکے ممدوح
کی مدح شروع کرتے ہین - جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہی ؎ ای مہر
تو جان آفرینش ۔ نعت تو زبان آفرینش - اور قصیدہ مین ۱۹ یا ۲۰ بیتون سے
کم نہ ہونی چاہئین - اور زیادہ کی کوئی حد نہین - اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا
اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لئے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت
کلی حاصل نہین ہی اُن کی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہی اور
یہ درست نہین - قصیدہ اور غزل کے روزمرہ مین مغائرت کلی ہی اور نیز قصیدہ
کو اس مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمّے کرتے ہین - مثلاً جس مین
مضمون عشق ہو اُس کو عشقیہ کہتے ہین - اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے
کو فخریہ - اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ - اور اگر شہر کے ادنے اور
اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب - اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو تو
جہان آشوب کہتے ہین -

تشبیب - لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف
کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے شروع

مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین۔

غزل کے معنے لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین۔ اور طاق ہونا ضروری ہی اور غزل مین سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولہ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط و خال کے اور کچھ نہ لکھا جائے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جائے مقطع تک وہی چلا جائے اور روزمرّہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس اور نومیدی جس قدر غزل مین زیادہ ہوگی اُسی قدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص و عام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے۔

فائدہ۔ واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہی اُسکو مطلع کہتے ہین۔ اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہی اُس کو حسن مطلع بولتے ہین۔ اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہی یعنی شعر آخر کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین۔

مثنوی کے معنے ہین تثنیہ کیا گیا۔ چونکہ مثنوی کی بیتون کے دونون مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین اس لئے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہی۔ اس فن مین فردوسی طوسی۔ نظامی گنجوی کمال رکھتے ہین۔ دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے ان کے متبع ہین۔ اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہین سوائے اِن کے دوسرے وزن مین مثنوی کہنا اساتذہ کے نزدیک غلطی فاحش ہی۔ کسی طرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لئے تمہید شرط ہی اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ مین کئی چیزین

لازم ہین - توحید - مناجات - نعت - مدح سلطان زمان - تعریف سخن ونسخوران سبب تالیف وتصنیف کتاب - مثنوی کے دیباچہ مین ان سب باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین - ان سے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی - اور مثنوی مولوی روم وغیرہ -

رباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین - اس کا واضع رودکی ہی - اور مثنوی کیطرح رباعی کے اوزان بھی علحدہ ہین - سوائے اُن کے دوسرے وزن مین نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ دو شجرون مین لکھے ہین - الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین چار مصرعے ہین جنکا وزن اور قافیہ یکسان ہو - اور رباعی کے تیسرے مصرعہ مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہی اور جو نہو تو معیوب نہین - اور رباعی کی دوسری بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے -

مستزاد اُسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین - اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر منحصر نہین ہوتا جیسے ؎ ہرچند کہ گلرخان دہر اند بسے - بارنگ صفا ٭ مثل تو بہ نیکوئی ندیدست کسے - ای عشوہ نما ٭ درپاے تو غیر ازین کہ جاں افشانم - ای یار عزیز ٭ مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے - برخیز و بیا ٭ اور متاخرین شعرا اُردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہی -

فرد - اُس شعر کو کہتے ہین جس کے دونون مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکر سکین اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفےٰ ہون گے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا - اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اُس کو بیت کہین گے اور جو اُن دونون سے خارج ہو اُسے فرد کہتے ہین -

قطعہ کو اس لئے قطعہ کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہی - اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہ جائیگا - اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین -

ترجیع بند - لغت مین ترجیع کے معنے لوٹانے کے ہین اور شاعرون کی اصطلاح مین یہ ہی کہ چند اشعار جن کا وزن و قافیہ یکسان ہو لکھکر اُن کے بعد ایک شعر خاص اُسی وزن کا لائین - ان سب کا نام بند ہوتا ہی - اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلائیگا جیسے ما مقیمان ہی - اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو تو اُس کو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے -

مسمّط - تسمیط سے مشتق ہی جسکے معنے لغوی موتیون کا لڑی مین پرونا ہی اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعون کو جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہون - پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گے تو اُسکو مربع کہین گے جیسے کسیکا شعر ہی ؎ نالۂ مرغان شدہ بر فلک از ہر طرف ۔ باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون سمن - اس کے اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ؎ - ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست کف ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف ۔ نالۂ مرغان شدہ الخ پس یہ مربع ہوگیا - اسی طرح تین مصرعے زائد ہون گے تو مخمس کہلائے گا - اور چار والے کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین - اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہی کہ جتنے مصرعے ہموزن اور ہم قافیہ جمع کرین آپس مین پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہون اور بیت اصلی

کے مصرعے تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنی شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہون علحدہ معلوم نہون۔

فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین

عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہی اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا نام ہی یعنی مصرعہ ثانی مصرعہ اول کی نقیض ہو جیسے اس شعر مین شیخ سعدی رح کے ؎ یکے سیل رفتار ہامون نورد ٭ کہ باد از پیش در ماندے چو گرد اول مصرعہ مین اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہی۔ اور مصرعہ ثانی مین اُسکو ہوا پر سبقت دی ہی اور دونون مصرعون کے معنی کا تناقض ظاہر ہی اگرچہ مصرعہ اول مین خوش خرامی کی جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز دوی کی جہت سے ہوا کے مشابہ کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اس لیے شبہ پڑتا ہی اور جیسے انوری کے اس شعر مین ؎ ای ملک ترا عرصہ عالم سر کوے ٭ از ملک تو تا ملک سلیمان سر موے ٭ مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو سر کوے ٹھیرایا ہی۔ اور مصرعہ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہی مناقضہ ظاہر ہی مخفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج فی المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فی المدح کہین گے اور کبھی کلام مین اس کے برعکس بھی واقع ہوتا ہی یعنے نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدر چاچ کے یہ شعر ؎ آن قمر جبہہ و شب پیکر و خورشید مسیر ٭ کہ در امروز پس پشت نہد فردا را۔ تیز کوشے کہ بمشرق اگرش ہا گوئی ٭ جز بمغرب بالف وصل نیفتد ہارا۔ مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید مسیر کہا ہی۔ اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہنچتا ہی اور دوسری بیت مین کہتا ہی کہ اگر اُس گھوڑے پر چڑھکر مشرق مین کوئی شخص نعرہ ہا

۱۲ برجمہ ساری الجہان ہر اُس ملک کا ایک کوچہ ہی

مارے تو ایسا جلد مغرب مین پہونچ جائے کہ الف اورہ کا وصل وہان پہنچکر ہو۔
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر۔ وہ دو قسم ہی۔ ایک یہ ہی کہ مصرعہ اول کا مضمون دوسرے مین باندھا جاوے۔ اور مصرعہ ثانی کا مصرعہ اول مین جیسے بیدل کے اس شعر مین ؎ چشمے ست کہ باید برخ ہر دو جہان بست ٭ گر رفتن ازین خانہ درے داشتہ باشد ٭ مصرعہ ثانی کا مضمون اول مین چاہیئے تھا۔ اور اول کا مضمون دوسرے مین لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنے لفظ آگے پیچھے ہو جائین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ چنان زد بر و ناچخ نہ گرہ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ ٭ اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا لازم تھا اس لیئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن تقریر کی قسم مین سے ہی اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین پہلے ہی سے اس بات کا عذر کیا ہی کہ شاعر کو بعض جگہ ایسی ضرورت پیش آتی ہی اس واسطے اُس کی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہ شعر اُس کا ہی ؎ بتقدیم و تاخیر بر من مگیر ٭ کہ باشد گزارندہ را ناگزیر ٭ کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہین۔ جیسے سعدی کے اس شعر مین ؎ چو درد دوستی مخلص یافتے ٭ عنانم ز صحبت چرا تافتے ٭ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتے۔
تیسرا عیب تعقید کلام ہی۔ اسکی بھی دو قسمین ہین تعقید لفظی اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہی جس کے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎ این سایۂ بلند ز سرو ریاض کیست ٭ عمرے درین ہواست پر و بال میزنم ٭ دوسرے مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا اور بے معنے تعقید لفظی ہی۔ اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھ قباحت نہوتی اور اس طرح کہنا مستحسن ہوتا۔ ع

عمر یست در ہوائش پر و بال مینرنم ٭ جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہین جیسے سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بد سگال بنقص تو گفتن نیابد مجال ٭ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم رکھنا مناسب تھا - مگر چونکہ مطلب فوت نہین ہوتا ہی جائز رکھا گیا ہی - تعقید معنوی کلام مین مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہی جیسے جامی کے اس شعر مین ؎ بیک جنبش دوبارہ سر نسودہ ٭ چو مہ ہر روز از برجے نمودہ ٭ چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہی - اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی -

تضمین دو قسم ہی ایک یہ کہ ایک بیت کے معنے دوسرے بیت کے معنے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہون یعنے جب تک دوسری بیت نہ پڑھین اُس کے معنے سمجھ مین نہ آوین - زمانہ قدیم مین اسطرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اُستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہر زمینے کا ژدہا باشد در و ویران شود ٭ اژدہاے خسرو آزادہ نیکو سیر ٭ ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار ٭ سایۂ او نعمت است و بودنش زیب است و فر ٭ ایسے ہی عربی کے یہ دو شعر ہین ؎ آنجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت ٭ ای آیت شعوٗ تو نازل بشان علم ٭ دستِ ضعیف جہل کہ در آستین شکست ٭ از عقل اولین بربایدعنان علم ٭ فارسی مین ایسی تضمین بہت ہی اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطع بند بولتے ہین - دوسری قسم تضمین کی یہ ہی کہ شعر یا غزل کسی کی لیکر اپنے اشعار کے ساتھ پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی استاد نے پیوند لگا کر مخمس لکھا ہی **مخمس** بیاد آن پری کردم ملند از بس کہ غوغا را ٭ رسانید بگوشِ اہل گردون شور سودا را ٭ کجا زہد و صلاح و پارسائی ہیچ مارا ٭ بآب از آتش مے دادہ ام خاکِ مصلے را ٭ بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوے را ٭

زہمراہان نہ یک دل برسر خود مہربان کردم ٭ برآئین جرس ہرچند صد شور و فغان کردم ٭ طفیل عشق آخر سرنوشت خود عیان کردم ٭ جبین را سجدہ فرسای در پیر مغان کردم ٭ ببام کعبۂ دل میزنم ناقوس ترسا را ٭ چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سخت حیرانم ٭ کہ دل از دست رفت و نوبت افتاد دست بر جانم ٭ تعرض چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم ٭ برہمن زادۂ زنار بندے بُرد ایمانم۔

کہ سودا میکنم باکفر و زلفش دین و دنیا را

تخلیع۔ اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہی اور یہ بھی معیوب ہی۔

تخالف۔ قاعدے اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہی جیسے اس مصرعہ مین خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہی۔

ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت ٭ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کی جگہ سرمہ دادن۔

تنافر۔ ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج۔ جیسے نظامی گنجوی کہتے ہین ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ ٭ فروزندہ باشد بشب چون چراغ۔ ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ہی ؎

زنیم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

غرابت۔ غیر مانوس الاستعمال کلمات کا نام ہی۔ چنانچہ خدا تعالے کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

ضعف تالیف۔ اہل زبان کے روز مرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہی جیسے لبریز کی جگہ ملبب۔ اور شلوار بند کی جگہ کمر بند۔ اور تراشیدہ کی جگہ مترشش لکھنا۔

عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین یہ ہی کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کردے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کردے جیسے نظامی گنجوی نے وزن کی درستی کے لیئے لفظ ارنی مین رائے متحرک اور لفظ معصفر مین عین متحرک کو ساکن کردیا ہی یہ دو شعر اُسکی مثالین ہین ؎ موسی ازان جام تہی دید دست ۔ شیشہ بکہ پایۂ ارنی شکست ۔ ؎ گشت جہان از نفسش تنگ تر ۔ واز سپرش معصفری رنگ تر ۔ ایسے ہی شمس تبریز نے مفرح القلوب مین عم یتسا لون کو عمیت لکھا ہی ؎ زسی سیپارہ قرآن تا بعمیت ۔ تمام است این سلوک سی وصد بیت ۔ **فائدہ** - پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین اسطرح کے تصرفات یعنی کمی وزیادتی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات جو شعراے عرب وعجم نے کیئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورے سے واقف اور فصاحت وبلاغت کے موجد تھے - کوئی وجہ اسکی درستی کی اُنھون نے اپنے نزدیک ٹھیرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہی کہ اُنکی پیروی سے جس لفظ کو چاہے اُنمین اپنی طرف سے تصرف کرکے متغیر کردے مناسب یہ ہی کہ اس مین اُنکی تقلید نکرے اور اُن کے تصرفات کو ترک کرے اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز رکھا ہی وہ آٹھ ہین اوّل فصل یعنی کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کردینا اور اُس کے معنے نہ لینا اور وہ کئی حرف ہین الف بار موحدہ - تاء فوقانی - یاء تحتانی - شین منقوطہ میم واو جنکا بیان معانی حروف کے بیان مین گذرا - دوسرا قطع یعنے کسی لفظ کے حروف اصلی مین سے کوئی حرف گرادینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیا ہی ؎ آنگاہ چو عنکبوت دکوتر ۔ دربان ورقیب سان بہرور ۔ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو

مخفف کر لینا جیسے لفظ تنّور کہ اصل مین بہ تشدید نون ہی تنور بہ تخفیف نون اس شعر مین آیا ہی ؎ ازان گردہ نمائی برون کہ در دوزخ ٭ مقام شان بہ قیامت بود چونان بہ تنور ٭ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جسکا آخر حرف مشدّد ہی فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین ؎ عادتِ عشاق چیست مجلسِ غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن ٭ چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدّد کر لینا جیسے زر اور پر اور برد اور درد سب مخفف اساتذہ کے اشعار مین مشدّد آئے ہین - مثال زر سعدی رح کے اس شعر مین ؎ وجودِ مردم دانا مثال زر طلاست ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ع نبرّد قفر زرم را تیغ تیز ٭ نظامی ؎ اگر پائے پیل ست وگر پرّ مور ٭ بہر یک تو دادی ضعیفی وزور ٭ ایضاً ؎ شہ آن چرم ناپختہ و نیم خام ٭ بدرّد بخاید بحرص تمام ٭ پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج ع ز ششجہات و چہار اخشجان توئی مقصود ٭ چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہی سعدی رح ؎ شنیدم کہ فرماندہ بے داد گر ٭ قبا داشتے ہر دورہ آستر ٭ ساتوان متحرک کو ساکن کرنا - آٹھوین ساکن کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؎ بفرمود تا ہمن آمدش پیش ٭ سخن گفت با او ز اندازہ بیش ٭ ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ٭ ندز تنگ اندران انجمن خاک خورد ٭ آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا اُس کو متحرک کر لیا ہی - یا جیسے اس مصرعہ مین ع غریب خاک خراسان علی بن موسےٰ ٭ بن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کر لی ہے -

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین

اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی - معنوی - ترکیبی - اغلاط لفظی یہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر مین ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے ٭ نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب ٭ اس شعر مین جو پیکر مے کہا ہی یہ خطا فاحش ہی اس لیئے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہی یا اُن کی تصویر پر - اگر بجائے پیکر کے کیفیت یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا - ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہ شعر ہی ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت خزنش ٭ اس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو برعکس کہنا نہایت معیوب اور نا مناسب ہی - اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہی اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت خزنش ٭ تو کچھ قباحت نہوتی - ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اُس کے نوحہ مین یہ شعر کہا ہی ؎ ہزار و صد سیزدہ سالہ گرد ٭ جہانرا ندیدو جہانش بخورد ٭ خورد کا قافیہ گرد لانا خطاے لفظی ہی اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین - واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیئے پس اگر بجاے گرد کے مُرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا - لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہ ایسا قافیہ لایا ہی اور مُلّا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہی ؎ نیست جم ورنہ خجلتے میبرد - شاہ رُخ کو کہ شاہ رُخ مے خورد - اغلاط معنوی یہ ہین کہ معنے مین خطا واقع ہو جیسے ابوالفرج کے اس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو - در گوش او نہاد قضا لن ترانیا ٭ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لن تری کہنا مناسب تھا نہ لن ترانیا کیونکہ یہان فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہی جس سے معنی خبط ہو گئے ایسے ہی

یہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان ٭ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی - مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہی - اور مصرعہ ثانی مین جم سے تشبیہ دی ہی یہ نہ جانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہی اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمامست ٭ عزیز مصر و مصرم مقامست ٭ مولوی جامی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہین کہ آپنے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہی اور میرا مقام شہر مصر - اور اُس وقت مین آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے پس خلاف کہا اور دھوکا دیا کہ زلیخا نے ان کے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا شادی کرلی - اور چالیس برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کیطرف عائد ہوتا ہی حالانکہ انبیاء علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسے ہی ایک جگہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہی ؎ بیا بنگر کنیزک زادگانرا - زراہ عقل دور افتادگانرا ٭ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے پر پہونچے تھے - اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہی نبوت کیواسطے حریت ضرور ہی - اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر مین ؎ بلبل کردش سجود اَنْعَمَكَ اللّٰهُ صَبَاحَ ٭ خود بخود بے بازو صبحک اللّٰه جواب ٭ اصل اَنْعَمَ اللّٰهُ صَبَاحَكَ تھا بجاے اس کے اَنْعَمَكَ اللّٰهُ صَبَاحَ کہا ایسے ہی یہ شعر ہی ؎ غمزۂ اختر بہ بست خندۂ رخسار صبح ٭ سرمہ گیتی بشست گریۂ چشم سحاب ٭ خندہ لب و دہن سے ہوتا ہی نہ رخسار سے - ہان خندان روی محاورہ ہی - خندان رخسار نہین ہی اور کسی کے گریہ چشم سے کسی کی آنکھ کا سرمہ نہین دُھلتا ہی ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن زمرغ گرسنہ خالی کجا بود ٭

مامرغکان گرسنہ ایم وتو خرمنی فقط خرمنی ترکیب مین بے موقع واقع ہوا ہی اسواسطے کہ خرمنے بھی پڑھا جاتا ہی جس کے معنے میرا گدھا ہی - اور کبھی لفظ غلط کو خلاف قاعدہ شعر مین بھی ترکیب دیکر ایسے عذر کردیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم ہونے لگتی ہی جیسے اُستاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ ازما اگر بحق تو تقصیر کے فتاد ٭ معذور دار ما را ای صاحب البریف ٭ این فا بجاے دال نہادم زمفلسی ٭ پیوند کردہ ام رسن موے را بلیف ٭ اول بیت مین صاحب البرید کی جگہ صاحب البریف کہا ہی اور دوسری بیت مین کہا کہ یہ ف بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی ہی اور اس مین دو طرح کا لطف ہی ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار مفلسی کیا ہی - دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیے تھے سب صرف ہوگئے اور مین قافیون کی طرف سے مفلس ہوگیا اس سے دال کو فا مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا -

توارد اُسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسی کے کلام مین آجاوے اور اُس کو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہی جیسے امیر خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سے توارد ہوا ہی امیر خسرو ؎ ای صفت بندہ نوازندگی ٭ از تو خدائی وز ما بندگی ٭ نظامی ؎ دو کار ست باقر و فرخندگی ٭ خداوندی از تو ز ما بندگی ٭ مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کے ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہی جیسے یہ اشعار جامی کے ؎ مرا ای کاشکے مادر نمیزاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمیداد ٭ نظامی ؎ مرا ای کاشکے مادر نزادے ٭ وگر زادے بخوردِ سگ بدادے ٭ ایضاً جامی ؎ زن از پہلوے چپ شد آفریدہ ٭ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ٭ نظامی ؎ زن از پہلوے چپ گویند برخاست ٭ نیاید ہرگز از چپ استی راست اسی واسطے بعضون نے لکھا ہی کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے

نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہی - حق تو یہ ہی کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہی کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرعہ یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نظامی کا کلام ان دونون کی مزاولت مین بہت رہا ہی - اس لیے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پہنچا ہو اُسمین توارد نہین ہوتا ہی - اور اگر کہین اتفاقاً ہو جاتا ہی تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہی کہ اسکی فکر استاد کی فکر سے جا ملی - اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کی طرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہی سرقہ اُسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اُستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بتغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہ ہی کہ توارد ناداستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ - جیسے علی حزین کا شعر ؎ ای وای بر اسیری کز یاد رفتہ باشد ٭ در دام ماند باشد صیاد رفتہ باشد ٭ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بر آن صیدم مسکین چہ بیداد رفت ٭ کہ در دام از یاد صیاد رفت ٭ بعضون کے نزدیک اُس صورت مین سرقہ جائز ہی کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے ملا شیدا نے غیاثا طلوائی کا مضمون چُرایا ہی ؎ ز بسکہ گرد غمت بست بر جگر ناخن ٭ چو پشت ماہیم از پائے تا بسر ناخن ٭ غیاثا طلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم و ناخن دران نشست ٭ چون پشت ماہی است سراپائے سینہ ام ٭ ایسے ہی یہ شعر ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود ٭ در بدر یارخ بشوئی خار ماہی گل شود ٭ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہی ؎ گر بدریا افتد از عکسِ جمال تو فروغ ٭ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل ٭

باب نہم صنائع کے بیان مین

یعنی وہ باتین جن سے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین **اول صنائع معنوی** جن سے معنون مین خوبی آئے گو معنون کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون **دوم صنائع لفظی** کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اس لیے اس بات کو دو فصلون مین بیان کیا جاتا ہی مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیئے کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتی ہین لیکن چونکہ منظوم مثالون کا یاد کرنا سہل ہی اس لیے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے۔

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین صنعت اول طباق ہی

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کلام مین دو معنی ایک دوسرے کی ضد ذکر کرین جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم توئی ؛ پس اگر امر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہین گے جیسے ؎ دندان نکنی سپید تالب ؛ از تپنہ کنم کبود ہر دم ؛ اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کر کے پھر اُنکے اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہین گے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا ؛ موافقان تو مقبول چون سوال صواب ؛ **دوم مراعاۃ النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہین یہ ہی کہ کئی چیزین جن مین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز گوشش دناہید روز بزم ؛ پرویز روز بخشش و خورشید روز رزم ؛ اور اس مین داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف یعنی کلام ایسی شئی کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ نامہ تہدید چون سازد رقم ؛ در کفش تیغ دو دم گردد قلم۔ اور اس مین ملحق ہی ایہام تناسب کہ کلام ایسے معانی جمع کرین کہ اُنکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے معنی کے لحاظ سے البتہ متناسب ہی جیسے ؎ از دم خلق تو در مسدس گیتی ؛ بوے مثلث بہر مشام برآمد ؛ یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہی اُسکو مسدس سے کچھ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنے مسدس کے متناسب ہین سوم صفت تشبیہ اسکے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہو چکا ہی۔ یہان صرف اسکے

اقسام کا ذکر ہوتا ہی - اول معلوم کرنا چاہیئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہی یعنی اگر وجہ شبہ مذکور نہین ہوتی ہی تو اُسکو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم نرگس ست اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہی جیسے چشم چون نرگس ست در حسن و لطافت دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکور نہو تو موکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس - اور ایک قسم باعتبار مشبہ کے ہی کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر کی مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ٭ وز تگرگ رمح بر در مالش عناب داد ٭ اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اُسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھی گئی ہین - پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین - اول تشبیہ مشروط جسمین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد بروئے تو لیک بقامت رسد سرو اگر روان شود ٭ قدیار کی مشابہت کیلیے سرو مین روانی کی شرط ہی - دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزون سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس ٭ صبح گردد چو شام تیرہ شعار ٭ سوم تشبیہ تسویہ - کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ ست ٭ تنش چو موے میان تو لاغری دارد ٭ چہارم تشبیہ اضمار - کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن ٭ کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن ٭ ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مراد یہ ہی کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کے - پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین - پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قد یار میگویند ٭ سرو چو بیست نا تراشیدہ - چہارم صنعت مشاکلت - جسکے معنے ہین ایک دوسرے

کی شکل ہونا وہ یہ ہی کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کی
مناسبت ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بیشتر است ٭ عبث بخرقہ خود بخیہ میکند
درویش ٭ یہان خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہی اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہی - پنجم صنعت مزاوجت وہ یہ ہی کہ دو معانی دو شرط و جزا مین واقع
ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎ چون مرا بینی
شود لطف مبدل باعتاب ٭ چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب - یعنی تیرے
دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہی اور تیرے دیکھنے سے میری صفات مین
غرضکہ تبدیل صفات دونون صورتون مین ہی اور مزاوجت کے معنے لغت مین
جوڑا ہونے کے ہین ششم صنعت ارصاد - لغت مین اسکے معنے راہ پر نگہبان بٹھانے کے
ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ لاوین جس سے معلوم ہو جاوے کہ
قافیہ مین یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم شود بخت بردرش ٭ ہر کو چو بخت روے
برین آستان نہاد ٭ یہ شعر اس قصیدہ کا ہی جسکی بنا رقافیہ ن پر ہی اسلیے اول
مصرعہ مین آستان کے آنے سے معلوم ہو جائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہے گا اور اس صنعت
کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم صنعت عکس - جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہ ہی کہ کلام مین
جو جزو مقدم کیا تھا اسکو پھر مؤخر کر دین اور مؤخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ
ہمدم غم ٭ غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل ٭ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی
نکتہ کے باعث اُس سے انکار کرین اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت
آنکہ باصبر آشنا بود ٭ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود - نہم صنعت توریہ - یعنے چھپانا - جس کو
ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہی کہ ایک لفظ کے دو معنے ہون قریب اور بعید اور مراد
قائل کے معنی بعید ہون جیسے ؎ بخردہ توان آتش افروختن - پس آنگہ
درخت کہن سوختن ٭ کہ خردہ سے معنی بعید یعنے چنگاری مراد ہی ایسے ہی ایہام کو

ایہام مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہی جسمین معنی قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبائے تو ٭ ور کسے انکار این معنی کند روشن کنم ٭ یہان روشن کنم کے دو معنی ہین ایک یہ کہ آنکھ کو روشن کردون اور دوسرے یہ کہ واضح کردون اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنی اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہی کہ یہ معنی بھی اس جا درست ہو سکتے ہین پس غرض تو یہ مرشح سے یہی ہوتی ہی کہ ایک معنی بعید مراد ہوتے ہین اور معنی قریب بھی چسپان ہو سکتے ہین - دہم صنعت استخدام - جسکے معنے خدمت لینے کے ہین وہ یہ ہی کہ دو معنی والے لفظ سے ایک جا ایک معنی مراد لین اور اُسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بہ بزم خویش مارا دادہ است آن سرو بار ٭ از نہال قامتش آزاد شدیم امیدوار ٭ لفظ بار سے اول مصرعہ مین دخل مراد ہی اور دوسرے مصرعہ مین اُسکی ضمیر سے پھل مراد ہی یازدہم صنعت لف و نشر - لغت مین لف کے معنی لپیٹنا اور نشر کے معنی پھیلانا اور اصطلاح مین یہ ہی کہ چند چیز کو اولاً مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اُسکو لف کہتے ہین پھر اُسیقدر چیزین اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیار سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف اور نشر کے اشیار کی ترتیب متحد ہو یعنی لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اُسکی دوم کو نشر کی دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہین گے جیسے ؎ بر بدو دزید و شکست و بہ بست ٭ یلان را سر و سینہ و پا و دست ٭ اسمین بر بدو کے متعلق سر ہی اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہی اور بست سے دست کو - اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولین گے - اور اس کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎ گل و نرگس ہمہ را اہل البصار ٭ نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار ٭ دوسرے یہ کہ مختلف ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب ٭ گلبرگ تر و سرو سہی سنبل سیراب ٭

اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہی کہ کئی لف اور کئی نشر جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؎ جان و دل دلی و عدو تو روز و شب ٭ از وعدہ موعید تو پر نور و نار باد اس مین چار بار لف کیا ہی اور اسیقدر نشر کیا ہی - دوازدہم[۱۲] صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک جگہ مین اکٹھا کیا جائے جیسے ؎ شد بر دلم آسان ہمہ امر زر بیکبار ٭ داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او ٭ چھ[۶] چیزون کو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہی

جمع

سیزدہم[۱۳] صنعت تفریق - کہ ایک طرح کے مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جائے جیسے ؎ زین چکد آب و زان ببارد خون ٭ مژہ من کجاؤ ابر بہار ٭ یعنی مژہ اور ابر باہمد گر مشابہ ہین - مگر فرق یہ ہی کہ ایک مین سے خون نکلتا ہی اور دوسرے مین سے پانی

تفریق

چہاردہم[۱۴] صنعت تقسیم کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہی کہ لف و نشر مین تعین متکلم کی طرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اُس سے متعلق کر لیتا ہی اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہی جیسے ؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست ٭ پائے کہ رہِ وصل نوشتی پیوست ٭ زان دست کنون در گل غم دارم پائے ٭ زان پائے کنون بر سر دل دارم دست ٭ اور ایک قسم کی صورت یہ بھی ہی کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کر دی جاوین جیسے ؎ پیوستہ دشمنان تو زین گونہ مستمند ٭ یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار ٭ یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کیے ہین - اور کبھی ان تینون صنعتون مین سے دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہین - مثلاً کئی چیزون کو اول ایک حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائلم ای شیخ ٭ تو بمحراب و من بہ ابروے یار ٭ اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا - اور اگر دو چیزون کو جمع کر کے ہر ایک کا حال جداگانہ

بیان کیا جائے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ بے تو چو شمع کردہ ام خندہ و گریہ
کار خود ٭ خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگار خود ٭ اول مصرعہ مین جمع ہی اور دوسرے
مین تقسیم - اور کبھی تینون ایک جا جمع ہوتے ہین جیسے ؎ مجلس و آتش دادہ
براین از حجروان از شجر ٭ این کردہ منقل را مقروان جام را جا داشتہ - دو آتش
کو مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا
تفریق ہی اور دوسرے مصرعے مین تقسیم ہی - پانزدہم صنعت تجرید جس کے
معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ کسی صفت والی چیز
سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے اول کا صفت مذکور مین کامل
ہونا اس درجہ کو ہوتا ہی کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہی اور یہ
صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہی ؎ مستِ ذوقِ عرفیم کز نغمۂ توحیدِ تو ٭
لذتِ آوازہ در کامِ جہان انداختہ ٭ اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل
عارف قرار دیا کہ اُس مین سے ایک شخص جدا گانہ نکال کر اُس کا حال بیان کیا کہ
مین عرفی کے ذوق سے مست ہون حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہی - شانزدہم
صنعت مبالغہ - کہ تعریف اور مذمت مین ایسی نوبت پہونچاوین کہ وہان تک ہو پہنچنا
بعید یا محال ہو اُس کی تین قسمین ہین ایک یہ کہ اُس حد کو پہنچنا عقل اور عادت
کی رو سے ممکن ہو تو اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے ؎ بر و گر عیب مین چشمے کشایند
وگر زو جز ہنر بینی نیاید ٭ یعنے ہو سکتا ہی کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر
عیب جوئی نہ کرے - دوم یہ کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اُسکو
اغراق کہتے ہین جیسے ؎ دلم زدرد گرانمایہ چون جگر زفغان - دماغم از گلہ خالی
چو خاطرم زغبار ٭ عقل کی رو سے ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ
نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہی

سوم یہ کہ عقل و عادت دونون کی راہ سے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر بشنود از دہر کہ مردود کفِ تست ٭ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را ٭ ہفتدہم صنعت مذہب کلامی - یعنی کلام ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اُس سے قیاس بناکر نتیجہ نکال لین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند ٭ بس ست این یک آیت دلیل دوامت ٭ اس سے قیاس یون بنتا ہی کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہی اور تو نفع رسان ہی تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دائم ہی - ہیجدہم صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع مین وہ علت نہین ہی ؎ یا چشم تو ریخت خون عشاق ٭ زلفِ تو گرفت رنگ ماتم ٭ یہان زلفونکی سیاہی کی علت یہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقون کا خون کیا ہی اُن کے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ کیا ہی حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہ علت نہین - نوزدہم صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم - یعنی تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز ٭ مگر درم کہ ز دستِ تو میکشد خواری ٭ بستم صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح - یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہی - یعنی ہجو مین ایسے الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہون اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایہ ہمائے بود ٭ ز بسکہ بر سرش از بہر استخوان آید ٭ اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہی - مگر دوسرے مصرعہ سے اُسکی ذلت اور ہلاکی مفہوم ہوتی ہی - بست و یکم صنعت استتباع - جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اُس مین دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گردد ز آتش قہرِ تو جہان خاک سیاہ ٭ موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران ٭ یہان تعریف قہر کی اسطرح کی ہی کہ اُس سے مہر کی

تعلیل حسن تعلیل
تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح
استتباع

ادماج

تعریف بھی حاصل ہوگئی - بست و دوم ۲۲ صنعت ادماج - جسکے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اُس کلام کو کہتے ہین جس مین دو مدعا نکلین اور اسمین اور استتباع مین یہ فرق ہی کہ استتباع مدح ہی مین ہوتا ہی - اور ادماج عام ہی کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام و ادماج مین یہ فرق ہی کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنی کا احتمال ہوتا ہی اور ادماج مین جملہ سے جیسے ؎ زبانِ آن پسر ترکی و من ترکی نمیدانم ؛ چہ خوش بودے اگر بودے زبانش در دہانِ من ؛ یہان دو معنی درست ہین کہ اسکی بولی بولتا یا اُس کی زبان چوستا - بست و سوم ۲۳ صنعت توجیہ - جسکو محتمل ضدین کہتے ہین یعنی ایک کلام سے دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھ مین آوین جیسے ؎ یک شیوہ شناسد عضبت عفو و مکافات ؛ یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را ؛ ایک یہ معنی کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین - دوسرے یہ کہ عفو تجھ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین - بست و چہارم ۲۴ صنعت ہزل کہ اُس سے جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین - اور واقع مین اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبہ دُنیا مکنید آمیزش ؛ از آتشِ جہنم اندیشہ کنید ؛ بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہی - بست و پنجم ۲۵ صنعت تجاہل العارف - یعنی جان کر اَن جان بن جانا - اور اصطلاح مین یہ ہی کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنین دانم ؛ کہ دامنگیر گردد خون من نامہربانی را ؛ یہان تجاہل سے مقصود محبوب کی بیدادکا مبالغہ ہی - بست و ششم ۲۶ صنعت قول بالموجب جسکے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ قائل کے قول کے معنی اُسکی مراد کے خلاف لیے جائین جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی ؛ راست میگوئی کہ از جان میکنم ؛ مراد قائل کی یہ تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہین کرتے

ہزل یعنی جد

تجاہل العارف

قول بالموجب

اُسکے معنے یہ نہ لیے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سے ہی بست وہفتم صنعت اطراد - جس کے معنے انتظام کے ہین اور اسکو اطرا بھی کہتے ہین جسکے معنے تعریف کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ ممدوح کا نام مع اُس کے باپ دادون کے بترتیب ذکر کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشن دینِ محمدِ عربی ٭ ضیاے چشم علی نور دیدۂ زہرا - بہار خرمیِ خاطرِ حسین وحسن ٭ سرور سینۂ زین العبا و شمع ہدیٰ ٭ فروغ شمع شبستانِ باقر و صادق ٭ غریب خاکِ خراسان علی بن موسیٰ - بست وہشتم صنعت تعجب - کہ کلام مین کوئی بات قابل تعجب کسی غرض کے لیئے ذکر کیجائے جیسے ؎ سرور اسا یہ یکے ہیش نباشد یارب ٭ اینہمہ خاک نشین در پئے آن بالا چیست یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان محبوب کا ہی - بست ونہم صنعت اعتراض جسکے معنے حائل ہونے کے ہین - اور اُس کو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنے بھراؤ کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب اُس کے بدون بھی پورا ہو اور اُسکی تین قسمین ہین - حشو قبیح اور ملیح - اور متوسط - قبیح وہ ہی جس کے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جائے اور ایسا شعر کلام بلغا مین نہین آتا اس لیے اُسکی مثال بھی لکھنی ضرور نہین - اور حشو ملیح وہ ہی جس سے کلام مین لطف اور حسن آجائے جیسے ؎ گر بخندم وان پس از عمریست گوید زہر خند ٭ ور بگریم وان بہر روزیست گوید خوگری ٭ اس مین وان پس از عمریست اور وان بہر روزیست حشو ملیح ہی کیونکہ ہرچند مطلب بدون اس کے پورا ہی مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اسقدر بے رحمی ہی - اور حشو متوسط وہ ہی کہ نہ اُس سے

کچھ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے ع ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست
اس مین لفظ باد حشو متوسط ہی - سی و ۳۰ ام - صنعت تلمیح - جس کے معنے دکھانے کے
ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ کلام مین کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کیطرف
اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ مے گوید خلا باشد محال ٭ در خزانہ گر رود ہر گز
نگوید این سخن ٭ اس مین اشارہ ہی اس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کے
نزدیک خلا محال ہی جیسے ؎ تو در معاملۂ اہبطو امتاع مخر ٭ کہ صحیح بود بیع
وسعی نامشکور ٭ اشارہ قصۂ بنی اسرائیل کیطرف - جب جنگل کی حیرانی کے
بعد شہر مین گئے تھے - سی و ۳۱ یکم - صنعت براعۃ الاستہلال - جس کے معنے ہین
آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہ ہی کہ شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ
لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون جیسے مثنوی غنیمت کے شروع
مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہی یہ شعر ہی ؎ بنام شاہد نازک خیالان
عزیز خاطر آشفتہ حالان ٭ اور اس صنعت کو حسن مطلع بھی کہتے ہین - سی و ۳۲ دوم
صنعت التفات - لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی
کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدل کر بیان کرنا - جیسے عرفی نے قصیدہ
نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کیطرح بیان کیا ہی چنانچہ کہتا ہی ؎
از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ٭ زین باد پریشان نہ کنم زلف الم را ٭ پھر
مخاطب کر دیا ہی اس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را ٭ پھر غائب کر کے کہتا ہی ؎ از باغ نعیمش
بدہ انعام و میامیز ٭ با مطلب او مطلب اصحاب شکم را ٭

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین

اُنمین سے اول تجنیس ہی جسکو
جناس بھی کہتے ہین جسکے معنے ہمجنس ہونیکے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے

براعۃ الاستہلال

التفات

تجنیس تام

تجنیس مرکب

تجنیس مفروق

تجنیس منصوص

تجنیس مرفو

تجنیس محرف

تجنیس زائد

کہ دو لفظ بولنے مین مشابہ اور معنی مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین - اوّل تجنیس تام کہ دونون لفظ شمار حرف اور ہیئت اور ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی متحد ہون یعنی دونون اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہی مثلاً ؎ بازا قبالش بصید ملک رنگین چنگ باد ٭ تا رچنگ عشرتش باداز گسستن درامان ٭ چنگ اول بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز - اور دونون اسم ہین اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اُسکو تجنیس تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عشق از مدار چرخ مدار ٭ مدار اول اسم ظرف ہی اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونون لفظون متجانس مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونون ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ؎ بدریا بسوزد دل خیزران ٭ چوزد بر سمند سبک خیزران ٭ اول خیزران مفرد ہی اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان - اور لکھنے مین متفق نہون تو اُسکو تجنیس مفروق کہین گے جیسے ؎ ساقی ازان بادہ منصورم ٭ در رگ و در ریشہ من صورم ٭ اول مصرعہ مین منصور مفرد ہی اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونون جدا صورت پر لکھے جاتے ہین - لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے جزو سے ہوگا تو ایسی تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفودار کہتے ہین جیسے ؎ پروانہ ام دلا برخ ہمچو شمع او ٭ پروا ندارم ار بشود جان من ہلاک ٭ پروا کو اگر نون ندارم مین ملایا جاوے تو پروانہ ہو جاتا ہے - سوم تجنیس محرف کہ دونون لفظ عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنے حرکت وسکون مین مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبۂ جان را ٭ محرم او بود سرّ قرآن را ٭ محرم اوّل بضم میم وکسرہ را ہے - دوم بفتح میم وراہے - چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دونون لفظون مین سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ

اول مین جیسے ع باشکوہ کوہ حلمت ابر گریان برجبال - یا بیچ مین زائد ہو جیسے ع خندہ زد اندر ہوا برق اوبرق دار ٭ خواہ آخر مین زائد ہو اور اُسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن ٭ اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد ہوتے ہین - اس صورت مین تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہی جیسے ؎ اگر میان یم اندر صدف ندیدستی ٭ نگاہ کن قلم او دران خجستہ یمین ٭ یم اور یمین مین تجنیس مذیل ہی پنجم تجنیس مضارع کہ دونون لفظون کے حروف عدد اور ہیئت مین یکسان ہون مگر ایک حرف دونون مین ایک نوع کا نہین بلکہ اُس کا قریب المخرج ہی اور اسکی تین صورتین ہوسکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان ٭ سخن از طرہات مے گوید ٭ وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست ٭ آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی ٭ اور اگر دونون قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہین گے اور اسکی بھی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین - مثال اول ع جنگ را درویش نبا شد سنگ ٭ مثال دوم ؎ در روے من زغمزہ کمانہا کشیدۂ ٭ بر جان من زطرہ کمینہا کشادۂ - مثال سوم ع بباب رحم در آو کمن نفس برباد ٭ ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونون لفظ متجانس بدون فاصلہ کے پیہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت راچو من ہزار ہزار ٭ مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار ٭ ہفتم تجنیس خط - جس کو تصحیف کہتے ہین وہ یہ ہی کہ دونون لفظ صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند ٭ خط بر حیاتِ عاشقِ مسکین کشیدہ اند ٭ ہشتم تجنیس قلب کہ دونون لفظون کے حروف شمار مین اور

تجنیس مضارع
تجنیس مکرر
تجنیس خط
تجنیس قلب

نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون اور اُسکی دو صورتین ہین - ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہوجاوین تو اُسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد ؛ دوسرے یہ کہ نامرتب بدلین جیسے ع شکر در شکر نعمت ایمان - اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اُسکو آخر سے پڑہین تو اول جملہ حاصل ہوجاوے تو اُسکو قلب مستوی کہتے ہین جیسے مرادے دارم - اور برآید یارب اور اگر دو لفظ جو ایک دوسرے کے قلب ہون شعر یا مصرعہ مین اس طرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر مین تو اُس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازوداد کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش شد از نالہاے زار ؛ دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع با من قران کنند و قرینان من نیند ؛ اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اُسکو شبہ اشتقاق کہتے ہین جیسے ؎ خضر الہامی کہ چون اسکندر ؛ لشکر کشد و جہان کشاید ؛ اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین - سوم صنعت ردالعجز علے الصدر - اسکا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہی وہ یہ ہی کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونون مصرعون کے جو درمیانی رہے اُنکو حشو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہ معنی ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع مین آیا ہی جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون اینست علاجم بس ؛ زنجیر دو زلف تو و پاے من شیدا ؛ لیکن تین صورتین اسکی اور ہین - اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو - دوم یہ کہ عروض مین واقع ہو - سوم یہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر چار صورتین ہوئین اور

صنعت اشتقاق — صنعت ردالعجز علی الصدر

اُن کی پھر چار چار صورتین ہین اس لیئے کہ دونون لفظ بعینہ ایک ہون گے یا تجنیس
کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہون گے تو سب صورتین
سولہ ہوئین - اول کی مثال ہم نے لکھدی ہی باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ کے
لکھے دیتے ہین - مثال اُس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز مین ایک سے لفظ
ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش ٭ زاہد از گوشۂ خلوت دل خود را
باز آر ٭ مثال اُس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری
ای دلبر شیرین ٭ من رنجہ چو فرہاد م و تو ظرفہ چو شیرین ٭ مثال اس صورت کی کہ ابتدا
اور عجز ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شنخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ
اور مثالین انھین پر قیاس کر لینی چاہئین - چہارم - صنعت لزوم مالایلزم - یعنے
لازم کر لینا ایسی بات کا جو ضروری نہو - ہرچند اصطلاح مین اس کا نام ہے کہ
حروف روی یعنی قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جائے مثلاً
شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل
اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت
مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاویگی کہ کوئی خاص التزام کر لیا ہوگا وہ بھی
اسی مین شامل ہی چنانچہ ایک صنعت معاد ہی کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر
مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اُسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ
نا ید بر من دلبر آسایش جانم ٭ جانم طیران میکند انجام ندانم ٭ دانم نرود پائے
تمنا رہ مقصود ٭ مقصود دلے نیست جز این شور و فغانم ٭ اور اسی مین یہ بھی داخل ہی
کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کر لیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو
جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُس کے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُسکا مطلع
یہ ہی ؎ مرا غم ست شتر بار ہا بحجرۂ تن ٭ شتر دلی نگنم غم کجا و حجرۂ من ٭ اور

صنعت لزوم مالایلزم

اسی قبیل سے یہ ہی کہ مصرعہ مین چیزون کا عدد مخصوص کردے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیز مین ذکر کی ہین اُسکے اشعار یہ ہین ؎ جمع آمدہ بہر خدمت وپاس ٭ ادریس ومسیح وخضر والیاس ٭ بستہ کمران چو حلقہ قدخم ٭ کیخسرو وسام وزال ورستم ٭ مستسقی جرعہ وقت تعجیل ٭ جیحون وفرات ودجلہ نیل ٭ روزی طلب آمدہ دمادم ٭ دیو وملک وپری وآدم ٭ اور ایک صنعت قطع الحروف ہی یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف تہجی نہ آوے مثلاً الف نہ ہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری خیتم رسل ٭ درمسلک عقل رہروجزو وکل ٭ درچشم خرد چیست رخش گلشن قدس ٭ جبرئیل بود ورچمنش یک بلبل ٭ ایک صنعت منقوطہ ہی - یعنے یہ التزام کرنا کہ کوئی حرف بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن ٭ اور ایک صنعت غیر منقوطہ ہی جسکو مہملہ کہتے ہین یعنے کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او ٭ اور ایک صنعت رقطا ہی جس کے معنے سیاہی مین سفیدی ملے ہوئے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ کلام مین ایسے الفاظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع زلف سیہ تو جان من دزدیدے ٭ اور ایک صنعت خیفا ہی جسکے معنے اُس جانور کے ہین کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو کہتے ہین جسکا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع روح جنبش دہد بہ بین گلہا ٭ اور ایک صنعت فوق النقاط ہی جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے ؎ تا دشنۂ غمزہ راند در دل ٭ زخمش دُر خون فشاند بر دل ٭ اور ایک صنعت تحت النقاط ہی کہ جس کے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ؎ بدیر وکعبہ گردیدم بہر سو ٭ چو او بسیار کم دیدم پریرو ٭ اور ایک صنعت مقطع ہی جسکے سب حرف لکھنے مین جدا جدا

منقوطہ — رقطا — خیفا — فوق النقاط — تحت النقاط — مقطع

لکھے جائین جیسے ؎ رخِ زرد دارم ز دوری آن در ٭ زدہ داغ در دم درونِ دل آذر ٭ اور ایک صنعت موصل ہی جسمین التزام کیا جائے کہ کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکھ سکین - موصل بدو حرف جیسے ؎ چو من کاست گوئی شبِ فرقتِ تو ٭ مہ تو کہ باشد بدینگونہ لاغر ٭ اور سب سے آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہی اور پھر موصل بچہار اور پھر موصل بہ پنج اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال ہے ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس صیب ٭ اور ایک صنعت واصل الشفتین ہی کہ اُس کے پڑھنے مین دونون لب نہ ملین جیسے ؎ در رہے گر ترا گذار شدہ ٭ سرِ راہ تو سر نثار شدہ ٭ اور حقیقت مین یہ صنعت قطع الحروف مین سے ہی کیونکہ ب اور پ اور م کے نہ لانے سے دو لب نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاوے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے ضرور ہو تو واصل الشفتین کہلائے گی جیسے ؎ بت من دمبدم فریب مدہ ٭ بلبِ من لبِ پیالہ بنہ ٭ اور ایک صنعت سجع ہی جس کا حال نثر کے اقسام مین بیان ہو چکا - اور ایک صنعت ذو القافیتین ہی کہ ایک شعر مین دو قافیے لاوین جیسے ؎ عقل و فرمان کشیدنی باشد ٭ عشق و ایمان چشیدنی باشد ٭ اور کبھی ردیف کو دونون قافیون کے درمیان لاتے ہین اور اُسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہین - حاجب آڑ کو کہتے ہین یعنی دونون قافیونمین ردیف مذکور حائل ہو گئی ہی جیسے ؎ ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت ٭ پیری تو بدانش و جوان داری بخت ٭ اسمین داری ردیف ہی اور اسکے اِدھر اُدھر دو دو قافیے ہین - اور ایک صنعت متلون ہی کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑھا جاوے جیسے مثنوی ابلی شیرازی کی جسکا نام سحر حلال ہی اس کے اشعار یہ ہین ؎ ای شدہ در خانۂ جان منزلت ٭ خانۂ جان یافتہ زان منزلت ٭ ای شدہ مہر رُخ تو زینِ چرخ ٭ چرخ ازان آمدہ در عینِ چرخ ٭ اگر اضافات کو مختصر

موصل

واصل الشفتین

ذو القافیتین

متلون

کرکے پڑھو تو وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کھینچ کر پڑھو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رمل مسدس مخبون محذوف کا ہوگا اور اُنھین شاعر نے یہ بھی کمال کیا ہی کہ ہر شعر ذو قافیتین ہی۔ اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہی اور متلون کے اقسام مین ایک منقوص ہی کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کردیا جائے تو رباعی کا وزن رہ جائے اور معنے بدستور رہین جیسے ؎ درد ہجر آمد و افزود مرا حسرت و غم ٭ صبر و آرام شد از جانم و با دوست بہم۔ اسکا وزن رمل مخبون ہی لیکن اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور اسی کی قسم محذوف ہی کہ مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجائے جیسے ؎ در غالیہ دان بینم آن تنگ دہان لیکن ٭ سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری ٭ اسکا وزن ہزج اور اخرب ہی مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہی کہ اعداد بترتیب یا بے ترتیب ذکر کرین۔ جیسے ؎ یک دو شد از سہ حرفش چار اصل و پنج شعبہ ٭ شش روز و ہفت اختر نہ قصر و ہشت منظر ٭ یعنی اُسکے جاہ سے کہ تین حرف کا ہی یہ اشیاء دونی ہوگئین اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہی کہ کسی موصوف کی پیہم صفات مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندۂ دستگیر ٭ کریم خطابخش پوزش پذیر ٭ اور ایک صنعت توشیح ہی جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ ہر مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے سے حاصل ہو۔ اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑھا جاوے یہ سب تفنن طبع کے لئے ہین۔ تنبیہ۔ منشی کو چاہیئے کہ جب لفظی صنعتون کی طرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہون گے تو ایسا ہوگا

منقوص
سیاق الاعداد محذوف
توشیح تنسیق الصفات

کہ گویا زربفت کی جھول گدھے کو پہنا دی۔

باب دہم عروض و قوافی کے مختصر بیانمیں

اس مین دو فصلیں ہیں اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہیں۔

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہی یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اُتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونون کلمون کی مختلف ہین۔

بحر چند کلمات موزون کا نام ہی۔ جن پر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین

رکن۔ بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل وامثال بولتے ہین۔

اصول۔ رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

تقطیع۔ کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اُسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مرقوم ہوگی۔

زحاف۔ شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہوجاوے یا کچھ زائد ہوجاوے تو اُس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اُس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اُس بحر کو بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہ ہوا ہو۔

فصل اوّل عروض کے بیان میں

عروض وہ علم ہی جس مین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اُس مین ذکر بحرون کا اور اُن کے ارکان وزحافات کا ہوتا ہی۔

واضح ہو کہ اصول جن سے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین۔ **سبب اور وتد**۔ لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین۔ اوّل سبب خفیف جس کے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے سر۔ دوم سبب ثقیل جس کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اوّل مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حروف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشق جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنی فعولن اور فاعلن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلن مستفعلن۔ متفاعلن۔ فاعلاتن۔ مفعولات۔ پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہی اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہی اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی

اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ۔ سوائے ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہی یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجۂ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین اُنیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنپر شُعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے رجز، رمل، کامل، متدارک۔ متقارب۔ ہزج۔ یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور خفیف۔ سریع۔ مجتث۔ مضارع۔ منسرح۔ یہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے۔ چھ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرع مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اس طرح کے ہین کہ اشعار مروجۂ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اُن کو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہی۔

پس جاننا چاہیئے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اُن مین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین جو زحاف کہ اول ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ گنتی مین چار ہین **اوّل** ثلم بفتح ثا مثلثہ و سکون لام اُس زحاف کا نام ہی کہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہیگا اسکی جگہ اسکا ہموزن

فعلن مستعمل ہی اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین **دوم** جب بفتح جیم وتشدید بار موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گر جاوین صرف مفارہ جاوے اُسکی جگہ اُس کا ہموزن فعل بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہین **سوم** - خرم بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونے کو کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہی اُسکی جگہ مفعولن اُس کا ہموزن مستعمل ہی اور رکن کا نام اس صوت مین 'خرم ہوتا ہی **چہارم** کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہی مفعولا رہے گا اُس کی جگہ مفعولن کہین گے اور رکن مکشوف بولا جاوے گا -

اور جو زحاف کہ کئی رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اوّل اذالہ بکسر الف وذال معجمہ یہ ہی کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اُس مین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہین - دوم تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اس مین الف زیادہ کیا جائے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اس کی جگہ اس کا ہموزن فاعلیّان مستعمل ہی اور رکن کا نام مسبغ ہی **تنبیہ** یہ دونون زحاف ایسے ارکان پر واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے - تیسرا حذذ بفتح حاء حطی وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جاوے مثلاً فاعلن سے فار ہجاوے تو اُسکی جگہ فع کہین گے اور رکن کو احذّ بولین گے - چوتھا - حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہیں جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہے گا اسکی جگہ فعل مستعمل ہی اور رکن کا نام محذوف ہی - پانچوان خبن بفتح خائے معجمہ وسکون بار موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو

اس کے دوسرے حرف کے ساقط کرنے کو جنن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہ رکن اس صورت مین مجبون کہلاوے گا چھٹا طی بہ فتح طاے مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اُس مین چوتھا ساکن دور ہووے - مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا - اسکی جگہ اسس کا ہموزن مفتعلن بولین گے اور رکن کو مطوی کہین گے ساتوان قصر یعنے جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اسس کے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاوے گا - آٹھوان قطع یعنے جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اس کے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہو جاوے گا اسکی جگہ فعلن کہین گے اور رکن مقطوع کہلاوے گا - نواں قبض - جس رکن مین کہ پانچوان حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اُس کے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اس صورت مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرا دین تو فعول بضم لام رہیگا - دسواں - کف بفتح کاف و فا مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہے گا اور رکن مکفوف کہلاویگا - گیارہوان - وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اُس کے متحرک حرف کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہو جاوے گا اور رکن کو موقوف کہین گے -

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اُسکا نام دو ناموں سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن ہو

اور دوسرے مین قطع وہ بحر مجبون مقطوع بولی جاویگی اور علے ہذا القیاس
اسی طرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اُس کا نام بھی مرکب ہوتا
ہی لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا
نام رکھ لیا ہی اس جہت سے اُنکو بھی لکھ دیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین
اوّل - خرب بفتح خار معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا
نام ہی - مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو
فاعیل بضم لام رہتا ہی اُسکی جگہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو اخرب کہتے ہین
دوم - شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تاء فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام
ہی - مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے
دور ہو جائے تو فاعلن رہے گا - اور رکن کو اشتر کہین گے -
سوم - شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہی - مثلاً فاعلاتن مین دوسرا اور ساتوان
حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا
چہارم - کسف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو
کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرف ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ ت بباعث
کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا - اُسکی جگہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکسوف ہوگا
پنجم - ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہی مثلاً مفاعیلن مین سے اگر بباعث حذف
لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصری دور ہو کر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا
اس کی جگہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے -

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہی اس لئے اسکا طریق
لکھنا ضرور ہی پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے لئے

ایسے ٹکڑے کرین جو وزن ارکان بحر کے مطابق ہو جاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز وہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہو جاوے پس اس ہموزن کرنے کے لئے قواعد مفصلۂ ذیل کام آتے ہین۔

قاعدۂ اول - وزن کرنے مین سکون و حرکات کے شمار اور جگہ برابر ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعلن ہی یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین اسی طرح ان الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہی تو وہان بھی ہونا چاہیئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہی تو وہان بھی ہووے۔

قاعدۂ دوم - تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہی یعنی جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہوویں اور بولے نہ جاویں وہ تقطیع مین شمار نہ ہون گے ایسے حروف یہ ہین۔

اوّل الف - لفظ ایں آں ازو وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین اُسکے ماقبل کا حرف نی یا آ یا ز سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا۔ مثلاً ع جزیں نیستم چارۂ درسرشت ٭ اس مصرعہ میں الف ایں کا ملفوظ نہین۔

دوم - نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو۔ جیسے زماں اور زمیں وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اس طرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زماں کو بجائے زما سمجھین گے اور اگر عروض و ضرب میں واقع ہوگا تو بجائے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ میں آوے اور ملفوظ بطور ادا الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہ شمار ہوگا۔

سوم - واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہیں آتی تقطیع سے خارج متصور ہو گی

مثلاً خواب کو خاب کی جگہ سمجھیں گے۔

چہارم - ہا مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہو جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آوے گی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آوے گی تو بجائے حرف ساکن کے متصور ہوگی۔

پنجم - واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اُس کے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس مصرعہ مین ع پناہِ بلندی و پستی تُوئی ٭ ایسی واو بھی تقطیع مین داخل نہین ہی لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل وکسب وکمال ٭ یا مثل واو ابتدا کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ دگر نہ ستمگر بزور بستاند ٭ تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی۔

ششم - الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالفرض مین یا صرف الف جس صورت میں کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہ بھی داخل تقطیع نہین غرض سوا ان چھ نون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا۔

قاعدۂ سوم - اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار مارا زراہِ خطاب اسکی تقطیع یہ ہی کہ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ۔ غرضکہ ر نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہی متحرک ہوگئی۔ اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونون بحال رہینگے۔

قاعدۂ چہارم - اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہو جاوے گا اور باقی حذف ہو جاوے گا جیسے ع راست تیر ایاز ای محمود ٭ تقطیع اول رکن کی یہ ہوگی۔ راس تیر

فاعلاتن پس س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی - اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہون گے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے اور تیسرا دور ہوجاویگا - غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین جمع نہین ہوتے

قاعدہ پنجم - بعض الفاظ ایسے ہین کہ اُن کے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین ا مدد والف سے خیال کرنا چاہیئے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہی - جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اُسکی جگہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے اسطرح کی ی کو یائے باطنی کہتے ہین اسی طرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اسکو دو حرفون کی جگہ جاننا چاہیئے مثلاً فرّخ کو بجائے فررخ سمجھین گے -

قاعدہ ششم - حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ اُن کا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اُن کے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہی اور یہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہی اس لئے داخل تقطیع نہون گے صرف حرکات ماقبل کافی ہین -

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہی جس سے مشہور بحرون کا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہی

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱- خفیف مسدس مخبون مقصور	وزن بحر خفیف گویم بات	فاعلاتن مفاعلن فعلات	رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کے باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونو ہے اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہی۔
〃 〃 〃 محذوف	راز دل باسگ درش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلن	
۲- رجز مثمن سالم	برخیزای صاحب سخن بحر رجز رایاد کن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	اس بین صرف آخر کا رکن ندال ہوتا ہی
رجز مثمن ندال	ثابت غم تنہائی وباطل خیال خامناں	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان	
رجز مثمن مطوی مخبون	مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اس بین اول رکن مطوی ہی اور دوسرا مخبون
۳- رمل مثمن مقصور	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہی۔
رمل مثمن محذوف	ای متاع درد در بازار جاں انداختہ	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مثمن مشکول	بغلامی تو مارا خبر از جہاں برآمد	فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک۔

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مخبون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	صدر سالم ہو باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی۔
〃 〃 〃 محذوف	دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	سب ارکان مخبون ہیں اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشا با جرم مارا در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہو
〃 〃 محذوف	بشنو از نی چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلان را نبود پیشۂ بغض	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی
〃 〃 محذوف	مشک آنست کہ بوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
۴ سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ ای نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات	اول و دوم رکن مستفعلن تخلط کی وجہ سے مفتعلن ہو گیا اور آخر کا رکن مفعولات ہو جو طی اور وقف سے فاعلات ہو گیا ہو
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہیں آتی

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵- کامل مثمن مذال	تو بحر کامل اگر سری پے وزن آن بکنم بیاں	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان	صرف آخر کا رکن مذال ہی-
کامل مثمن سالم	زدلم نکرد یکے گذر فقار آن دگرے رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	〃
۶- متدارک مثمن مقطوع	بحر تدارک از بر مے کن	فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقطوع ہیں اصل مین فاعلن تھا
〃 〃 مخبون	چو رخت نبود گل باغ ارم	فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مخبون ہین-
متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف	مثلث نبود کس در دنیا در حلم و سخائی بہیمت	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہے باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن احذ بروزن فع بھی ہوتا ہی اور مضاعف سے یہ غرض ہی کہ بحر کے ارکان آٹھ کی جگہ سولہ کر لئے گئے ہین اور ہندوا لے مضاعف کو بحر طویل کہتے ہین-
۷- متقارب مثمن مقصور	سخن را بود در تقارب قبول	فعولن فعولن فعولن فعول	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہی-
〃 〃 محذوف	کریما بہ بخشائے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعل	

حسن القواعد

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتواں گذاشتن آساں ازاں کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک
متقارب مثمن مقبوض۔ اثلم	زدردِ ہجرت چہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک
〃 〃 〃 〃	لطف تو سازی برمن عاجز	فعل فعولن فعل فعولن	اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بہ ترتیب
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	نہ ہے جمال تو قبلۂ جاں حریم کوئی تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اول مقبوض دوم اثلم بترتیب۔
〃 〃 〃 〃 〃	زلف دل آرامۂ رویت تیرہ شبستِ دآتشِ موسے	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اول مقبوض و اثلم دوم ثالم بترتیب۔
〃 〃 〃 〃 سالم	زمین گرد از نعل اسپان معزبل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہو خواہ ثالم ہو یا اثلم
مجتث مثمن مخبون محذوف	بہ بحر مجتث اگر دم زنی در رنگ کمن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اول و سوم مستفعلن تھا جن سے مفاعلن ہوگیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون محذوف
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپید دوم چو زدم آستین بشمع شعور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر متصور۔

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹- مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع ست دران گوہر سخن	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہی دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف
	یارب نصیب ہیچ مسلماں دگر مباد	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	" " " " " " مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن آخر مقبوض ہی باقی سالم
۱۰- منسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد نما منسرح پند مرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طی کے سبب مفتعلن ہوگیا اور دوم مفعولات تھا جو طی اور کشف کے سبب فاعلن ہوگیا
منسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہی اور دوسرا مطوی و موقوف بترتیب
" " " مجدوع	ہیچو عرق بر عذار شاہد غضباں	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول و سوم مطوی ہی اور دوم مطوی محذوف آخر مجدوع
۱۱- ہزج مثمن سالم	مدہ بجز ہزج از دست بردل میزند ناخن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	
ہزج مثمن مسبغ	باہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیارست	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہی باقی سالم۔

نام بحر	مصرعہ اول	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اول اخرب ہی اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
〃 〃 〃 〃 مقصور	المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	〃 〃 〃 〃 〃 آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	ای بادشہ خوباں داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہی اور ایک سالم بہ ترتیب
〃 〃 مقبوض	دلم بروں شد از غمت غمت نہ دل بروں نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین
〃 〃 اشتر	وقت مغنیت دان ہر قدر کہ بتوانی	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہی دوم سالم بترتیب۔
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سر مد غم عشق بوالہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم۔
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعول فاعلن مفاعیل فَعَلْ	اول اخرب ہی دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ۔ یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول مین مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہی اور آخر کا رکن فعول یا فَعَلْ یا فع یا فاع ہوتا ہی اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعول رہتا ہی اور دوم سوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن ہوتا ہی۔

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہی غرضکہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہی کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اُسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالاں	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل	آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہی
〃 〃 محذوف	الٰہی غنچۂ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	〃
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	ای برزدہ دامن بلا را	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
〃 〃 〃 〃 مقصور	چون درد ہ مردمی نہی پاے	مفعول مفاعلن مفاعیل	〃 〃 مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	بامن باشی بسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع	اول ودوم اخرب ہین اور آخر اہتم

فائدہ - اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسرے مین سالم ہونا یا ایک مین سالم اور دوسرے مین مطوی و مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسرے مین مخبون ہونا کچھ مضائقہ نہین ؛ -

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعروں کے مصرعوں کے آخر میں مکرر ہوں اُنکو قافیہ کہتے ہیں مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُس کے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ بنجائے گا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنیً دونو جیسے گذرا یا فقط معنیً مختلف ہون جیسے بنی کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجائے قافیہ آوے اور ایک بمعنی عضو معین اور دوسری جگہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا قافیہ کرین - دوسری شرط یہ ہی کہ مکرر ہونے والے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہ دونون شرطین نہون گی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہینگے بلکہ ردیف بولینگے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ ای متاعِ دردر بازار جاں انداختہ ٭ گوہرِ ہر سودہ در جیب زیان انداختہ ٭ کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنے بھی ہی اور مستقل بھی اس لیئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعرائے عجم کے اشعار مین ہوتی ہی۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو اُنمین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہی اور باقی چھ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہی اُسکو **روی** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ ندارِیم غیر از تو فریادرس ٭ توئی عاصیانرا خطابخش و بس ٭ حرف س لفظ رس اور بس مین روی ہی بدون روی کے قافیہ نہین ہو سکتا یہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا **ردف** بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اُن حروف علت کو جو رَوی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے

واقع ہون اور اُنکے ماقبل کی حرکت بھی اُن کے موافق ہو جیسے کار اور یار کا الف اور پیش اور پیش کی سی اور گور اور شور کی واو اسطرح کی ردف کو جو متصل روی کے آوے اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ شوکتش گر در آمدے بمکاں ٭ شق شدے چرخ زمین وزمان ٭ مکان اور زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہے اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن بر کشید مغز پوست ٭ لفظ ومعنی غریب دارد دوست ٭ ت روی ہے اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی اور ردف خواہ زائد ہو خواہ اصلی اس کا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جس مین ردف اصلی مختلف ہے تو جائز نہو گا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ کوفت لاوین جس مین ردف زائد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہ واو یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہ بھی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین۔ تیسرا حرف قافیہ کا **قید** ہے یعنے وہ ساکن جو سوائے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہو گا یا حرف علت جسکے ماقبل کی حرکت اُس کے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین واو اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے۔ مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا حرف قافیہ کا **تاسیس** ہے یعنے وہ الف کہ اُس مین اور روی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اُن کا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل مین

بالکل تاسیس ندارد ہی اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہی - حالانکہ دخیل ایک مین ص ہی اور دوسری مین میم - چھٹا حرف قافیہ کا **وصل** ہی یہ وہ حرف غیر مستقل ہی جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہی مثل ہای نسبت یا یائے مصدری یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ ای خالق ہر بلند و پستی ہر شخص چیز عطا بکن زہستی ٭ اسمین ت ہستی اور پستی کی روی ہی اور ی علامت مصدری کلمہ غیر مستقل وصل ہی - ساتوان حرف قافیہ کا **خروج** ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در شایش زار جمند یہا ٭ میکند کوتہی بلند یہا - اس شعر مین د روی ہی اور ی علامت مصدر وصل ہی اور ہا علامت جمع خروج ہی اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا ٭

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رس بفتح راء مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین - سوم حذو بفتحہ حاء حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اُس کا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھ قافیہ نہین کر سکتے - چوتھی توجیہ روی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہی اور یہ بھی یکسان ہونی چاہیئے - اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ کرین -

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہی جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اس صورت مین ت روی ہی اور ہ وصل - اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا - پانچوین **مجری** حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف

بھی درست نہین چھٹے **نفاذ** حرف وصل کی حرکت کا نام ہی اور یہ بھی یکساں ہی رہتی ہی

عیوب قافیہ

ا ۔ ۃ معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل **اقوا** - وہ یہ ہی کہ روی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہوجاوے مثلاً در اور دُر کا قافیہ ہوجائے یا مست اور مُست کا قافیہ آجائے دوّم **اکفاء** وہ یہ ہی کہ حرف روی ایسے حروف سے بدل جاوے جو اُسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا روی مین واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہوجاوے - تیسرا **اسناد** وہ یہ ہی کہ ردف کو مختلف لائین جیسے زمین کا قافیہ زمان لائین - چوتھا **ایطا** یعنی ایک ہی قافیہ کو دوبار لاوین اُسکی دو قسمین ہین ایک **جلی** یعنے ظاہر وہ یہ ہی کہ روی کسی ایسے حرف کو کرین جس مین لیاقت اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو مثلاً روی ٹھیراوین اور داشتن کو باختن کے ساتھ ہم قافیہ کرین یا کندا ور دہد کو قافیہ کرین تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور **خفی** یعنے پوشیدہ ایطا یہ ہی کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو - مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہی مگر وہ گُل کے ساتھ ایسا متحد ہوگیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہی پس اس طرح کا مکرر ہونا درست ہے -

اقسام قافیہ

قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا - اصلی وہ ہی جو لفظ مین خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنیکی کیجاوے جیسے اس شعر مین ؎ کسے کو نہین میان گویا بنا شد ۔ زلطف فارسی بیگانہ باشد

کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہین ہوسکتا - مگر جب اُسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ اُسمین قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہوگئی اب قافیہ باعتبار حرکات وسکون کے چار قسم پر ہی اوّل یہ ہی کہ قافیہ مین دو ساکن متصل ہون اُسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ دریغا کہ از نسل اسفندیار ٭ ہمین بود یک ملک آیا نگاہ کہ لفظ یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہین دونون مین دو دو ساکن ہین - دوم یہ کہ آخر مین ایک ساکن ہو اور اُس کے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بارنا موس خلق برگردن ٭ وہ چہ زیباست کار حق کردن ٭ لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک وساکن بترتیب دو بار آئے ہین تیسرے یہ کہ ساکن آخر مین یعنی روی سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ مگر مکن زنہار ای پسر ٭ کہ روزے زو ستش در آئی بسر کہ روی سے پہلے دو متحرک ہین - چوتھے یہ کہ روی سے پہلے تین متحرک ہون اُسکو **متراکب** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ عارضش نوبہار باغ ارم ٭ داغ پروانگی چراغ حرم ٭ کہ حرف روی سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین -

فائدہ - حرف روی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین ہی تو ایسی روی کو **مقید** کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اُسکو **مطلق** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بشکند آسمان وایوانش ٭ نشکند طاق عہد وپیمانش ٭ یہان حرف ن جو روی ہی اور حرکت فتحہ کی رکھتا ہے روی مطلق ہے

تمت

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
کاپی رائٹ محفوظ ہی

اہتمام سلیمان اعظم ہمعصر بادشاہ جلال الدین اکبر پر ہوا اسکے دیکھنے سے پوری پوری کیفیت شوکت اسلام لمعانہ قدیم کی ظاہر ہوتی ہی - یہ تاریخ اٹومن ٹرک انگریزی کا ترجمہ ہی -

خیار الاخیار و بر حاشیہ **کتاب المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل** (یعنی مکتوبات شیخ عبد الحق رح) ہر دو بزبان فارسی مجتبائی - یہ دونوں کتابین حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تالیف سے ہین **اخبار** مین اولیاء اللہ کے حالات ہین اور اُن مکاتیب مین جو حاشیہ پر درج ہین ۶۰ رسالے ہین جو ہر ایک کتاب جامع مسائل شریعت و جامع فوائد طریقت ہے غرضکہ یہ دونون کتابین نایاب ہو چلی تھین اس مطبع نے دونون کو یکجائی چھاپا ہی تاکہ ان کے فوائد و برکات سے ناظرین متمتع ہون

آداب سماع از حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی

انیس الارواح مجتبائی

اسرار العارفین مجتبائی

انفاس العارفین مرتبہ شاہ ولی اللہ صاحب

اسرار الاولیا ملفوظات بابا فرید گنجشکر رح -

آداب الطالبین مجتبائی

ربعہ انہار مجتبائی

التربیۃ و الآداب الشرعیۃ نقل مصری مجتبائی

بڑی نایاب کتاب ہی معلم اور متعلم دونونکے لیے مفید ہی

ارشاد الطالبین از قاضی ثناء اللہ پانی پتی

ارشاد محمدی از مولانا شیخ محمد تھانوی رح

پند نامہ شاہ ناصر خسرو فارسی مجتبائی

مذکرہ غوثیہ حالات شاہ غوث علیشاہ صاحب مجتبائی

مجموعہ رباعیات یعنی حضرت سعدی حافظ - جامی - عمر خیام - سرمد و ہلیک بیدل کی منتخب رباعیان بہ ردیف الف مجتبائی

اس مجموعہ مین ۵۰ رباعیان لیگئی ہین جو دینی دنیوی اخلاقی فائدون اور حقیقی مجازی بیخودی کی کیفیتون سے لبریز ہین ذرا سی سمجھ ہو تو ہر مذاق کا آدمی اُن سے پورا فائدہ حاصل کرسکتا ہی یہ اُن پاک انفاس درویشون کی رباعیان ہین جنکی زبان کا ایک ایک لفظ جذب القلوب اور جنکا ایک ایک حرف اہل دل کے نزدیک جان سے زیادہ محبوب ہی اس مجموعہ کا ایک ایک ورق زہد - اتقا - ترک دنیا - رجوع الی اللہ کا سبق ہی -

لطائف قدوسی مشتمل بر حالات حضرت شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی مجتبائی

مولفہ حضرت مولانا رکن الدین سجادہ نشین و صاحبزادہ حضرت شیخ المشایخ عبد القدوس گنگوہی اسمین حضرت کے مفصل حالات ابتدا سے آخر تک بطور سوانح عمری کے لکھے ہین اور ہر ایک بیان اور واقعات اور حالات کو ایک ایک لطیفہ سے تعبیر کیا ہی اسی سبب سے اس کا نام لطائف قدوسی ہی اور کتاب کے آخر مین جو آپ نے اشعار وغیرہ لکھے ہین وہ بھی مندرج ہین -

فیض سبحانی ترجمہ اُردو فتح ربانی مجتبائی - یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رح کے نصیحت خیز وعظ کا مجموعہ یا اصلاح قوم کے متعلق ایک زبردست اور مفید لکچر ہی اس مین ۶۲ مجلسین ہین ہر مجلس من آپکا بڑا بھاری وعظ ہی جس مین مختلف مضامین کا عالیشان سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہی جملہ جملہ سے حقائق و معارف کا دریا بہ رہا ہی ہر مجلس کے تمام مضامین الہامی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا روح القدس آپکی زبان پہ بول رہا ہی چونکہ کتاب عربی زبان مین تھی اس لئے اہل ملک کے فائدے کے لیے عام فہم اُردو مین ترجمہ کیا گیا ہی -

خیر المواعظ ترجمہ اُردو **تزہۃ المجالس** یہ کتاب واعظون کے واسطے نہایت ہی بکار آمد ہی اور وعظ و نصیحت کی دوسری کتابون سے بے پروا کردینے والی مبسوط اور جامع کتاب ہی -

درۃ الناصحین مع ترجمہ اُردو **تحفۃ الواعظین** مجتبائی - اصل کتاب عربی نصف صفحہ مین ہی اور نصف صفحہ مین اُسکا اُردو ترجمہ بامحاورہ سلیس عام فہم زبان مین ہی

نافع المسلمین ترجمہ اُردو انیس الواعظین مجتبائی -